

تعلیم المنطق

حافظ محمد عبدالستار سعیدی
ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ناشر

مرکز میڈیٹر تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان
جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون کوہاری ڈوڑہ لاہور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تعلیم المنطق

کتاب

مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی

تصنیف

مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

پیش لفظ

مولانا محمد منشاء تالبش قصوری

حالات مصنف

مولانا محمد ظہیر بٹ و مولانا محمد رضا الحق

تصحیح

محمد یوسف قادری خوشنویس لاہور

کتابت

۱۳۱۰ھ / ۱۹۹۰ء

بار اول (ایک ہزار)

۱۳۱۱ھ / ۱۹۹۱ء

بار دوم (ایک ہزار)

مطبع

۹۶

صفحات

روپے

قیمت

ملنے کا پتہ



مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ
لاہور



فہرست مندرجات تعلیم المنطق

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۱	اقسام نسبت	۷	تذکرہ مصنف
۵۳	مُعَرَّف	۱۳	پیش لفظ
۵۵	قضایا	۱۶	منطق کی تعریف، غرض، موضوع
۵۶	تقسیمات حملیہ	۱۷	علم کی تعریف و تقسیم
۶۶	تقسیمات شرطیہ	۱۹	اقسام تقدم
۷۳	احکام قضیہ	۲۰	دلالت
۷۸	حجت	۲۳	لفظ
۷۹	تقسیم قیاس باعتبار صورت	۲۵	تقسیمات مفرد
"	قیاس اقترانی	۲۸	تقسیم مرکب
۸۰	قیاس استثنائی	۳۲	مفہوم
۸۵	تقسیم قیاس باعتبار مادہ	۳۴	کلیات خمسہ
"	صناعات خمسہ	۳۷	تقسیمات نوع
۸۷	تقسیم برہان	۳۹	تقسیمات جنس
۹۰	مواد اقصیہ	۴۲	تقسیمات فصل
۹۲	اجزائے علوم	۴۶	تقسیم کلی عرضی

تقریظ

اس۔ جامع المنقول والمعقول استاذ العلماء حضرت علامہ
مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنت
پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عزیزی مولانا حافظ محمد عبدالستار صاحب سعیدی زید مجدہ نے رسالہ
”تعلیم المنطق“ کو تدریس کے انداز میں مرتب فرمایا۔ یہ انداز طلباء کے فہم و ادراک
کے لئے نہایت مفید اور مسائل کے ضبط کے لئے قریب تر ہے۔ قبل ازیں عزیزم
زید مجدہ نے صرف، نحو اور منطق کی تقسیمات کے چارٹ تیار کئے ہیں جو طلباء
میں مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔

امید ہے کہ رسالہ ”تعلیم المنطق“ بھی اپنی خصوصیات کی بنا پر طلباء میں
مقبولیت حاصل کرے گا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا حافظ محمد عبدالستار
سعیدی کو صحت و تندرستی عطا فرمائے تاکہ وہ درس نظامی میں طلباء کو مزید
رہنمائی دے سکیں۔

محمد عبدالقیوم غفرلہ

تقریظ

انش - فخر المدرسین حضرت علامہ مفتی محمد گل احمد خان عتیقی شیخ الحدیث
جامعہ نظامیہ رضویہ - لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

علامہ مولانا حافظ محمد عبید اللہ شامیہ ی خطیب مسلم مسجد جامعہ نظامیہ کے
ناظم تعلیمات اور ہر دلعزیز مدرس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و انعام اور بڑی
توبیوں سے نوازا ہوا ہے۔ موصوف حلم و بردباری خلوص و نہایت درایت و
ہمدردی کا پیکر اور بہترین منتظم ہیں۔ اور ان کی بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ بہترین
خطیب اور انتہائی محنتی اور تجربہ کار استاذ ہیں۔ آپ طویل سے طویل تر بحث
کو چند جملوں میں سمیٹ کر طلبہ کے ذہن میں ڈال دیتے ہیں اور مشکل سے مشکل تر
مسئلہ نہایت سہل انداز میں طلبہ کو سمجھا دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جامعہ نظامیہ کی
تمام چھوٹی بڑی کلاسوں کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ ہمارے اسباق حافظ صاحب
سے پاس ہوں۔ رسالہ تعلیم المنطق میں آپ نے اپنے تجربہ، بدلتے ہوئے حالات
کے تقاضوں، موجودہ علمی انحطاط کے دور اور طلبہ کی کم ذوقی کے پیش نظر علم منطق
کی اصطلاحات، ان کی تعریفات و امثلہ اور زیر بحث اقسام و مسائل کی وجہ
مصر کو نہایت دلکش اور سہل انداز میں بیان کیا ہے اور مہذب آسانی کے لئے بحث
کے آخر میں اس بحث کا نقشہ بھی دے دیا ہے۔ جس پر ایک نگاہ ڈالتے ہی مکمل

بحث اذیر ہو جاتی ہے۔

اس سے قبل آپ نے صرف، نحو اور منطق کے نقشے بنائے جو طلبہ کے لئے بہت مفید ثابت ہو کر اساتذہ اور طلباء میں انتہائی شہرت پذیر ہو چکے ہیں۔ آپ کی طرح اگر دیگر اساتذہ بھی دیگر علوم میں ایسی ہی تصنیفات کا اہتمام کریں تو اس سے طلبہ خوب اور جلد مستفید ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ موصوف کو دینِ مبین کی خدمت کی مزید توفیق عنایت فرمائے اور اسے ان کی آخرت کا ذریعہ نجات بنائے۔ آمین! یارب العالمین بجاہ
سیّد المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

• حرّزہ محمد گل احمد عتیقی

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ
لاہور

سرین چناری منظر آباد۔ آزاد کشمیر

۱۱/۱/۹۰

مصنف تعلیم المنطق

اس۔ مولانا الحاج محمد منشاء تابلش قصوری
معلم شعبہ فارسی، ناظم شعبہ اشرو اشاعت جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

اہل سنت و جماعت کی معروف دینی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کو
مدارس عربیہ میں جس طرح ایک مقام حاصل ہے۔ اسی طرح جامعہ کے اساتذہ
کا بھی ایک مقام ہے۔ یہاں کا ہر مدرس کسی نہ کسی انفرادی وصف سے متصف
ہے۔ خصوصاً مولانا الحاج حافظ محمد عبدالستار صاحب سعیدی مدظلہ جامعہ کے
مدرسین درس نظامی میں وہ واحد شخصیت ہیں جو ایک مستند عالم ہونے کے
ساتھ حافظ قرآن بھی ہیں۔ جبکہ درس نظامی کے اساتذہ میں یہاں کا کوئی اور
استاذ حافظ قرآن نہیں۔ البتہ شعبہ حفظ اور تجوید و قرأت کے تمام اساتذہ حافظ و
قاری ہیں۔

سالارِ خاندان: مولانا حافظ عبدالستار صاحب سعیدی ایک ایسے خاندان
کے چشم و چراغ ہیں جس کی دنیوی و جاہت و شرافت
کئی پشتوں سے مسلمہ چلی آرہی ہے۔ آپ کے آباء و اجداد نے زمینداری کا پیشہ
اپنا یا۔ علاقہ بھر میں اس خاندان کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور باہمی
تنازعات کے تصفیہ میں اسی کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ مگر دینی علوم کی طرف اس
خاندان کا زیادہ رجحان نہ تھا۔

مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی سے پہلے اس خاندان کا کوئی فرد دینی علوم سے
بہت دور نہیں تھا اس لحاظ سے آپ کا وجود مسعود خاندان کے لئے باعث فیوض و برکات
ثبت ہوا۔ کیونکہ آپ نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ علوم و فنون اسلامیہ میں بھی
دسترس بنائیں۔ آپ کی دیکھا دیکھی خاندان کے اکابر نے اپنے بچوں کو
دینی علوم کی راہ پر ہدایت کیا۔ چنانچہ اس وقت آپ کے خاندان ذی وقار
میں پیش سے زائد حافظ، قاری اور عالم موجود ہیں جبکہ دس سے زائد بچے حفظ قرآن
اور دینی علوم کی تحصیل میں مشغول ہیں۔ اس لئے حافظ صاحب بلاشبہ
خاندان کے لئے قابل تقلید مثال ثابت ہوئے۔ لہذا اس مناسبت سے آپ
کو سالار خاندان کے لقب سے متبرک کرنے میں کوئی مصائد نہیں ہوگا۔

ابتدائی حالات : مولانا الحاج حافظ محمد عبدالستار صاحب سعیدی
ضلع راولپنڈی کے ایک معروف گاؤں گنگالوالہ
میں قیام پاکستان سے تقریباً دو سال بعد ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو چودھری شیردل
بن چودھری جعفر خان نمبردار مرحوم کے گھر پیدا ہوئے۔ قرآن کریم ناظرہ اور پرائمری
تک اپنے ہی گاؤں میں پڑھتے رہے پھر حفظ القرآن کے لئے مدرسہ اعجاز القرآن
جامعہ مسجد ٹشکیداراں ڈھوک رتنہ راولپنڈی میں داخلہ لیا اور حضرت مولانا صوفی
کامل حافظ محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ۱۹۶۵ء میں حفظ قرآن
کی تکمیل کی۔

۱۹۶۹ء میں ڈی۔ سی۔ ہائی سکول چکری ضلع راولپنڈی سے مڈل کا
امتحان پاس کیا۔ پھر آپ علوم دینیہ کی طرف راغب ہوئے اور جامعہ نظامیہ ضویہ

لاہور میں داخلہ لیا۔ حضرت مولانا گل احمد عتیقی صاحب سے فارسی، صرف اور نحو کی ابتدائی کتب شرح جامی تک پڑھیں۔ پھر ۱۹۴۲ء میں دارالعلوم المدینہ سے راولپنڈی میں داخل ہو کر حضرت علامہ مولانا محمد سلیمان صاحب چشتی رضوی سے موقوف علیہ کی تکمیل کی۔ ساتھ ہی ۱۹۴۷ء میں سرگودھا بورڈ سے پرائیویٹ طور پر میٹرک کا امتحان عمدہ پوزیشن میں پاس کیا۔ ۱۹۴۷ء ہی میں دوبارہ جامعہ نظامیہ رضویہ میں داخلہ لے کر منہجی کتب پڑھیں اور دورہ حدیث شریف کے بعد جامعہ اور تنظیم المدارس کی سند حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ کرام میں ان علماء عظام کے نام نمایاں دکھائی دیتے ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا محمد ہرالدین جماعتی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ لاہور

استاذ العلماء مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی۔ لاہور

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی۔ لاہور

شیخ الفقہ حضرت مولانا حسن الدین ہاشمی۔ بہاولپور

راولپنڈی

حضرت مولانا محمد سلیمان رضوی

لاہور

حضرت مولانا محمد گل احمد خان عتیقی

لاہور

حضرت مولانا محمد رشید نقشبندی

عملی زندگی: یوں تو آپ کی زندگی عمل سے ہی عبارت ہے۔ مگر

فارغ التحصیل ہونے کے بعد جب انسان پر ذمہ داریوں

کا بوجھ پڑتا ہے تو اس وقت جس راہ پر وہ گامزن ہوتا ہے اسے عملی زندگی میں

قدم رکھنے سے تعبیر کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے زمانہ طالب علمی سے ہی عملی

زندگی کا آغاز کر دیا تھا۔

۱۹۷۲ء میں جامع مسجد تازہ گل ڈھوک رتہ میں خطابت کے فرائض انجام دینے لگے۔ چھ ماہ وہاں گزارے پھر دو سال تک جامع مسجد صوفی الشہدین ڈھوک رتہ راولپنڈی اور ۱۹۷۷ء سے ۱۹۸۲ء تک دس سال جامع مسجد غوثیہ قلعہ گوجرانگہ لاہور اور ۱۹۸۲ء سے ۱۹۸۶ء تک جامع مسجد شو مارکیٹ لاہور میں خطابت کے جوہر دکھائے۔ اور آج کل (۱۹۹۰ء) جامع مسجد مسلم بیرون لوہاری گیٹ لاہور میں محکمہ اوقاف کے تحت منصب خطابت پر فائز ہیں۔

آپ ۱۹۷۶ء میں فارغ التحصیل ہوتے ہی جامعہ نظامیہ رضویہ تدریس کے شعبہ تدریس سے منسلک ہو گئے اور آج (۱۹۹۰ء) تک تقریباً چودہ سال ہونے کو ہیں کہ تدریسی و تعلیمی امور انجام دے رہے ہیں۔ آپ نہ صرف جامعہ کے ایک قابل مدرس ہیں بلکہ جامعہ کے ناظم تعلیمات اور ناظم دارالافتاء بھی ہیں ”بزمِ رضا“ کے ہفتہ وار پروگراموں کے عملاً نگرانِ اعلیٰ آپ ہی ہیں اور ماہانہ خصوصی پروگرام جو عربی اور فارسی زبانوں میں ہوتے ہیں۔ ان کو کامیابی سے چلانے کا سہرا بھی آپ کے سر جتا ہے۔ حقیقتاً ان کا اور رضا و بچھونا جامعہ ہی ہے۔ اس لئے اُمید کی جاسکتی ہے کہ جامعہ سے ان کی وابستگی ہمیشہ رہے گی۔

حج و زیارت

آپ ۱۹۸۳ء میں حج و زیارت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ اس سال حج جمعۃ المبارک کو ہوا۔ جسے عرف عام میں حج اکبر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔
ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَّشَاءُ۔

بیعت

آپ کو ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو غزالیؒ دورانِ رازیؒ زمانِ حضرت علامہ مولانا الحاج سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دستِ حق پرست پر بیعت کا شرف نصیب ہوا۔

تصانیف

گونا گوں تدریسی و تنظیمی مصروفیات کے باوجود آپ نے تصنیف و تالیف میں بھی نہایت عمدہ کارنامے انجام دیئے ہیں۔ چنانچہ درج ذیل کتب آپ کے قلمی شاہکار ہیں۔

۱۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا سوانحی خاکہ (مقالہ) مطبوعہ بزمِ رضا لاہور ۱۹۷۶ء
۲۔ تعارفِ تصانیفِ علماءِ اہلسنت (مقالہ) غیر مطبوعہ یکصد علماءِ اہلسنت کی پانچ صد کتابوں کا تعارف۔ ۱۹۷۶ء

۳۔ ترجمہ الاصول الاربعہ فی ترویج الوداعیہ۔ تصنیف حضرت علامہ خواجہ محمد حسن جان مجددی سرہندی علیہ الرحمہ مطبوعہ حیدر آباد۔ ۱۹۷۹ء
۴۔ مرآۃ التصانیف جلد اول۔ مطبوعہ مکتبہ قادریہ و حامد اینڈ کمپنی لاہور ۱۹۸۱ء

۵۔ ترجمہ سنن نسائی (تین جلدوں میں) مطبوعہ حامد اینڈ کمپنی لاہور ۱۹۸۱ء
۶۔ تعارفِ اراکینِ سنی رائٹرز گلڈ۔ غیر مطبوعہ ۱۹۸۲ء
۷۔ مصنفین صحاح ستہ اور ان کی شراذف۔ غیر مطبوعہ ۱۹۸۵ء

۸۔ مرآۃ التصانیف جلد دوم۔ غیر مطبوعہ

۹۔ صرف بھترال اردو۔ غیر مطبوعہ

۱۔ تعلیم المنطق - مطبوعہ لاہور ۱۱۔ تلخیص المنطق - مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰

مندرجہ بالا تصانیف کے علاوہ آپ نے صرف، نحو اور منطق کے نقشہ جات بصورت چارٹ مرتب فرمائے ہیں۔ جو طلباء کے لئے بہت مفید ہیں نیز پاک و ہند میں مصونیت حاصل کر چکے ہیں۔

تحریک میں حصہ

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء اور تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء میں آپ نے بھرپور حصہ لیا۔ جن کی تفصیل ”تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء میں جامعہ نظامیہ کا کردار“ میں تفصیلی طور پر درج کی جا چکی ہے۔ وہاں آپ کے تحریری کاموں کو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ آپ نے اس تحریک میں مجاہدانہ کردار ادا کیا۔ جس میں آپ کو خاصے زخم آئے۔

بہر حال مولانا حافظ عبدالستار سعیدی مدظلہ بے پناہ خوبیاں، کے مالک ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے قلم کو جولانیاں عطا فرمائے۔ اور اہلسنت و جماعت کو آپ کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے۔ آمین

بجاہ سیدی ظہار و یسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

محمد منشا تالبش قصوری

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

جمادی الثانیہ ۱۴۱۷ھ / جنوری ۱۹۹۷ء

پیش لفظ

اس۔ رئیس المحققین حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری
صدر المدرسین و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و
اصحابہ اجمعین

اللہ تعالیٰ کامیابی و کامرانی کے راستے اسی قوم پر کشادہ فرماتا ہے جو وقت
کے زندہ مسائل کو سمجھتے ہیں۔ اور ان کے تقاضوں کے مطابق اپنی عملی توانائیاں
صرف کرتے ہیں۔ وہ قوم جو عصر حاضر کے مطالبات سے چشم پوشی کرتے ہوئے تن
آسانی اور عیش کوشی میں محو ہو جائے اور جس کے قوائے عمل مضحل ہو جائیں وہ
کبھی شاہراہ ترقی پر گامزن نہیں ہو سکتی، اس کا جوش اور جذبے سے خالی اور
بے دلی سے اٹھنے والا ہر قدم پستی اور ناکامی کی طرف جائے گا وہ نہ صرف خود
مالوسی اور قنوطیت کا شکار ہو جائے گی بلکہ دوسروں کو بھی یاس کے اندھے
غار میں دھکیل دے گی۔

ارباب علم کو جان لینا چاہیے کہ آج جبکہ ہمارے ارد گرد مسائل ہی مسائل
میں فکری اور عملی فساد اور لادینیت کی ہر طرف یلغار ہے، ہمیں اپنے فریضہ
منصبی کا پاس کرتے ہوئے اپنی تمام قوت، اصلاح احوال کے لئے صرف کر
دینے کی ضرورت ہے، محراب و منبر سے مدلل اور معقول انداز میں دین کا پیغام

پھیلانے کی ضرورت ہے، قصوں، کہانیوں اور چٹکلوں کے ذریعے وقت گزاری سے گریز کیا جائے، قلم و قریطاس کی اہمیت کو محسوس کیا جائے، آج پریس اور ذرائع ابلاغ کی برق رفتاری کا یہ عالم ہے کہ صبح کے وقت پیدا ہونے والا فتنہ شام تک پڑ پڑ سے نکال کر دور دراز تک پھیل چکا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ ہمارے نوجوان علماء تصنیف تالیف کی افادیت کو بخوبی محسوس کر رہے ہیں اور اپنا قیمتی وقت میدانِ تحریر میں صرف کر رہے ہیں، مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور/شیخوپورہ اور خطیب

مسلم مسجد، لاہور وہ جوہر قابل ہیں جنہوں نے شب و روز کی محنت سے علماء لاہور میں ایک خاص مقام حاصل کیا ہے، مرآة التصانیف لکھ کر انہوں نے علمی حلقوں سے خراج تحسین حاصل کیا، کچھ عرصہ پہلے طلباء اور اساتذہ کی سہولت کے لئے نقشہ صرف مرتب کر کے دلچسپی کا سامان مہیا کیا تھا، اب نقشہ نحو اور نقشہ منطق مرتب کر کے ایک اور قابلِ قدر کارنامہ انجام دیا ہے۔

مقامِ مسرت ہے کہ جامعہ نعیمیہ لاہور کے مدرس مولانا حافظ محمد شرف جوہری سلمہ ربانے بھی نقشہ صرف و نحو مرتب کیا ہے اور بڑے ہی حسین انداز میں شائع کیا ہے۔

پیش نظر رسالہ تعلیم المنطق بھی مولانا حافظ عبدالستار سعیدی کی جودتِ طبع کا نتیجہ ہے، اس میں انہوں نے آسان ترین لغتوں میں اصطلاحاتِ منطق کی تعریفیں بیان کی ہیں اور تقسیمات کو وجہِ حصر اور نقشوں کے ذریعے بیان کیا ہے، امید ہے کہ اساتذہ اس رسالے کو داخلِ درس قرار دیں گے اور طلبہ باسانی

اصطلاحاتِ منطق سے روشناس ہو سکیں گے۔

منطق مصدرِ مبیہ ہے اور اس کا استعمال دو معنوں میں ہوتا ہے منطقِ ظاہری
اور منطقِ باطنی، علمِ منطق اصل میں منطقِ باطنی یعنی سوچ و بچار کو راستی اور سلاستی
کے راستوں پر ڈالنے کا کام انجام دیتا ہے اور ظاہر ہے کہ سوچ اور فکر جس قدر
صحیح، ٹھوس اور پختہ ہوگی اسی قدر آدمی کی گفتگو معقول اور موثر ہوگی، اس لئے
کوئی بھی معقولیت پسند آدمی منطق کی اہمیت اور افادیت سے انکار نہیں کر
سکتا، پیشِ نظر رسالہ میں اسی علم کو سہل الحصول بنانے کی کوشش کی گئی ہے،
اللہ تعالیٰ اس سعیِ جلیل کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اپنے حبیب صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے طالبانِ علم کے لئے مفید بنائے۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری
نقشبندی

۱۶ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۰ھ
۱۴ جنوری ۱۹۹۰ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

منطق کی تعریف - هی الہ "قانونیتہ" تَعَصُّمُ مَرَاَعَاتِهَا الذِّہْنُ
عَنِ الْخَطَا فِي الْفِكْرِ - منطق ایسا قانونی آلہ ہے جس کی رعایت کرنے سے ذہن
کو فکری غلطی سے بچایا جاسکتا ہے۔

منطق کا موضوع - مُعَرَّفٌ وَقَوْلٌ شَارِحٌ اور دلیل و محجّت۔

منطق کی غرض - صِيَانَةُ الذِّہْنِ عَنِ الْخَطَا فِي الْفِكْرِ -
ذہن کو فکری غلطی سے بچانا۔

فائدہ : اس مسئل کے نتیجے کو اس حیثیت سے کہ اس کا تصور فاعل سے صدورِ فعل کا
استبعاد اور غایت غایہ کہلاتا ہے اور اس حیثیت سے کہ وہ صدورِ فعل
کے بعد حاصل ہوا فائدہ، منفعت اور عانت کہلاتا ہے چنانچہ صیانتہ الذہن
عَنِ الْخَطَا فِي الْفِكْرِ بحیثیت اِزَالِ عِلْمِ مَنْطِقٍ كَغَرَضٍ اور علت ہے اور بحیثیت ثانی
فائدہ، منفعت اور غایت ہے۔

واضح - منطق کو ابتداءً ارسطو نے سکندریہ والقرنین کے حکم پر وضع کیا لہذا ارسطو
کو معلمِ اول کہا جاتا ہے پھر ابو نصر فارابی نے اس کی مزید توضیح کی تو وہ معلمِ ثانی کہلائے
اور فارابی کی کتب کے جل کر ضائع ہو جانے کے بعد شیخ الرئیس ابو علی سینا نے
دوبارہ اس علم کو مفصل تحریر کیا تو وہ معلمِ ثالث قرار پائے۔

تجسسِ سمیہ : منطق بنا ہے نطق سے۔ نطق کی دو قسمیں ہیں ۱۔ نطقِ ظاہری یعنی تکلم،
۲۔ نطقِ باطنی یعنی ادراک۔ چونکہ یہ علم ان دونوں میں تقویت دیتا ہے لہذا اسے منطق
کہتے ہیں اور اس علم کو میزان بھی کہا جاتا ہے کیونکہ میزان کا معنی ترازو ہے اور ۱۔
۲۔ بھی عقل کے لیے ترازو ہے جس پر عقل افکار کو تول کر صحیح اور فاسد میں امتیاز

علم کی تعریف - هُوَ حُصُولُ صُورَةٍ الشَّيْءِ فِي الْعَقْلِ -

کسی شے کی صورت کا عقل میں حاصل ہونا -

تقسیم علم - علم کی دو قسمیں ہیں - نمبر ۱ = تصور - نمبر ۲ = تصدیق -

وجہ حصر - علم دو حال سے خالی نہیں - کہ وہ حکم کے ساتھ ہو گا یا حکم سے خالی ہو گا -

بصورت اول تصدیق اور بصورت ثانی تصور

تعریفات و امثله

تصور - وہ علم جو حکم سے خالی ہو - جیسے انسان کا تصور

تصدیق - وہ علم جو حکم کے ساتھ ہو - جیسے زید کا تبت

حکم کی تعریف - اسناد امر الی امر اخر ایجاباً کان أو سلباً -

ایک چیز کی نسبت دوسری چیز کی طرف کرنا - بطور ایجاب یا بطور سلب -

جیسے زید کا تبت اور زید لیس کا تبت -

تقسیم اقسام علم - تصور اور تصدیق میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں -

نمبر ۱ = ضروری و بدیہی - نمبر ۲ = نظری و کسبی -

وجہ حصر - تصور اور تصدیق دو حال سے خالی نہیں ہوں گے یا تو وہ نظر و

فکر کے بغیر حاصل ہوں گے یا نظر و فکر کے ساتھ حاصل ہوں گے - بصورت

اول "ضروری و بدیہی" اور بصورت ثانی "نظری و کسبی" -

تعریفات و امثله

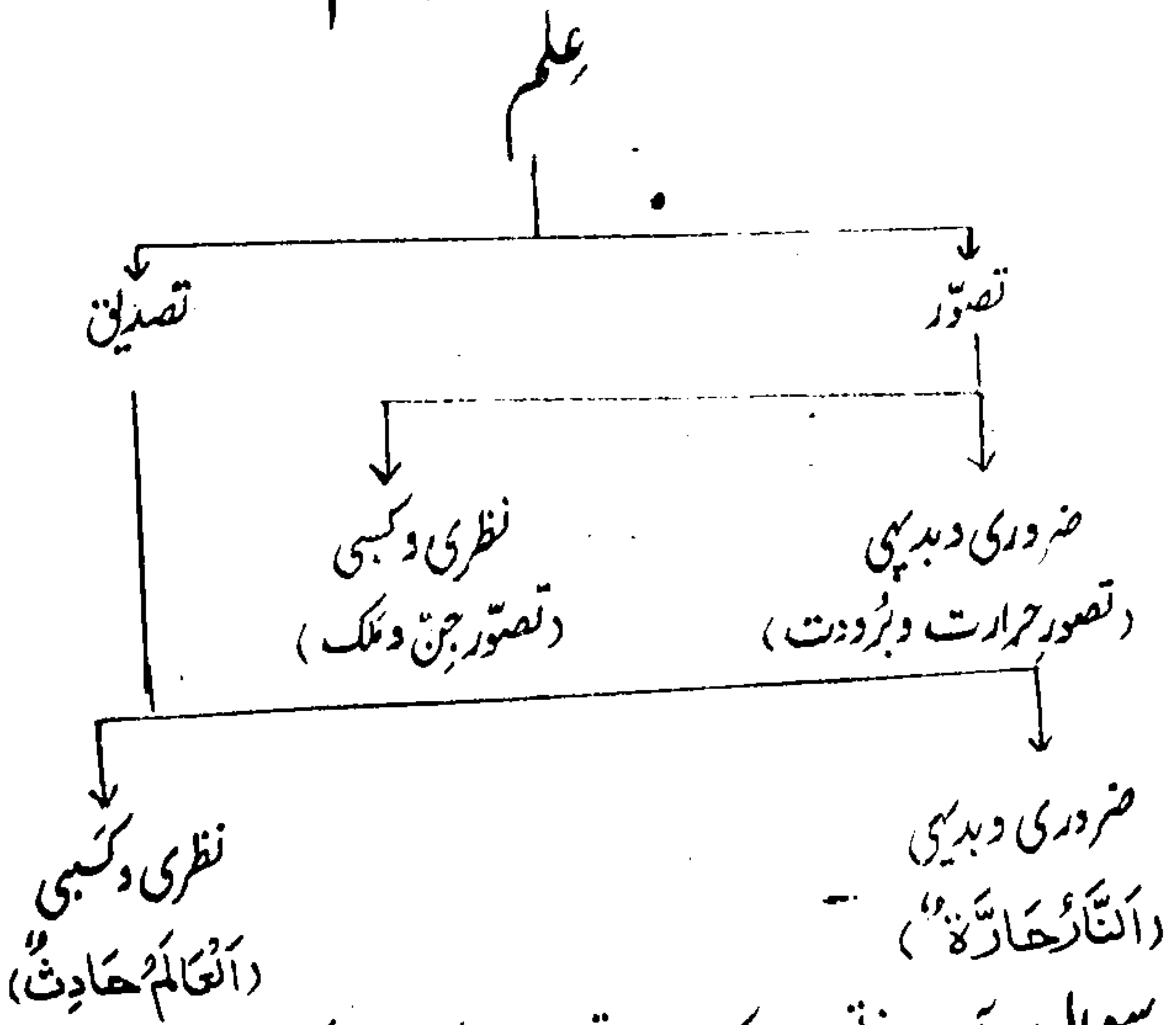
تصور ضروری و بدیہی - وہ تصور جو نظر و فکر کے بغیر حاصل ہو - جیسے تصور

حرارت و برودت

تصویر نظری و کسی - وہ تصور جو نظر و فکر کے ساتھ حاصل ہو۔ جیسے تصویر جن و ملک
تصدیق ضروری و بدیہی - وہ تصدیق جو نظر و فکر کے بغیر حاصل ہو۔ جیسے
النَّارُ حَازَّةٌ وَالْمَاءُ مُجَارِدٌ

تصدیق نظری و کسی - وہ تصدیق جو نظر و فکر کے ساتھ حاصل ہو جیسے
الْعَالَمُ حَادِثٌ وَالصَّانِعُ مُوجُودٌ

نقشہ اقسام علم



سوال - آپ نے تصور کا ذکر پہلے اور تصدیق کا ذکر بعد میں کیوں کیا؟

جواب - جواب سے پہلے ایک تمہید کا سمجھنا ضروری ہے وہ یہ کہ تقدیم کی چار
قسمیں ہیں۔

(۱) تقدم ذاتی - یعنی مؤخر، تقدم کا محتاج ہو اور تقدم، مؤخر کے لئے علت

تاما ہو۔ جیسے طلوع شمس کا تقدم وجود نہار پر ہے کیونکہ وجود نہار محتاج ہے
طلوع شمس کا اور طلوع شمس علت ہے وجود نہار کے لئے۔

(۲) تقدم طبعی - یعنی مؤخر، تقدم کا محتاج ہو۔ لیکن تقدم، مؤخر کی علت تامہ

نہ ہو۔ جیسے تصور کا تقدم تصدیق پر کیونکہ تصدیق محتاج تصور تو ہے لیکن

تصور علت تصدیق نہیں۔

(۳) تقدم زمانی - یعنی تقدم کا زمانہ مؤخر کے زمانے سے پہلے ہو۔ جیسے زمانہ

نوح تقدم ہے۔ زمانہ موسیٰ سے علیہما السلام۔

(۴) تقدم وضعی - یعنی تقدم کو ذکر میں مؤخر سے پہلے کر دینا۔ اس تمہید کے بعد

سوال مذکورہ بالا کا جواب یہ ہو گا کہ چونکہ تصور، تصدیق پر طبعی طور پر تقدم ہے

لہذا ہم نے ذکر میں بھی تصور کو تصدیق پر مقدم کیا۔ تاکہ وضع، طبع کے مطابق

ہو جائے۔

نظر و فکر۔ امور معلومہ کو اس طرح ترتیب دینا کہ وہ ترتیب کسی مجہول چیز تک

پہنچا دے۔ پھر امور معلومہ اگر تصورات ہوں تو انہیں معرف و قول شارح

اور اگر تصدیقات ہوں تو انہیں دلیل و حجت کہا جاتا ہے

مُعرف و قول شارح۔ وہ معلومات تصوریہ جن کو ترتیب دینے کے کوئی

مجہول تصور حاصل ہو جائے۔ جیسے حیوان کا معنی جو ہر جسم نامی، حساس، متحرک

بالارادہ اور ناطق کا معنی دریا بندہ معقولات دونوں الگ الگ معلوم ہوں۔

پھر ان کو ترتیب دی جائے اور یوں کہا جائے کہ حیوان ناطق تو اس سے انسان

کا تصور حاصل ہو گیا جو پہلے مجہول تھا۔

دلیل و حجت۔ وہ معلومات تصدیقیہ جن کو ترتیب دینے سے کوئی مجہول

تصدیق حاصل ہو جائے۔ جیسے یہ معلوم ہو کہ عالم متغیر ہے اور یہ بھی معلوم ہو کہ ہر متغیر

حادث ہے۔ پھر ان کو ترتیب دے کر یوں کہا جائے کہ عالم متغیر ہے اور ہر متغیر

حادث ہے۔ تو نتیجہ آئے گا کہ عالم حادث ہے یہ ایک اور تصدیق حاصل ہو گئی جو پہلے مجہول تھی۔

سوال۔ منطقی کا مقصود معانی کی بحث کرنا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ منطق کی

کتابوں میں لفظ اور دلالت کی بھی بحث کی جاتی ہے؟

جواب۔ منطقی کا مقصود بالذات تو معانی کی بحث ہے۔ لیکن چونکہ معانی کا سمجھنا اور سمجھانا الفاظ پر موقوف ہوتا ہے۔ لہذا معانی سے پہلے الفاظ کی بحث کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اور لفظ سے معنی تب سمجھا جاسکتا ہے جب لفظ معنی پر دلالت کرے۔ لہذا الفاظ کی بحث سے پہلے دلالت کی بحث کی جاتی ہے۔

دلالت کی بحث

دلالت کی تعریف۔ دلالت کا لغوی معنی ہے راہ دکھانا اور اصطلاحی

معنی ہے کسی شے کا کسی دوسری شے کے ساتھ اس طرح خاص ہونا کہ جب بھی

پہلی شے کا علم آئے تو اس کے ساتھ ہی دوسری شے کا بھی علم حاصل ہو جائے۔

پہلی شے کو دال اور دوسری شے کو مدلول کہا جاتا ہے۔

دلالت کی تقسیم۔ دلالت کی ابتداء دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ لفظیہ۔ نمبر ۲۔ غیر لفظیہ۔

وجہ ہصر۔ دلالت دو حال سے خالی نہ ہوگی کہ اسمیں دال لفظ ہوگا یا غیر لفظ
بصورتِ اول دلالتِ لفظیہ اور بصورتِ ثانی دلالتِ غیر لفظیہ۔

تعریفات و امثلہ

دلالتِ لفظیہ۔ وہ دلالت جس میں دال لفظ ہو جیسے لفظِ زید کی دلالت
ذاتِ زید پر۔

دلالتِ غیر لفظیہ۔ وہ دلالت جس میں دال غیر لفظ ہو جیسے دھوئیں کی دلالت
آگ پر۔

پھر ان میں سے ہر ایک۔ کی تین تین قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ وضعیہ۔ نمبر ۲۔ بلعینہ نمبر ۳۔ عقلیہ۔
وجہ ہصر۔ دلالتِ لفظیہ یا غیر لفظیہ دو حال سے خالی نہ ہوگی۔ کہ اس میں وضع
کا دخل ہوگا یا نہیں۔ بصورتِ اول وضعیہ اور بصورتِ ثانی پھر دو حال سے خالی نہیں
کہ اس میں طبیعت کے تقاضے کا دخل ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو طبیعت درز عقلیہ۔
تو اس طرح دلالت کی کل قسمیں چھ ہو گئیں۔

تعریفات و امثلہ

دلالتِ لفظیہ وضعیہ۔ وہ دلالتِ لفظیہ جس میں وضع کا دخل ہو جیسے لفظ
زید کی دلالتِ ذاتِ زید پر۔

دلالتِ لفظیہ طبیعہ۔ وہ دلالتِ لفظیہ جس میں طبیعت کے تقاضے کا دخل
ہو۔ جیسے لفظِ اُخ اُخ کی دلالتِ سینے کے درد پر۔

دلالتِ لفظیہ عقلیہ۔ وہ دلالتِ لفظیہ جس میں وضع اور طبیعت کے تقاضے
کا دخل نہ ہو۔ جیسے دیوار کے پچھے سے سنائی دینے والے لفظِ دیر کی دلالتِ بولنے
والے کے دہرہ پر۔

دلالتِ غیر لفظیہ وضعیہ۔ وہ دلالتِ غیر لفظیہ جس میں وضع کا دخل ہو جیسے
دو آل اربعہ یعنی عقود، خطوط، نصب اور اشارت کی دلالت اپنے مدلولات پر۔
دلالتِ غیر لفظیہ طبعیہ۔ وہ دلالتِ غیر لفظیہ جس میں طبیعت کے تقاضے
کا دخل ہو جیسے چہرے کی سُرخی کی دلالت شرمندگی پر اور چہرے کی زردی کی دلالت
خوف پر۔

دلالتِ غیر لفظیہ عقلیہ۔ وہ دلالتِ غیر لفظیہ جس میں وضع اور طبیعت کے
تقاضے کا دخل نہ ہو۔ جیسے دھوئیں کی دلالت آگ پر۔

سوال۔ دلالت کی کل چھ قسمیں ہیں۔ لیکن علوم میں بحث فقط دلالتِ لفظیہ
وضعیہ کی ہوتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب۔ اس لئے کہ افادہ اور استفادہ یعنی سمجھنا اور سمجھانا باسانی اسی دلالت
سے حاصل ہوتا ہے۔

دلالتِ لفظیہ وضعیہ کی تقسیم

دلالتِ لفظیہ وضعیہ کی تین قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ مُطابِقِی۔ نمبر ۲۔ تَضَمُّنِی۔ نمبر ۳۔ التَّزَامِی۔
وجہ تضر۔ لفظ کی دلالت اپنے معنی پر تین حال سے خالی نہ ہوگی۔ یا تو لفظ اپنے
پورے معنی موضوع لئے پر دلالت کرے گا۔ یا موضوع لئے کی جز پر دلالت کرے گا۔
یا موضوع لئے کے خارج لازم پر دلالت کرے گا۔

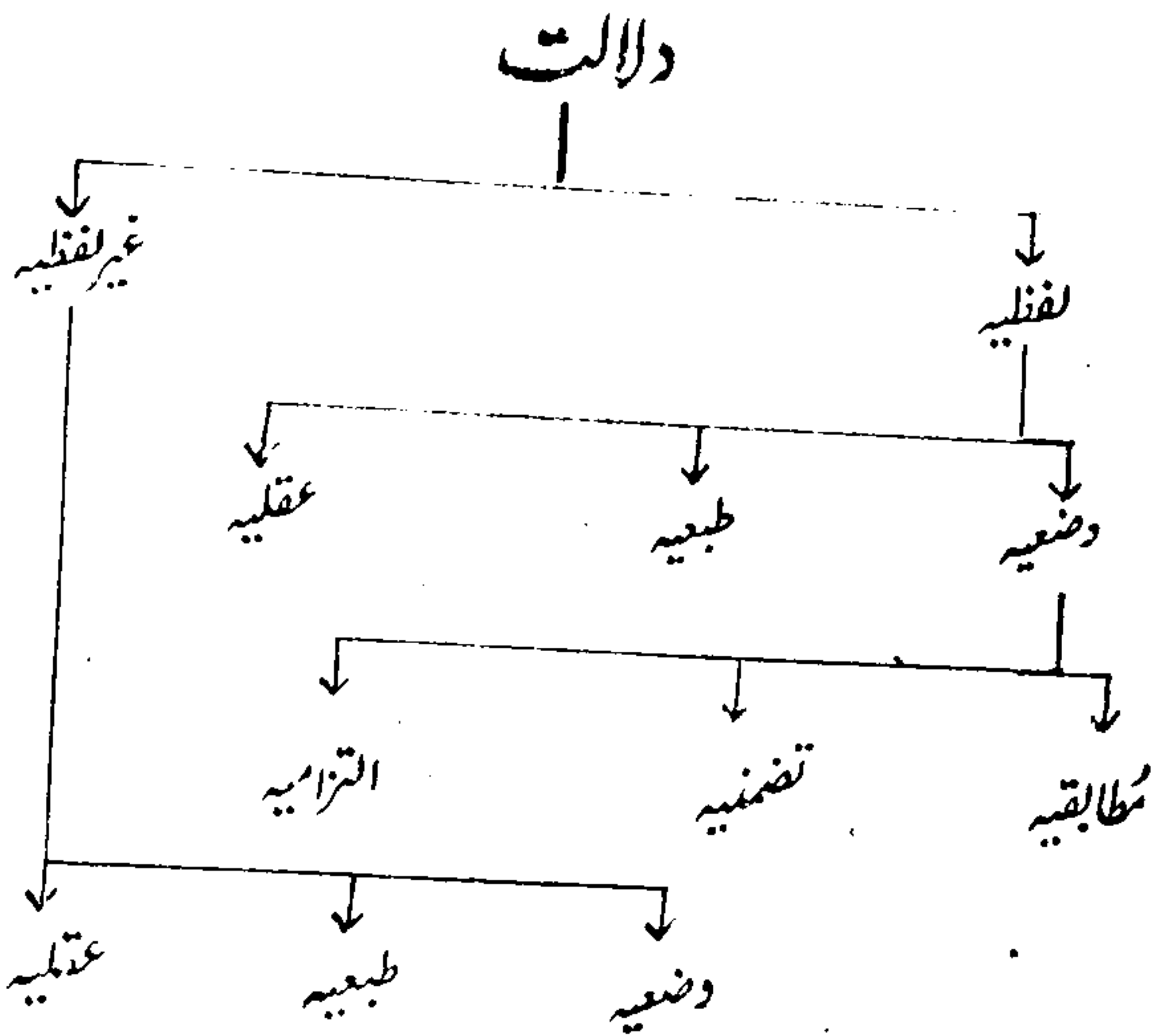
بصورتِ اول مطابقی۔ بصورتِ ثانی تَضَمُّنِی اور بصورتِ ثالث التَّزَامِی۔

تعریفات و امثلہ

دلالتِ مطابقی۔ وہ دلالتِ لفظیہ وضعیہ ہے جس میں لفظ اپنے پورے معنی

موضوع لہ پر دلالت کرے جیسے انسان کی دلالت حیوان ناطق پر۔
دلالت تضمینی۔ وہ دلالت لفظیہ وضعیہ ہے جس میں لفظ اپنے معنی موضوع لہ
کی جز پر دلالت کرے جیسے انسان کی دلالت فقط حیوان پر یا فقط ناطق پر۔
دلالت التزامی۔ وہ دلالت لفظیہ وضعیہ ہے جس میں لفظ اپنے معنی موضوع لہ
کے خارج لازم پر دلالت کرے جیسے انسان کی دلالت قابل علم ہونے پر۔

نقشہ اقسام دلالت



لفظ کی بحث

تعریف لفظ۔ لغوی معنی ہے پھینکنا اور اصطلاحی معنی ہے مَا يَتَلَفَّظُ بِهِ الْإِنْسَانُ

یعنی جس شے کے ساتھ انسان تلفظ کرتا ہے۔

تقسیم لفظ۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ مفرد۔ نمبر ۲۔ مرکب۔

وجہ حصر۔ لفظ دو حال سے خالی نہیں ہوگا کہ اُس کی جُز سے معنی مرادی کی جُز

پر دلالت کرانا مقصود ہوگا یا نہیں۔ بصورتِ اوّل مرکب اور بصورتِ ثانی مفرد۔

تعریفات و امثلہ

لفظِ مفرد۔ وہ لفظ جس کی جُز سے معنی مرادی کی جُز پر دلالت کرانا مقصود نہ ہو۔
اس کی پھر پانچ صورتیں ہیں۔

نمبر ۱۔ لفظ کی جُز ہی نہ ہو۔ جیسے ہمزہ استفہام۔

نمبر ۲۔ لفظ کی جُز ہو لیکن معنی کی جُز نہ ہو۔ جیسے اسمِ جہالت (اللہ)

نمبر ۳۔ لفظ کی جُز ہو، معنی کی جُز بھی ہو، لیکن لفظ کی جُز معنی کی جُز پر دلالت نہ

کرے۔ جیسے لفظِ زید اس میں لفظ کی جُز ہیں۔ جیسے ز، ی، ا د اور معنی کی جُز ہیں
بھی ہیں۔ جیسے زید کا سر، بازو، مانگیں وغیرہ لیکن لفظ کی کوئی جُز معنی کی کسی
جُز پر دلالت نہیں کرتی۔

نمبر ۴۔ لفظ کی جُز بھی ہو، معنی کی جُز بھی ہو، لفظ کی جُز معنی کی جُز پر دلالت بھی

کرے لیکن معنی مرادی کی جُز پر دلالت نہ کرے۔ جیسے عبدُ اللہ جبکہ کسی کا نام ہو۔

نمبر ۵۔ لفظ کی جُز بھی ہو، معنی کی جُز بھی ہو، لفظ کی جُز معنی مرادی کی جُز پر

دلالت بھی کرے۔ لیکن دلالت کرانا مقصود نہ ہو جیسے حیوان ناطق جبکہ کسی کا نام ہو۔

لفظِ مرکب۔ وہ لفظ جس کی جُز سے معنی مرادی کی جُز پر دلالت کرانا مقصود

ہو۔ جیسے زید قائم

لفظ مفرد کی تقسیمات

تقسیم نمبر ۱۔ معنی کے استقلال اور عدم استقلال کے اعتبار سے لفظ مفرد کی تین قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ اسم۔ نمبر ۲۔ کلمہ۔ نمبر ۳۔ أداة۔

وجہ حصر۔ لفظ مفرد دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ مستقل معنی پر دلالت کرتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں کرتا تو أداة اور اگر کرتا ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ اپنی ہیئت کے ساتھ تین زمانوں میں سے کسی زمانے پر دلالت کرتا ہے یا نہیں۔ اگر کرتا ہے تو وہ کلمہ ہے جس کو نحوی فعل کہتے ہیں۔ اور اگر نہیں کرتا تو وہ اسم ہے۔

تعریفات و امثلہ

اسم۔ وہ لفظ مفرد جو مستقل معنی پر دلالت کرتا ہو اور اپنی ہیئت کے ساتھ تین زمانوں میں سے کسی زمانے پر دلالت نہ کرتا ہو جیسے زید۔
کلمہ۔ وہ لفظ مفرد جو مستقل معنی پر دلالت کرتا ہو۔ اور اپنی ہیئت کے ساتھ تین زمانوں میں سے کسی زمانے پر دلالت کرتا ہو جیسے ضرب۔

أداة۔ وہ لفظ مفرد جو مستقل معنی پر دلالت نہ کرتا ہو جیسے میں، اِلیٰ۔

فائدہ۔ نحو یوں کے فعل اور منطقیوں کے کلمہ کے درمیان عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ یعنی ہر کلمہ منطقی فعل نحوی تو ہے مگر ہر فعل نحوی کلمہ منطقی نہیں۔ مثلاً ضرب۔ نحو یوں کے نزدیک فعل ہے لیکن منطقیوں کے نزدیک کلمہ نہیں۔ اسلئے کہ کلمہ مفرد کی قسم ہے جبکہ ضرب منطقہ کے نزدیک مفرد نہیں بلکہ مرکب ہے کیونکہ لفظ کی جز، معنی مرادی کی جز، پر دلالت کرتی ہے

یعنی ہمزہ بتکلم پر اور ض، ر، ب معنی حدیثی پر دال ہے۔
تقسیم نمبر ۲۔ معنی کی وحدت کے اعتبار سے لفظ مفرد کی تین قسمیں ہیں۔
نمبر ۱۔ علم۔ نمبر ۲۔ متواطی۔ نمبر ۳۔ مشکک۔

وجہ تضر۔ لفظ مفرد جبکہ واحد المعنی ہو تو وہ دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اُس کا
معنی اُمَعِیْنٌ و مُشَخَّصٌ ہوگا یا نہیں۔ بصورتِ اوّل علم ہے۔ اور بصورتِ ثانی پھر
دو حال سے خالی نہیں۔ کہ تمام افراد پر وہ برابر برابر صادق آتا ہے یا نہیں۔
بصورتِ اوّل متواطی اور بصورتِ ثانی مُشَکِّک۔

تعریفات و امثلہ

علم۔ وہ لفظ مفرد جس کا معنی ایک ہو اور مُعِیْنٌ و مُشَخَّصٌ ہو جیسے زید، عمرو، بکر۔
متواطی۔ وہ لفظ مفرد واحد المعنی جس کا معنی مُعِیْنٌ و مُشَخَّصٌ نہ ہو۔ اور تمام
افراد پر برابر برابر صادق آتا ہو جیسے انسان کہ زید، عمرو، بکر وغیرہ پر برابر برابر صادق
آتا ہے۔

مُشَکِّک۔ وہ لفظ مفرد واحد المعنی جس کا معنی مُعِیْنٌ و مُشَخَّصٌ نہ ہو اور تمام
افراد پر برابر برابر صادق نہ آتا ہو۔ بلکہ اُس کا صدق بعض افراد پر ادلی، بعض پر
غیر ادلی، بعض پر مقدم، بعض پر مؤخر، بعض پر اشد، بعض پر اضعف، بعض
پر اذید اور بعض پر انقص ہو جیسے سواد و بیاض اور لفظ وجود۔

تقسیم نمبر ۳۔ معنی کی کثرت کے اعتبار سے لفظ مفرد کی چار قسمیں ہیں۔
نمبر ۱۔ مشترک۔ نمبر ۲۔ منقول۔ نمبر ۳۔ حقیقت۔ نمبر ۴۔ مجاز۔

وجہ تضر۔ لفظ مفرد جب کثیر المعنی ہو تو وہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ تمام معنوں

کے لئے اُس کی ابتداء وضع ہے یا نہیں اگر ہے تو وہ مشترک ہے۔ اور اگر تمام معنوں کے لئے ابتداء وضع نہیں بلکہ وضع تو ایک معنی کے لئے ہوئی لیکن اس کا استعمال کسی دوسرے معنی میں ہونے لگا۔ پھر یہ دو حال سے خالی نہیں ہوگا کہ پہلے معنی کو چھوڑ دیا گیا ہے یا نہیں۔ اگر پہلے معنی کو چھوڑ دیا گیا ہے تو یہ منتقل ہے اور اگر نہیں چھوڑا گیا بلکہ وہ لفظ کبھی پہلے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور کبھی دوسرے میں۔ تو جب پہلے معنی میں استعمال ہو تو اُس کو حقیقت کہیں گے۔ اور جب دوسرے معنی میں استعمال ہو تو اُس کو مجاز کہیں گے۔

تعرفت و امثلہ

مُشترک۔ وہ لفظ مفرد کثیر المعنی جس کی وضع ابتداء تمام معنوں کے لئے ہوئی ہو۔ جیسے لفظ عین۔ کہ اس کی وضع آنکھ، چشمہ، گھٹنا اور سونا کے لئے ہے۔ منقول۔ وہ لفظ مفرد کثیر المعنی جس کی وضع ابتداء ایک معنی کے لئے ہوئی ہو۔ پھر اس کا استعمال کسی دوسرے معنی میں ہونے لگا ہو اور پہلے معنی کو چھوڑ دیا گیا ہو۔

حقیقت۔ وہ لفظ مفرد جو اپنے معنی موضوع لئے میں استعمال ہوتا ہو۔ جیسے لفظ اُسد حیوان مفترس کے لئے۔

مجاز۔ وہ لفظ مفرد جو اپنے معنی موضوع لئے کے غیر میں استعمال ہوتا ہو۔ جیسے لفظ اُسد رُحل شجاع کے لئے۔

تقسیم منقول۔ منقول کی باعتبار ناقل کے تین قسمیں ہیں۔

نمبر ۱۔ عربی۔ نمبر ۲۔ شرعی۔ نمبر ۳۔ اصطلاحی۔

وجہِ حصر۔ منقول تین حال سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اُس کے ناقل عرفِ عام والے ہوں گے یا عرفِ خاص والے ہوں گے۔ یا اہلِ شرع ہوں گے۔ بصورتِ اول عرفی بصورتِ ثانی اصطلاحی اور بصورتِ ثالث شرعی۔

تعریفات و امثلہ

منقولِ عرفی۔ وہ لفظ منقول جس کے ناقل عرفِ عام والے ہوں جیسے اَفْطَدَا بَہ اس کی وضع تو ہوئی تھی کُلُّ مَا يَدُبُّ عَلَى الْأَرْضِ کے لئے لیکن بعد میں عرفِ عام والوں نے اس کو نقل کر دیا چار پاؤں کی طرف۔ منقولِ شرعی۔ وہ لفظ منقول جس کے ناقل اہلِ شرع ہوں جیسے لَفْظُ صَلَوة کہ اس کی وضع تو ہوئی تھی دُعا کے لئے۔ بعد میں اس کا استعمال ہونے لگا مخصوص عبادت یعنی نماز میں۔

منقولِ اصطلاحی۔ وہ لفظ منقول جس کے ناقل عرفِ خاص والے ہوں جیسے لَفْظُ اسْم اس کی وضع تو ہوئی تھی بلندی یا علامت کے معنی کے لئے لیکن نحو یوں نے اس کو نقل کر دیا ایسے کلمہ کی طرف جو مستقل معنی پر دلالت کرتا ہو اور تین زمانوں میں سے کسی ایک سے مُشْتَرِک نہ ہو۔

نوٹ۔ اگر دو لفظ ایک ہی معنی کے لئے وضع کئے گئے ہوں تو انکو مترادفان کہا جاتا ہے۔ جیسے۔ اسد اور لیث دونوں کا معنی شیر ہے۔ اور اگر دو لفظ دو الگ الگ معنوں کے لئے وضع کئے گئے ہوں تو ان کو متبائنان کہا جاتا ہے جیسے شجر اور حجر۔

مُرکب کی تقسیم۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ تام۔ نمبر ۲۔ ناقص۔

وجہِ حصر۔ مرکب دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ اس پر سکوت صحیح ہوگا یا نہیں۔
بصورتِ اوّل تام اور بصورتِ ثانی ناقص

تعریفات و امثلہ

مرکبِ تام۔ مَا يَصِحُّ السُّكُوتُ عَلَيْهِ وَهُوَ مُرَكَّبٌ جَسْءٌ عَلَى سَكْوَةٍ صَحِيحَةٍ
ہو جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ

مرکبِ ناقص۔ مَا لَا يَصِحُّ السُّكُوتُ عَلَيْهِ۔

وہ مرکب جس پر سکوت صحیح نہ ہو۔ جیسے غُلَامٌ زَيْدٌ۔

مرکبِ تام کی تقسیم مرکبِ تام کی دو قسمیں ہیں ۱۔ خبر و قضیہ ۲۔ انشاء
وجہِ حصر۔ مرکبِ تام دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ صدق و کذب کا احتمال
رکھتا ہے یا نہیں۔ بصورتِ اوّل خبر و قضیہ اور بصورتِ ثانی انشاء۔

تعریف و امثلہ

خبر و قضیہ۔ مَا يَحْتَمِلُ الصِّدْقَ وَالْكَذِبَ۔

وہ مرکب تام جو صدق و کذب کا احتمال رکھتا ہو جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ

الانشاء۔ مَا لَا يَحْتَمِلُ الصِّدْقَ وَالْكَذِبَ۔

مرکبِ تام جو صدق و کذب کا احتمال نہ رکھتا ہو جیسے اِحْرَبُ

انشاء کی تقسیم انشاء کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ طلبی۔ نمبر ۲۔ غیر طلبی۔

وجہِ حصر۔ انشاء دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ باعتبار وضع کے طلبِ فعل پر

دلالت کرے گا یا نہیں۔ بصورتِ اوّل طلبی اور بصورتِ ثانی غیر طلبی۔ جس پر

تنبہ کما حقائق

۳۰
انشائے طلبی کی پھر تین قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ امر۔ نمبر ۲۔ دُعا۔ نمبر ۳۔ التماس۔
وجہِ حصر۔ طلب تین حال سے خالی نہ ہوگی یا تو وہ مع الاستغلاء (بڑائی کے
ساتھ) ہوگی یا مع الخضوع (اجزی کے ساتھ) ہوگی یا مع التساوی (برابری
کے ساتھ) ہوگی۔ بصورتِ اول امر۔ جیسے اِذْهَبْ بصورتِ ثانی۔ دُعا و سوال
اور بصورتِ ثالث التماس۔

نوٹ۔ تنبیہ میں امر و نہی کے علاوہ انشاء کی باقی اقسام داخل ہیں۔ جیسے
تمنی، ترجی اور ندا وغیرہ۔

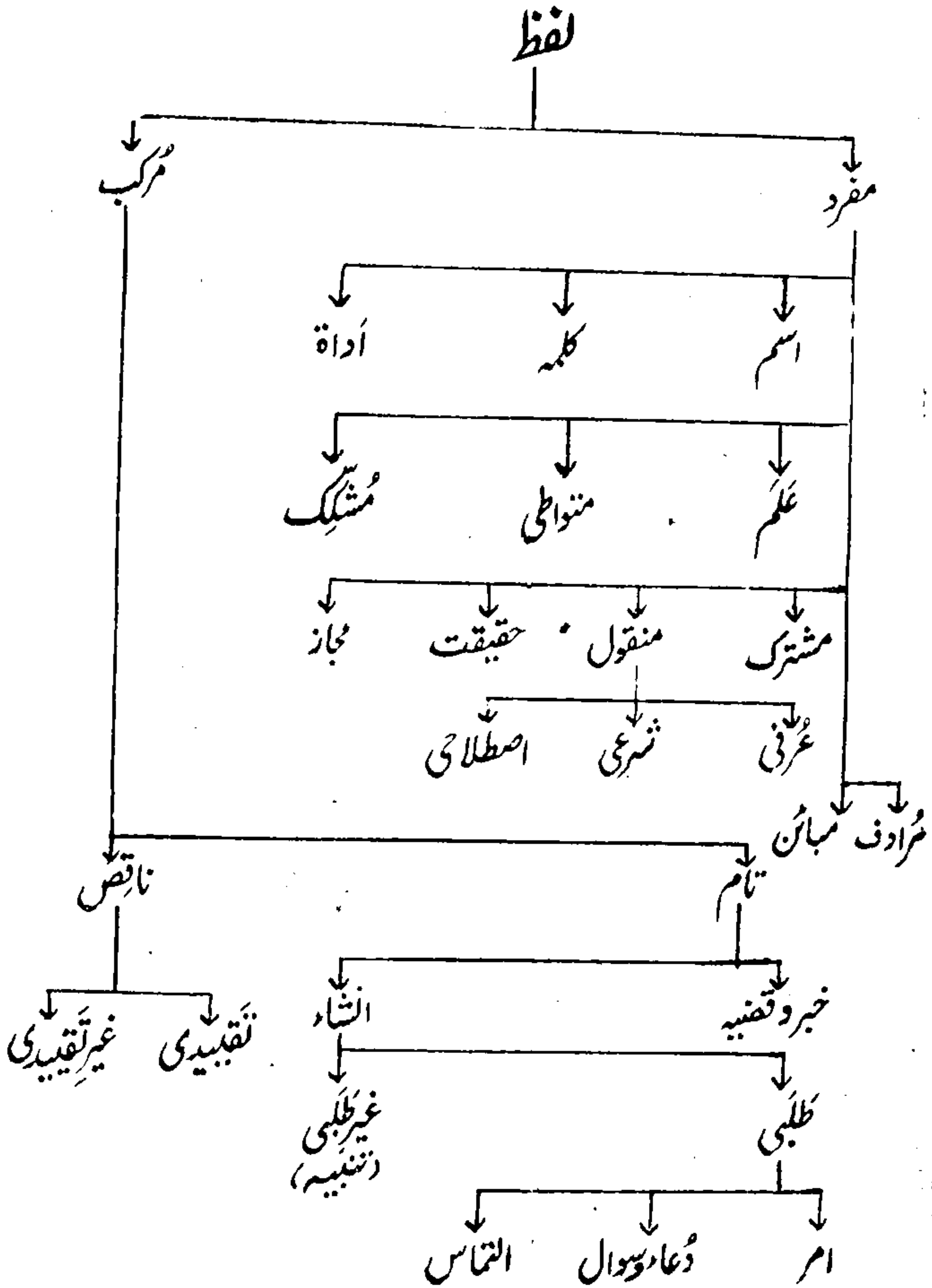
مرکبِ ناقص کی تقسیم

مرکبِ ناقص کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ تقيیدی۔ نمبر ۲۔ غیر تقيیدی۔
وجہِ حصر۔ مرکبِ ناقص دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اُس کی جُزءِ ثانی، جُزءِ
اول کے لئے قید ہوگی یا نہیں۔ بصورتِ اول تقيیدی اور بصورتِ ثانی
غیر تقيیدی۔

تعريفات و امثله

مرکبِ تقيیدی۔ وہ مرکبِ ناقص ہے جس کی جُزءِ ثانی، جُزءِ اول کے لئے
قید بنے جیسے غَلَامٌ زَيْدٌ۔ رَجُلٌ عَالِمٌ۔
مرکبِ غیر تقيیدی۔ وہ مرکبِ ناقص ہے جس کی جُزءِ ثانی، جُزءِ اول کے
لئے قید نہ بنے۔ جیسے فِي الدَّارِ۔

نقشه اقسام لفظ



مفہوم کی بحث

جو کچھ ذہن میں آئے اُس کو مفہوم کہتے ہیں۔ مفہوم کی دو قسمیں ہیں۔
نمبر ۱۔ کلی۔ نمبر ۲۔ جزئی۔

وجہِ حصر۔ مفہوم دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اُس کا نفس تصورِ شرکتِ کثیرین
سے مانع ہوگا یا نہیں۔ اگر مانع ہے تو جزئی۔ ورنہ کلی۔

تعریفات و امثلہ

جزئی۔ وہ مفہوم جس کا نفس تصورِ شرکتِ کثیرین سے مانع ہو جیسے زید۔

کلی۔ وہ مفہوم جس کا نفس تصورِ شرکتِ کثیرین سے مانع نہ ہو جیسے انسان۔

تقسیمِ جزئی۔ جزئی کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ جزئی حقیقی۔ نمبر ۲۔ جزئی اضافی

وجہِ حصر۔ جزئی دو حال سے خالی نہ ہوگی کہ وہ کلی بھی ہو سکتی ہے یا
نہیں۔ بصورتِ اول جزئی اضافی اور بصورتِ ثانی جزئی حقیقی

تعریفات و امثلہ

جزئی حقیقی۔ اس کی تعریف ابھی گذری۔

جزئی اضافی وہ مفہوم اخص جو کسی اعم کے تحت داخل ہو۔ جیسے زید کا مفہوم
جو انسان کے تحت داخل ہے۔ اسی طرح انسان، تیوان کے تحت، حیوان، جسم نامی
کے تحت، جسم نامی جسم مطلق کے تحت اور جسم مطلق، جوہر کے تحت داخل ہے۔

لہذا زید، انسان، حیوان، جسم نامی اور جسم مطلق سب ہی جزئیاتِ اضافیہ ہیں۔

سوال۔ جزئی اضافی اور جزئی حقیقی میں نسبت کیا ہے؟

جواب۔ ان دونوں میں نسبت عموم و خصوص مطلق کی ہے۔ یعنی ہر جزئی حقیقی جزئی اضافی ضرور ہوتی ہے۔ لیکن ہر جزئی اضافی کا جزئی حقیقی ہونا ضروری نہیں ہے۔ جیسے زید جزئی حقیقی بھی ہے اور جزئی اضافی بھی لیکن انسان، حیوان اور جسم نامی جزئی اضافی تو ہیں مگر جزئی حقیقی نہیں ہیں۔

تقسیم کلی نمبر ۱۔ افراد کلی کے خارج میں پائے جانے یا نہ پائے جانے کے اعتبار سے کلی کی چھ قسمیں ہیں۔

وجہ حصر: کلی دو حال سے خالی نہ ہوگی کہ اس کے افراد کا خارج میں پایا جانا ممکن ہے یا ممکن۔ بصورتِ اول قسمِ اول اور بصورتِ ثانی پھر دو حال سے خالی نہیں کہ خارج میں اس کا کوئی فرد پایا جاتا ہے یا نہیں۔ بصورتِ ثانی قسمِ ثانی اور بصورتِ اول پھر دو حال سے خالی نہیں کہ صرف ایک فرد پایا جاتا ہے یا متعدد۔ اگر صرف ایک فرد پایا جاتا ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ اس فرد کے غیر کا پایا جانا ممکن ہے یا ممکن۔ بصورتِ اول قسمِ ثالث اور بصورتِ ثانی قسمِ رابع۔ اور اگر متعدد افراد پائے جاتے ہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ متعدد افراد متناہی ہیں یا غیر متناہی بصورتِ اول قسمِ خامس اور بصورتِ ثانی قسمِ سادس۔

تعریفات و امثلہ

نمبر ۱۔ وہ کلی جس کے افراد کا خارج میں پایا جانا ممکن ہو۔ جیسے شریک باری تعالیٰ۔

نمبر ۲۔ وہ کلی جس کے افراد کا خارج میں پایا جانا ممکن ہو لیکن پائے نہ جائیں جیسے عنقار۔

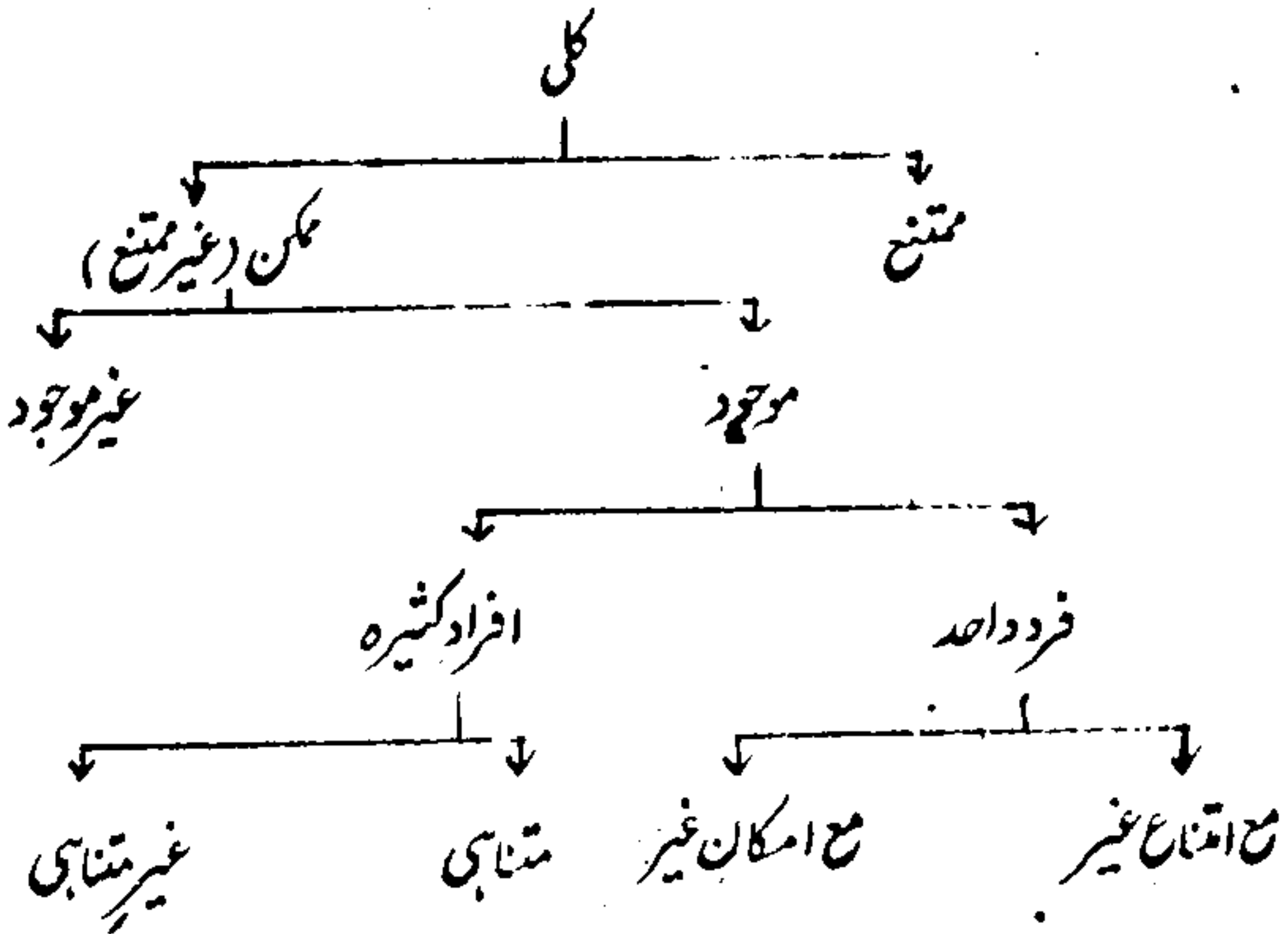
نمبر ۳۔ وہ کلی جس کا خارج میں صرف ایک فرد پایا جائے اور دوسروں کا پایا جانا ممکن ہو۔ جیسے واجب الوجود۔

نمبر ۴۔ وہ کلی جس کا خارج میں صرف ایک فرد پایا جائے اور دوسروں کا پایا جانا ممکن ہو جیسے شمس۔

نمبر ۵۔ وہ کُلی جس کے خارج میں متعدد افراد پائے جائیں۔ لیکن وہ متناہی ہوں جیسے کواکب سیارہ جو سات ہیں۔ شمس، قمر، مریخ، زہرہ، زحل، عطارد اور مشتری۔

نمبر ۶۔ وہ کُلی جس کے خارج میں متعدد افراد پائے جائیں اور وہ غیر متناہی ہوں جیسے معلومات البتہ

نقشہ کلیاتِ کتہ مطابق وجہِ حصر



تقسیم کُلی نمبر ۱۔ کُلی کی پانچ قسمیں ہیں۔

نمبر ۱۔ نوع۔ نمبر ۲۔ جنس۔ نمبر ۳۔ فصل۔ نمبر ۴۔ خاصہ۔ نمبر ۵۔ عرضِ عام۔

وجہِ حصر۔ کُلی کی نسبت جب اُس کے افراد کی طرف کی جائے تو وہ کُلی تین

حال سے خالی نہیں ہوگی۔ یا تو وہ اپنے افراد کی حقیقت کا عین ہوگی۔

یا اپنے افراد کی حقیقت کا جزم ہوگی۔ یا اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہوگی

اگر کُلی اپنے افراد کی حقیقت کا عین ہو تو اُس کُلی کو نوع کہا جاتا ہے۔
حصے السان۔

اور اگر کُلی اپنے افراد کی حقیقت کا جزء ہو تو پھر وہ دو حال سے خالی نہیں ہوگی۔
کہ وہ تمام مشترک ہوگی یا نہیں۔ اگر تمام مشترک ہو تو اُس کو جنس کہا جاتا
ہے جیسے حیوان، انسان کے لئے۔

اور اگر تمام مشترک نہ ہو تو اُس کو فصل کہا جاتا ہے جیسے ناطق انسان کیلئے۔
اور اگر کُلی اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو تو پھر وہ دو حال سے خالی نہیں
ہوگی۔ کہ وہ ایک ہی حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص ہوگی یا نہیں۔ اگر وہ
کُلی ایک ہی حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص ہے تو اُس کُلی کو خاصہ کہا جاتا
ہے جیسے ضاحک انسان کے لئے۔

اور اگر وہ کُلی ایک ہی حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص نہ ہو تو اُسے عرض
عام کہا جاتا ہے۔ جیسے ماشی انسان کے لئے۔

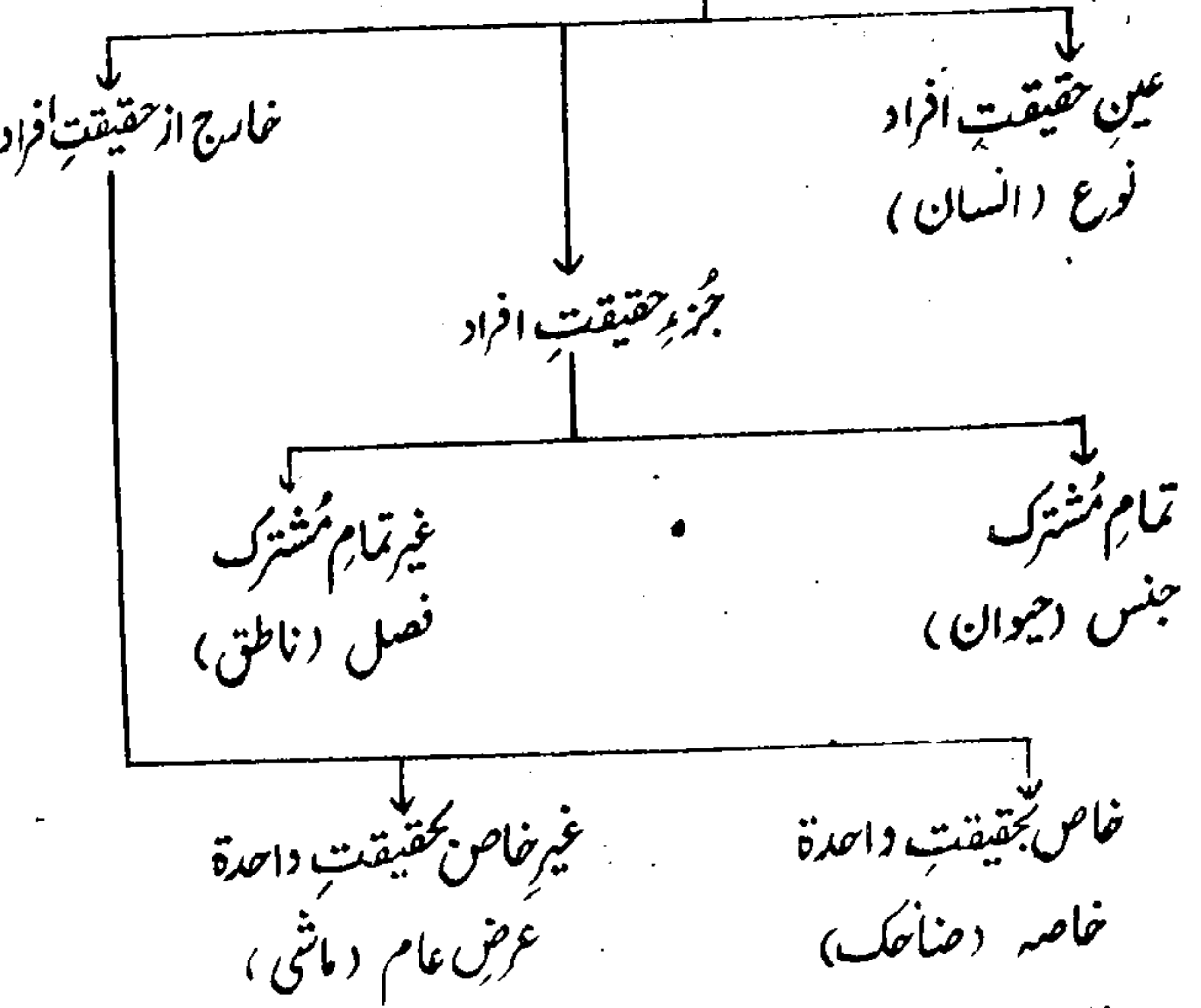
تعریف تمام مشترک مع مثال

دو ماہیتوں کے درمیان وہ جزء مشترک کہ کوئی بھی جزء مشترک اُس سے
خارج نہ ہو۔ جیسے انسان اور فرس کے درمیان حیوان ایک ایسا جزء مشترک
ہے کہ ان دونوں کے درمیان پائے جانے والے تمام اجزائے مشترکہ اسی میں
داخل ہیں۔ کوئی بھی جزء مشترک اس سے خارج نہیں ہے۔ لہذا حیوان، انسان
اور فرس کے لئے تمام مشترک ہے۔

(کلیات خمسہ کا نقشہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

نقشہ کلیات خمسہ مطابق وجہ حصر

کلی



تعریفات و امثله

نوع - هُوَ کُلِّ مَقُولٍ عَلَى کَثَرِینَ مُتَّفِقِینَ بِالْحَقَائِقِ فِي جَوَابِ مَا هُوَ -

نوع وہ کلی ہے جو متفقہ الحقائق کثیرین پر ماہو کے جواب میں بولی جائے۔
جیسے انسان، فرس وغیرہ۔

جنس۔ ھو کُلِّیُّ مَقُولٌ عَلٰی کَثِیْرٍ مُّخْتَلِفِیْنَ بِالْحَقَائِقِ فِیْ جَوَابِ مَا ھُوَ۔

جنس وہ کُلِّی ہے جو مختلفہ الحقائق کثیرین پر ما ھو کے جواب میں بولی جائے۔
جیسے حیوان انسان کے لئے۔

فصل۔ ھو کُلِّیُّ مَقُولٌ عَلٰی الشَّیْءِ فِیْ جَوَابِ اٰی شَیْءٍ ھُوَ فِیْ ذَاتِہِ۔

فصل وہ کُلِّی ہے جو کسی شے پر اٰی شے ھو فِیْ ذَاتِہِ کے جواب میں بولی جائے جیسے ناطق انسان کے لئے۔

خاصہ۔ ھِیْ کُلِّیَّتٌ صَادِقَةٌ عَلٰی اَفْرَادٍ حَقِیْقَةٍ وَّ اِحْدَہِ صَدَقًا عَرَضِیًّا۔

خاصہ وہ کُلِّی ہے جو ایک ہی حقیقت کے افراد پر صدق عرضی کے ساتھ صادق آئے۔ جیسے ضاحک انسان کے لئے۔

عرض عام۔ ھُو کُلِّیُّ صَادِقٌ عَلٰی اَفْرَادٍ حَقِیْقَةٍ وَّ اِحْدَہِ وَّ غَیْرِہَا صَدَقًا عَرَضِیًّا۔

عرض عام وہ کُلِّی ہے جو ایک حقیقت کے افراد پر اور اُس کے غیر کے افراد پر بھی صدق عرضی کے ساتھ صادق آئے۔ جیسے ماشی انسان کے لئے۔
تقسیمات نوع۔ تقسیم نمبر ۱۔ نوع کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ نوع حقیقی۔ نمبر ۲۔ نوع اضافی۔

وجہ حصر: نوع دو حال سے خالی نہ ہوگی کہ وہ کسی جنس میں ہو سکتی ہے یا نہیں۔
بصورتِ اوّل نوع اضافی اور بصورتِ ثانی نوع حقیقی۔

تعريفات وامثله

نوع حقیقی۔ وہ کئی جو متفقۃ الحقائق کثیرین پر ماہو کے جواب میں بولی جائے جیسے انسان۔

نوع اضافی۔ کُلُّ مَا هِيَ تَقَالُ عَلَيْهَا وَعَلَى غَيْرِهَا الْجُنْسُ فِيْ جَوَابِ مَا هُوَ۔

ہر وہ ماہیت جس کو کسی دوسری ماہیت سے ملا کر ماہو کے ذریعے سوال کیا جائے۔ تو جواب میں جنس واقع ہو۔ جیسے انسان کہ جب اس کو فرس کے ساتھ ملا کر یوں سوال کریں۔ اَلْاِنْسَانُ وَالْفَرَسُ مَا هُمَا تو جواب میں حیوان آئے گا جو کہ جنس ہے لہذا انسان اس اعتبار سے نوع اضافی ہوا۔ اسی طرح حیوان کو جب شجر کے ساتھ ملا کر یوں سوال کریں اَلْحَيَوَانُ وَالشَّجَرُ مَا هُمَا تو جواب میں جسم نامی آئیگا جو کہ جنس ہے۔ لہذا حیوان نوع اضافی ہوا۔

تقسیم نمبر ۲ (باعتبار ترتیب)

ترتیب کے اعتبار سے نوع کی چار قسمیں ہیں۔

نمبر ۱۔ عالی۔ نمبر ۲۔ سافل۔ نمبر ۳۔ متوسط۔ نمبر ۴۔ مفرد۔

وجہ حصر۔ نوع چار حال سے خالی نہ ہوگی یا تو اُس کے نیچے کوئی نوع ہوگی اور اوپر نہ ہوگی۔ یا اس کا الٹ یعنی اُس کے اوپر کوئی نوع ہوگی۔ اور نیچے نہ ہوگی یا اوپر بھی کوئی نوع ہوگی اور نیچے بھی ہوگی یا نہ اوپر کوئی نوع ہوگی اور نہ نیچے۔ بصورتِ اول نوع عالی بصورتِ ثانی نوع سافل بصورتِ ثالث نوع متوسط اور بصورتِ رابع نوع مفرد۔

تعریفات و امثلہ

نوع عالی۔ وہ نوع جس کے نیچے تو کوئی نوع موجود ہو لیکن اوپر کوئی نوع موجود نہ ہو جیسے جسم مطلق۔

نوع سافل۔ وہ نوع جس کے اوپر تو کوئی نوع موجود ہو لیکن نیچے کوئی نوع موجود نہ ہو۔ جیسے انسان اس کو نوع الانواع بھی کہتے ہیں۔

نوع متوسط۔ وہ نوع جس کے اوپر بھی کوئی نوع موجود ہو اور نیچے بھی کوئی نوع موجود ہو۔ جیسے حیوان اور جسم نامی۔

نوع مفرد۔ وہ نوع جس کے نہ تو اوپر کوئی نوع ہو۔ اور نہ ہی نیچے کوئی نوع موجود ہو جیسے عقل جبکہ جوہر کو اس کی جنس مانا جائے۔

تقسیمات جنس

تقسیم نمبر ۱۔ جنس کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ جنس قریب۔ نمبر ۲۔ جنس بعید۔

وجہ حصر: کسی ماہیت کی جنس دو حال سے خالی نہ ہوگی کہ ماہیت کو اس جنس کے مشارکات میں سے جس کے ساتھ ملا کر ماہو کے ذریعے سوال کریں تو جواب میں وہی جنس واقع ہوگی یا نہیں۔ بصورتِ ادل جنس قریب اور بصورتِ ثانی جنس بعید

تعریفات و امثلہ

جنس قریب۔ کسی ماہیت کی جنس قریب وہ جنس ہوتی ہے کہ جب اس ماہیت کو بعض مشارکات سے ملا کر ماہو کے ذریعے سوال کریں تو جواب میں وہ جنس آئے۔ اور جب دوسرے مشارکات کے ساتھ ملا کر ماہو کے

ذریعے سوال کریں تو پھر بھی جواب میں وہی جنس آئے۔ جیسے حیوان انسان کے لئے کہ جب انسان کو فرس کے ساتھ ملا کر ماکھو کے ذریعے سوال کیا اور یوں کہا۔ **اَلَا نُسَانٌ وَ الْفَرَسُ مَا هُمَا**۔ تو جواب میں حیوان آیا اور پھر جب انسان کو دوسرے مشارکات یعنی حمار، بقر، غنم وغیرہ سے ملا کر سوال کیا اور یوں کہا **اَلَا نُسَانٌ وَ الْحِمَارُ مَا هُمَا يَا اَلَا نُسَانٌ وَ الْبَقَرُ مَا هُمَا يَا اَلَا نُسَانٌ وَ الْغَنَمُ مَا هُمَا** تو ہر جگہ جواب میں حیوان ہی آتا ہے۔ لہذا معلوم ہو گیا کہ حیوان، انسان کے لئے جنس قریب ہے۔

جنس بعید۔ کسی ماہیت کی جنس بعید وہ جنس ہوتی ہے کہ جب اُس ماہیت کو بعض مشارکات کے ساتھ ملا کر ماکھو کے ذریعے سوال کریں تو جواب میں وہ جنس آئے لیکن جب بعض دوسرے مشارکات کے ساتھ ملا کر ماکھو کے ذریعے سوال کریں تو جواب میں وہ جنس نہ آئے۔ بلکہ کوئی اور جنس آجائے۔ جیسے جسم نامی، انسان کے لئے۔

اس لئے کہ انسان کو جب شجر کے ساتھ ملا کر ماکھو کے ذریعے سوال کریں اور یوں کہیں **اَلَا نُسَانٌ وَ الشَّجَرُ مَا هُمَا** تو جواب میں جسم نامی، آئیگا۔ لیکن جب انسان کو بعض دوسرے مشارکات یعنی فرس، غنم، بقر وغیرہ کے ساتھ ملا کر سوال کریں اور یوں کہیں **اَلَا نُسَانٌ وَ الْفَرَسُ مَا هُمَا يَا اَلَا نُسَانٌ وَ الْغَنَمُ مَا هُمَا يَا اَلَا نُسَانٌ وَ الْبَقَرُ مَا هُمَا** تو جواب میں جسم نامی نہیں آئے گا۔ بلکہ حیوان آئے گا تو معلوم ہو گیا کہ جسم نامی انسان کے لئے جنس بعید ہے۔

قائدہ۔ جنس قریب و بعید کی شناخت کا طریقہ یہ ہے کہ جس جنس کے بارے میں یہ معلوم کرنا ہو کہ وہ قریب ہے یا بعید اس کو اوپر لکھ کر نیچے اس کے تمام افراد (انواع) کو ایک لائن میں لکھا جائے گا پھر ان افراد میں سے اس فرد کو الگ کر لیں گے جس کے بارے میں یہ دریافت کرنا ہے کہ وہ مذکورہ بالا جنس اس کے لئے قریب ہے یا بعید پھر اس فرد کو دائیں طرف لکھ کر اس کے ساتھ بائیں طرف باری باری افراد مذکورہ میں سے ایک ایک کو ملا کر مآہما کے ذریعے سوال کرتے جائیں گے اور دیکھیں گے اگر تمام سوالوں کے جواب میں وہی جنس آئے جو اوپر مذکور ہے تو وہ جنس اس فرد مخصوص کے لئے جنس قریب ہوگی اور اگر جواب میں ہر جگہ وہ جنس نہ آئے بلکہ بعض سوالوں کے جواب میں وہ جنس آئے اور بعض کے جواب میں کوئی اور جنس آجائے تو وہ جنس اس فرد مخصوص کے لئے جنس بعید ہوگی مثال کے طور پر یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ حیوان اور جسم نامی انسان کے لئے جنس قریب ہیں یا بعید تو حیوان اور جسم نامی کو اوپر لکھ کر نیچے انسان سمیت ان کے تمام افراد کو لکھیں گے پھر انسان کو ان میں سے ہر ایک فرد کے ساتھ ملا کر مآہما کے ذریعے سوال کریں گے جیسا کہ جدول ۱ میں انسان کے ساتھ حیوان کے جس فرد کو ملا کر مآہما کے ذریعے سوال کیا جواب میں حیوان آیا لہذا حیوان انسان کے لئے جنس قریب ہے اور جدول نمبر ۲ میں انسان کو جسم نامی کے افراد میں سے شجر کے ساتھ ملا کر مآہما کے ذریعے سوال کیا تو جواب میں جسم نامی آیا لیکن باقی افراد کے ساتھ ملا کر سوال کیا تو جواب میں جسم نامی نہیں آیا بلکہ حیوان آیا لہذا جسم نامی انسان کے لئے جنس بعید ہے۔ (جدول اگلے صفحہ پر دیکھیں)

جسم نامی

حیوان

انسان شجر بقر غنم فرس حمار وغیرہ

انسان بقر غنم فرس حمار وغیرہ

جدول نمبر ۱

جدول نمبر ۲

سوالات	جوابات
الانسان والشجر ماہما	جسم نامی
الانسان والبقر ماہما	حیوان
الانسان والغنم ماہما	حیوان
الانسان والفرس ماہما	حیوان
الانسان والحمار ماہما	حیوان

سوالات	جوابات
الانسان والبقر ماہما	حیوان
الانسان والغنم ماہما	حیوان
الانسان والفرس ماہما	حیوان
الانسان والحمار ماہما	حیوان

تقسیم جنس نمبر ۲ (باعتبار ترتیب)

ترتیب کے اعتبار سے جنس کی چار قسمیں ہیں۔

نمبر عالی - نمبر ۲ سافل - نمبر ۳ متوسط - نمبر ۴ مفرد۔

وجہ تھم - جنس چار حال سے خالی نہ ہوگی۔ یا تو اس کے نیچے کوئی جنس ہوگی

اور اوپر نہ ہوگی۔ یا اس کا الٹ۔ یعنی اس کے اوپر کوئی جنس ہوگی۔ اور نیچے نہ

ہوگی۔ یا اوپر بھی کوئی جنس ہوگی۔ اور نیچے بھی ہوگی۔ یا نہ تو اوپر کوئی جنس ہوگی اور

نہ ہی نیچے کوئی جنس ہوگی۔ بصورت اول - جنس عالی بصورت ثانی جنس سافل۔

بصورت ثالث - جنس متوسط اور بصورت رابع جنس مفرد۔

تعریفات و امثلہ

جنسِ عالی۔ وہ جنس جس کے نیچے تو کوئی جنس موجود ہو لیکن اوپر کوئی جنس موجود نہ ہو۔ اس کو جنسُ الاجناس بھی کہتے ہیں۔ جیسے جوہر۔

جنسِ سافل۔ وہ جنس جس کے اوپر تو کوئی جنس موجود ہو۔ لیکن نیچے کوئی جنس موجود نہ ہو۔ جیسے حیوان۔

جنسِ مُتَوَسِّط۔ وہ جنس جس کے اوپر بھی کوئی جنس موجود ہو اور نیچے بھی کوئی جنس موجود ہو جیسے جسمِ نامی اور جسمِ مطلق۔

جنسِ مُفْرَد۔ وہ جنس جس کے نہ تو اوپر کوئی جنس موجود ہو اور نہ ہی نیچے کوئی جنس موجود ہو جیسے عقل جبکہ جوہر کو اس کی جنس نہ مانا جائے۔

جدول اقسام النواع و اجناس باعتبار ترتیب

سلسلہ اجناس		سلسلہ النواع	
عالی	جوہر	عالی	جسمِ مطلق
متوسط	جسمِ مطلق	متوسط	جسمِ نامی
متوسط	جسمِ نامی	متوسط	حیوان
سافل	حیوان	سافل	انسان

مجموعی سلسلہ النواع و اجناس اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو

مجموعی سلسلہ انواع و اجناس

نام کلی	با اعتبار ترتیب	با اعتبار قرب و بعد
جوہر	جنسِ عالی	جنسِ بعید بسہ مرتبہ
جسمِ مطلق	جنسِ متوسط و نوعِ عالی	جنسِ بعید بدو مرتبہ
جسمِ نامی	جنسِ متوسط و نوعِ متوسط	جنسِ بعید بیک مرتبہ
جیوان	جنسِ سافل و نوعِ متوسط	جنسِ قریب
السان	نوعِ سافل	نوع

تقسیماتِ فصل

تقسیم نمبر ۱۔ فصل کی دو قسمیں ہیں۔

نمبر ۱۔ فصلِ قریب۔ نمبر ۲۔ فصلِ بعید۔

وجہِ حصر۔ فصل دو حال سے خالی نہیں ہوگی۔ کہ وہ ماہیت کو جنسِ قریب کے مُشارِ کات سے تمیز دے گی یا جنسِ بعید کے مُشارِ کات سے۔ بصورتِ ادلِ فصلِ قریب۔ اور بصورتِ ثانی فصلِ بعید ہے۔

تعریفات و امثلہ

فصلِ قریب۔ وہ فصل جو ماہیت کو جنسِ قریب کے مُشارِ کات سے ممتاز کرے۔ جیسے ناطق السان کے لئے۔

فصلِ بعید۔ وہ فصل جو ماہیت کو جنسِ بعید کے مُشارِ کات سے ممتاز

کرے جیسے خُتَّاس، انسان کے لئے۔

تقسیم نمبر ۲۔ فصل کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ مُقَوِّم نمبر ۲۔ مُقَسِّم
وجہ حصر۔ فصل دو حال سے خالی نہیں ہوگی کہ اس کی نسبت نوع کی
طرف ہوگی یا جنس کی طرف۔

بصورتِ اوّل مُقَوِّم۔ بصورتِ ثانی مُقَسِّم

تعریفات و امثله

فصل مُقَوِّم۔ وہ فصل جس کی نسبت نوع کی طرف ہو۔ جیسے ناطق
انسان کے لئے۔

فصل مُقَسِّم۔ وہ فصل جس کی نسبت جنس کی طرف ہو جیسے ناطق حیوان کیلئے۔
تقسیمات خاصہ :

تقسیم نمبر ۱ : خاصہ کی دو قسمیں ہیں ۱۔ شاملہ ۲۔ غیر شاملہ

وجہ حصر : خاصہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ مختص بہ کے تمام افراد میں پایا

جاتا ہے یا بعض میں بصورتِ اوّل شاملہ اور بصورتِ ثانی غیر شاملہ۔

تعریفات و امثله :

خاصہ شاملہ : وہ خاصہ جو مختص بہ کے تمام افراد میں پایا جائے۔ جیسے کاتب بالقوہ

غیر شاملہ : وہ خاصہ جو مختص بہ کے بعض افراد میں پایا جائے جیسے کاتب بالفعل

انسان کے لیے۔

تقسیم نمبر ۲ : خاصہ کی دو قسمیں ہیں ۱۔ خاصۃ النوع ۲۔ خاصۃ الجنس

وجہ حصر : خاصہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ ایک نوع کے افراد کے ساتھ

مختص ہے یا ایک جنس کے افراد کے ساتھ۔ بصورتِ اوّل خاصۃ النوع اور بصورتِ

ثانی خاصۃ الجنس۔

تعريفات وامثلہ :

خاصۃ النوع : وہ خاصہ جو ایک نوع کے افراد کے ساتھ خاص ہو۔ جیسے
مناحک انسان کے لیے۔

خاصۃ الجنس : وہ خاصہ جو ایک جنس کے افراد کے ساتھ خاص ہو جیسے ماشی
حیوان کے لئے

تقسیم کلی نمبر ۳ : کلی کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ ذاتی ۲۔ عرضی

وجہ حصر : کلی دو حال سے خالی نہ ہوگی کہ وہ اپنے افراد کی حقیقت سے خارج
ہوگی یا نہیں۔ بصورتِ اول کلی عرضی اور بصورتِ ثانی کلی ذاتی۔

تعريفات وامثلہ

کلی ذاتی کی تعریف :- وہ کلی جو اپنے افراد کی حقیقت سے خارج نہ ہو جیسے نوع جنس اور فرد

کلی عرضی کی تعریف :- وہ کلی جو اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو۔ جیسے خاصہ اور عرض

فائدہ : کلی ذاتی و عرضی کی تعریف یوں بھی کی گئی ہے کہ ذاتی وہ کلی ہے جو اپنے
افراد کی حقیقت میں داخل ہو اور عرضی وہ کلی ہے جو اپنے افراد کی حقیقت میں داخل
نہ ہو اس تعریف کے اعتبار سے نوع کلی ذاتی نہیں بنے گی کیونکہ وہ اپنے افراد کی
حقیقت میں داخل نہیں بلکہ وہ میں حقیقت ہے۔

تقسیم کلی عرضی :- کلی عرضی یعنی خاصہ اور عرض عام کی دو قسمیں ہیں۔

نمبر ۱۔ عرض لازم۔ نمبر ۲۔ عرض مفادق۔

وجہ حصر :- کلی عرضی دو حال سے خالی نہ ہوگی کہ معروض سے اس کا انفکاک

محال ہو گا یا ممکن بصورتِ اول عرض لازم اور بصورتِ ثانی عرض مفادق

تعریفات و امثلہ

عرض لازم : وہ کلی عرضی جس کا انفکاک معروض سے محال ہو جیسے زوجیت اربعہ

کے لیے۔

عرض مفارق : وہ کلی عرضی جس کا انفکاک معروض سے ممکن ہو۔ جیسے خوف کی زردی۔

تقسیمات عرض لازم :

تقسیم نمبر ۱ : عرض لازم کی تین قسمیں ہیں ۱۔ لازم مابیت ۲۔ لازم وجود خارجی

۳۔ لازم وجود ذہنی۔

وجہ حصر : عرض لازم تین حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس کا معروض سے جدا ہونا
ماعتبار معروض کی مابیت کے محال ہوگا یا باعتبار وجود خارجی کے یا باعتبار وجود

ذہنی کے۔ بصورتِ اول لازم مابیت بصورتِ ثانی لازم وجود خارجی اور بصورتِ
ثالث لازم وجود ذہنی۔

تعریفات و امثلہ :

لازم مابیت : وہ لازم جس کا معروض سے جدا ہونا باعتبار معروض کی مابیت
کے محال ہو قطع نظر وجود خارجی اور وجود ذہنی کے جیسے زوجیت اربعہ کے لیے۔
لازم وجود خارجی : وہ لازم جس کا معروض سے جدا ہونا باعتبار معروض کے وجود
خارجی کے محال ہو جیسے احراق نا۔ (آگ کا جلانا)۔

لازم وجود ذہنی : وہ لازم جس کا معروض سے جدا ہونا باعتبار معروض کے وجود
ذہنی کے محال ہو۔ جیسے کلیت انسان کے لیے۔

تقسیم نمبر ۲ : عرض لازم کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ لازم بین ۲۔ لازم غیر بین
وجہ حصر : عرض لازم دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ محتاجِ دلیل ہوگا یا نہیں۔
بصورتِ اول لازم غیر بین اور بصورتِ ثانی لازم بین۔

تعریفات وامثلہ :

لازم بین : وہ لازم جو محتاجِ دلیل نہ ہو جیسے زوجیتِ اربعہ کے لیے۔
لازم غیر بین : وہ لازم جو محتاجِ دلیل ہو جیسے حدودِ عالم کے لیے۔
تقسیم لازم بین و غیر بین : لازم بین کی دو قسمیں ہیں ۱۔ لازم بین بالمعنی
الاخص۔ ۲۔ لازم بین بالمعنی الاعم۔ اسی طرح لازم غیر بین کی بھی دو قسمیں ہیں
۱۔ لازم غیر بین بالمعنی الاخص ۲۔ لازم غیر بین بالمعنی الاعم۔
تعریفات وامثلہ :

لازم بین بالمعنی الاخص : وہ لازم بین جس کا تصور ملزوم کے تصور سے لازم
آئے جیسے بصر، غمی کے لیے۔

لازم بین بالمعنی الاعم : وہ لازم بین جس کے لزوم کا جزم تصورِ ملزوم، تصورِ لازم
اور تصورِ نسبت سے حاصل ہو جیسے زوجیتِ اربعہ کے لیے۔ کیونکہ اربعہ، زوجیت
اور ان میں نسبت کے تصور سے اس بات کا جزم حاصل ہو جاتا ہے کہ زوجیتِ اربعہ
لازم غیر بین بالمعنی الاخص : وہ لازم غیر بین جس کا تصور ملزوم کے تصور سے لازم
نہ آئے جیسے کاتب بالقوہ انسان کے لیے۔

لازم غیر بین بالمعنی الاعم : وہ لازم غیر بین جس کے لزوم کا جزم تصورِ ملزوم،
تصورِ لازم اور تصورِ نسبت سے حاصل نہ ہو جیسے حدودِ عالم کے لیے۔
تقسیم عرضِ مفارق : عرضِ مفارق کی دو قسمیں ہیں ۱۔ قابلِ زوال ۲۔ ناقابلِ زوال۔
وجہِ حصر : عرضِ مفارق دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ معروض سے جدا ہوتا
ہے یا نہیں۔ بصورتِ اول قابلِ زوال اور بصورتِ ثانی ناقابلِ زوال۔
تعریفات وامثلہ :

قابلِ زوال : وہ عرضِ مفارق جو معروض سے جدا ہوتا ہے جیسے خون کی زردی۔
ناقابلِ زوال : وہ عرضِ مفارق جو معروض سے کبھی جدا نہیں ہوتا جیسے حرکتِ فلک

تقسیم قابل زوال : عرض مفارق قابل زوال کی دو قسمیں ہیں ۱۔ سریع الزوال ۔
۲۔ بطئی الزوال ۔

وجہ حصر : عرض مفارق قابل زوال دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ اپنے معروض
سے جلد زائل ہو جاتا ہے یا دیر سے بصورتِ ادل سریع الزوال اور بصورتِ
ثانی بطئی الزوال ۔

تعریفات و امثلہ :

سریع الزوال : وہ عرض مفارق قابل زوال جو اپنے معروض سے جلد زائل
ہو جاتا ہو ۔ جیسے شرمندگی کی سُرخی ۔

بطئی الزوال : وہ عرض مفارق قابل زوال جو اپنے معروض سے دیر بعد
زائل ہوتا ہو ۔ جیسے جوانی ۔

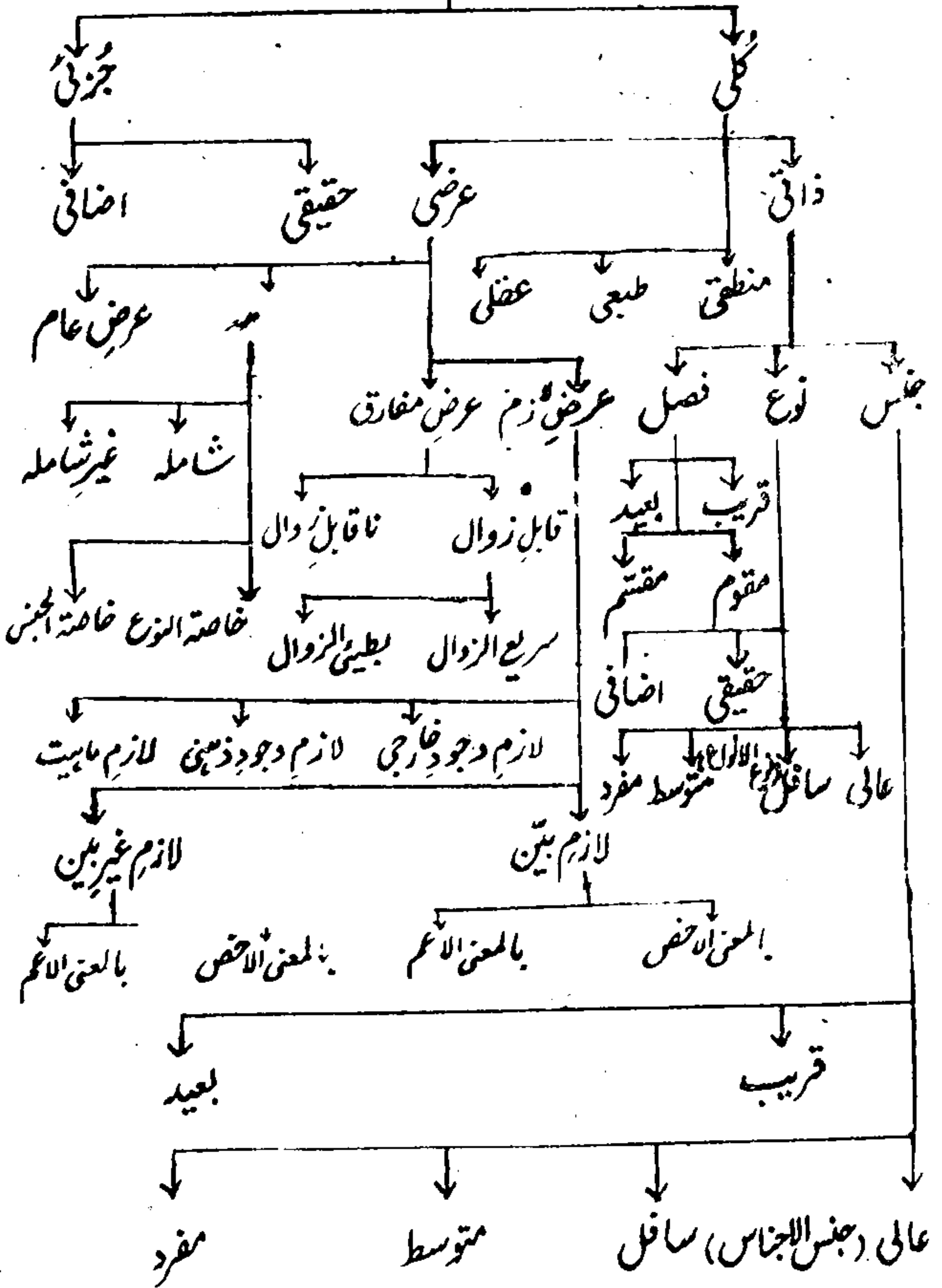
فائدہ ۔ مفہوم کلی کو کلی منطقی کہا جاتا ہے ۔ یعنی وہ مفہوم جس کا نفس تصورِ شرکت
کثیرین سے مانع نہ ہو ۔

مفہوم کلی کے مصداق کو کلی طبعی کہا جاتا ہے جیسے انسان و حیوان وغیرہ ۔

اور کلی منطقی اور کلی طبعی کے مجموعے کو کلی عقلی کہا جاتا ہے ۔ جیسے الْإِنْسَانُ

الْكَلْبُ ۔ (نقتہ مفہوم اگلے صفحہ پر دیکھیں)

مفهوم



اقسام نسبت

دو کلیوں کے درمیان پائی جانے والی نسبت کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ تساوی۔ ۲۔ عموم و خصوص مطلق۔ ۳۔ عموم و خصوص من وجه۔ ۴۔ تباین

وجہ حصر۔ دو کلیاں دو حال سے خالی نہ ہوں گی۔ کہ ان میں باہم تصادق ہوگا

یا نہیں۔ اگر نہیں تو ان میں نسبت تباین کی اور وہ کلیاں متباین ہیں۔

اور اگر ان میں تصادق ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ تصادق کلی

ہے یا تصادق جزئی۔ اگر ان میں تصادق جزئی ہے تو ان میں نسبت عموم

خصوص من وجه کی ہے۔ اور ان کلیوں کو اعم و اخص من وجہ کہا جائے گا۔

اور اگر ان میں تصادق کلی ہے تو وہ پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ

تصادق کلی فقط ایک طرف سے ہے یا دونوں طرف سے۔ اگر فقط ایک طرف

سے ہے تو ان میں نسبت عموم و خصوص مطلق کی ہے۔ اور ان کلیوں کو اعم و

اخص مطلق کہا جائے گا۔ اور اگر تصادق کلی دونوں طرفوں سے ہے تو ان

میں نسبت تساوی کی ہے۔ اور ان کلیوں کو متساویین کہا جائے گا۔

تعریفات و امثله

تساوی۔ نسبت تساوی یہ ہے کہ دو کلیوں میں سے ہر ایک دوسری

کلی کے تمام افراد پر صادق آئے۔ جیسے انسان و ناطق۔ کیونکہ ہر انسان ناطق

ہے اور ہر ناطق انسان ہے۔

عموم و خصوص مطلق۔ نسبت عموم و خصوص مطلق یہ ہے کہ دو کلیوں میں

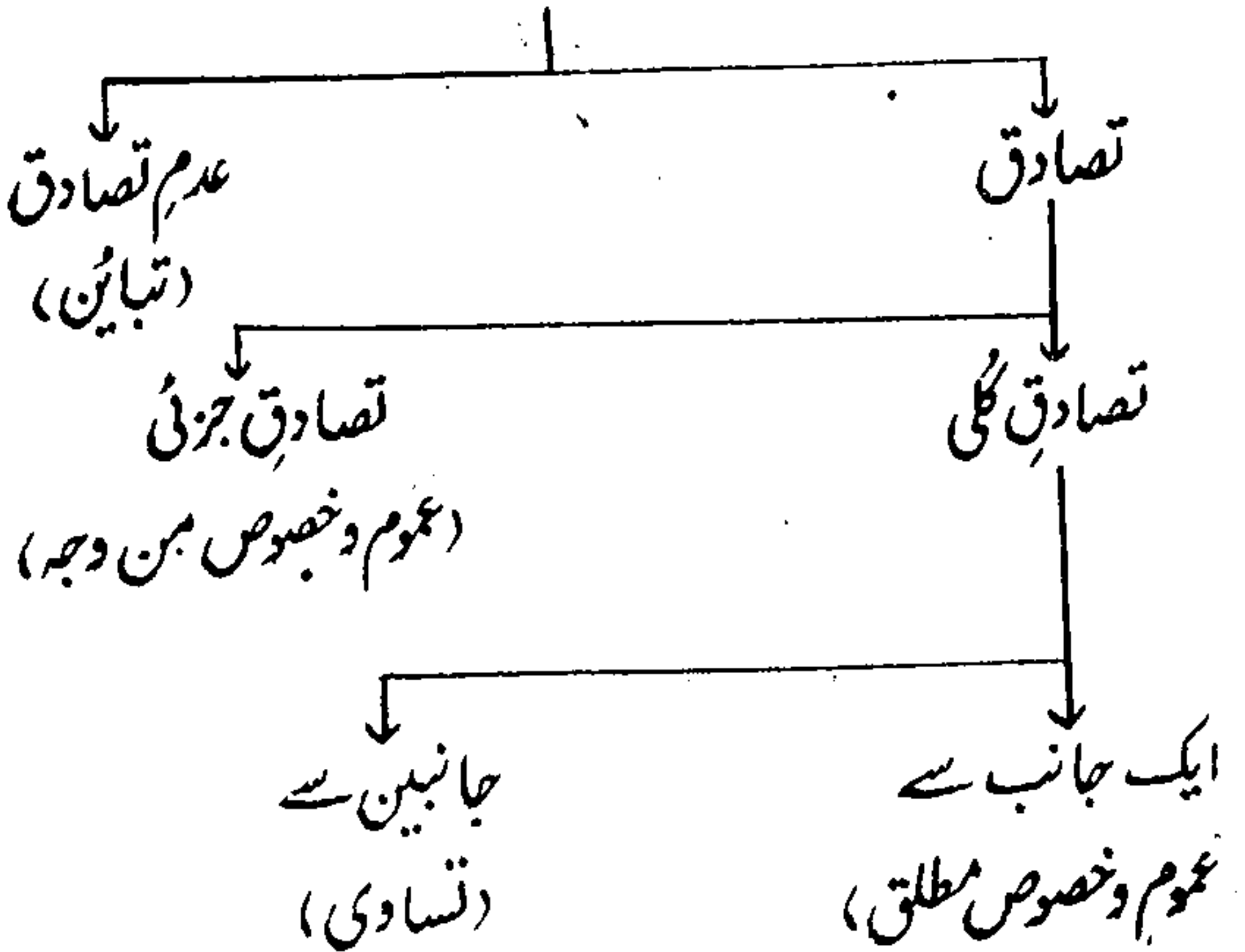
سے ایک تو دوسرے کے تمام افراد پر صادق آئے لیکن دوسری اس پہلی کے

تمام افراد پر صادق نہ آئے۔ بلکہ بعض افراد پر صادق آئے۔ جیسے انسان و حیوان۔ کیونکہ ہر انسان تو حیوان ہے۔ لیکن ہر حیوان انسان نہیں۔ بلکہ بعض حیوان انسان ہیں۔

عموم و خصوص من وجه۔ نسبت عموم و خصوص من وجه یہ ہے کہ دو کلیوں میں سے ہر ایک دوسری کلی کے بعض افراد پر صادق آئے جیسے حیوان و اُبَیض۔ کیونکہ بعض حیوان اُبَیض ہیں اور بعض اُبَیض حیوان ہیں۔
تَبَایُن۔ نسبت تباین یہ ہے کہ دو کلیوں میں سے ہر ایک دوسری کلی کے کسی فرد پر صادق نہ آئے جیسے انسان اور فرس۔ کیونکہ کوئی انسان فرس نہیں اور کوئی فرس انسان نہیں۔

نقشہ اقسام نسبت مطابق وجہ ہر

دو کلیوں میں



مُعَرَّف کی بحث

تعریف مُعَرَّف۔ کسی شے کا معرف وہ مفہوم ہوتا ہے جو اُس شے پر محمول ہوتا کہ اس شے کے تصور کا فائدہ دے۔

تقسیم معرف۔ معرف کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ نمبراً۔ حدِ تام۔ نمبر ۲۔ حدِ ناقص۔ نمبر ۳۔ رسمِ تام۔ نمبر ۴۔ رسمِ ناقص۔
وجہ تضرع۔ معرف دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ وہ فصلِ قریب پر مشتمل ہوگا۔
یا خاصہ پر۔

بصورتِ اول حد ہے اور بصورتِ ثانی رسم۔ پھر حد تین حال سے خالی نہ ہوگی یا تو وہ جنسِ قریب و فصلِ قریب پر مشتمل ہوگی یا جنسِ بعید و فصلِ قریب پر مشتمل ہوگی یا فقط فصلِ قریب پر مشتمل ہوگی۔

بصورتِ اول حدِ تام۔ اور بصورتِ ثانی و ثالث حدِ ناقص۔

اور اسی طرح رسم بھی تین حال سے خالی نہ ہوگی۔ کہ وہ جنسِ قریب و خاصہ پر مشتمل ہوگی۔ یا جنسِ بعید و خاصہ پر مشتمل ہوگی۔ یا فقط خاصہ پر مشتمل ہوگی۔
بصورتِ اول۔ رسمِ تام اور بصورتِ ثانی و ثالث رسمِ ناقص۔

تعریفات و امثله

حدِ تام۔ وہ مُعَرَّف ہے جو جنسِ قریب اور فصلِ قریب پر مشتمل ہو۔ جیسے

حیوانِ ناطق انسان کے لئے۔

حدِ ناقص۔ وہ مُعَرَّف ہے جو جنسِ بعید اور فصلِ قریب پر مشتمل ہو۔ یا فقط

فصل قریب پر مشتمل ہو۔ جیسے جسم ناطق یا فقط ناطق انسان کے لئے۔
رسم تمام۔ وہ معروف ہے جو جنس قریب اور خاصہ پر مشتمل ہو۔ جیسے حیوان
ضاحک، انسان کے لئے۔

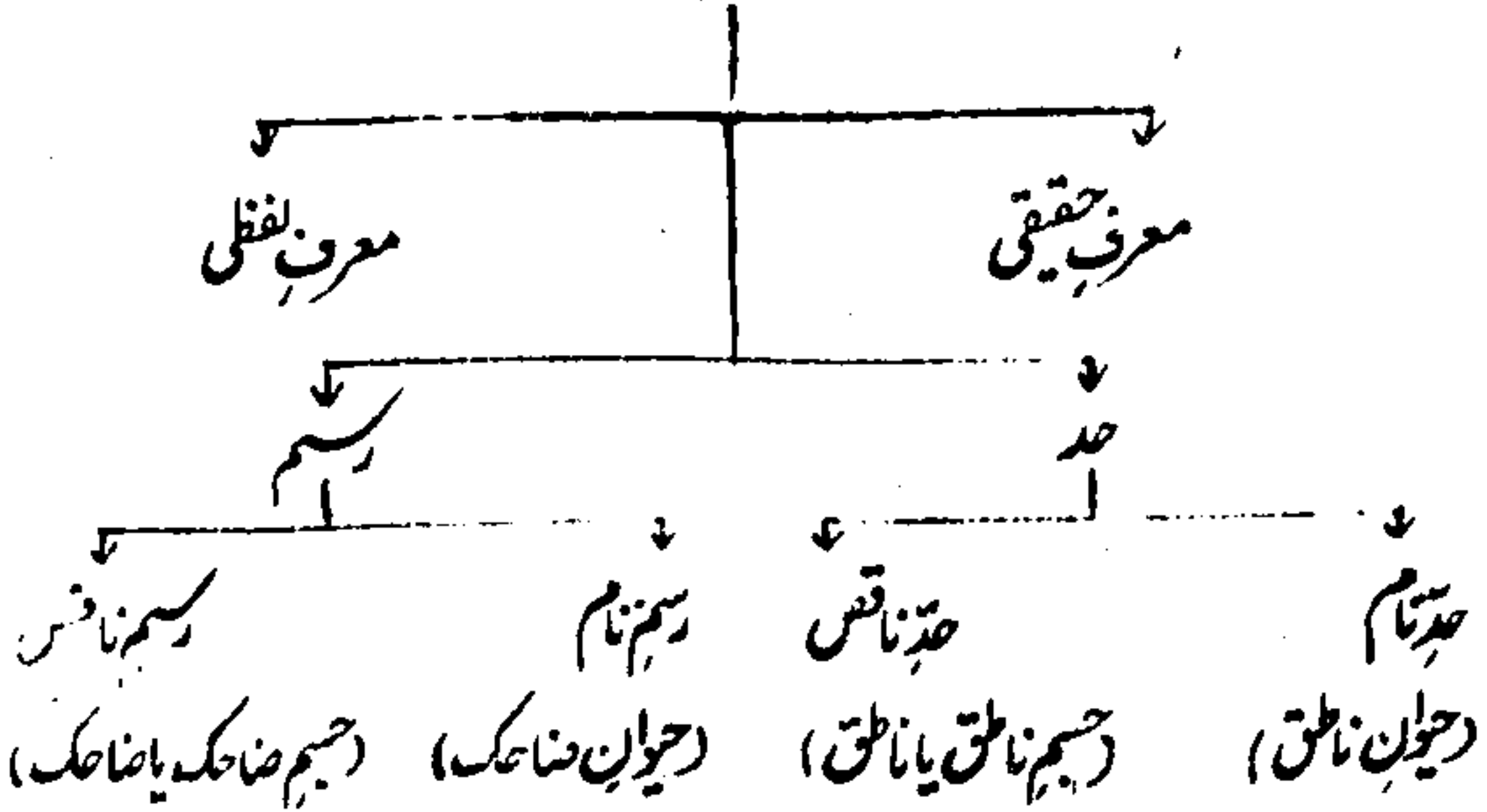
رسم ناقص۔ وہ معروف ہے جو جنس بعید اور خاصہ پر مشتمل ہو یا فقط خاصہ
مشتمل ہو۔ جیسے جسم ضاحک۔ یا فقط ضاحک انسان کے لئے۔

تقسیم معرفت، معرفت کی دو قسمیں ہیں ۱۔ معرفت حقیقی ۲۔ معرفت لفظی
وجہ حصر: معرفت دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس کے ذریعے کسی شے یعنی
معرفت کی صورت غیر حاصل کو حاصل کرنا مطلوب ہوگا یا نہیں۔ بصورت اول
معرفت حقیقی اور بصورت ثانی معرفت لفظی۔

تعریفات و امثله۔ معرفت حقیقی کی تعریف گذر گئی اور معرفت لفظی
وہ لفظ ہے جس سے مدلول لفظ کی تفسیر کرنا مطلوب ہو۔ جیسے سعدانہ کی تعریف، میں
کہا جائے کہ السُّعْدَانَةُ نَبْتُ سَعْدَانٍ ایک بوٹی ہے۔

نقشہ اقسام معرفت

معرفت



قضایا کی بحث

نوٹ۔ اس بحث میں تین چیزوں کا ذکر ہوگا۔ نمبر ۱۔ تعریفِ قضیہ۔
نمبر ۲۔ تقسیمِ قضیہ و تقسیمِ اقسامِ قضیہ نمبر ۳۔ احکامِ قضیہ۔
تعریفِ قضیہ۔ هُوَ قَوْلٌ يَحْتَمِلُ الصِّدْقَ وَالْكَذِبَ۔
وہ قول جو صدق و کذب کا احتمال رکھتا ہو اور یوں بھی تعریفِ قضیہ
کی گئی ہے۔

هُوَ قَوْلٌ يُقَالُ لِقَائِلِهِ اِنَّهُ صَادِقٌ اَوْ كَاذِبٌ۔
وہ قول جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکے۔

تقسیمِ قضیہ و تقسیمِ اقسامِ قضیہ

قضیہ کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ حملیہ۔ نمبر ۲۔ شرطیہ۔

وجہِ حصر۔ قضیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ حذفِ ادوات کے بعد دو
قضیوں کی طرف کھلتا ہے یا نہیں۔

بصورتِ اول۔ شرطیہ اور بصورتِ ثانی حملیہ۔

تعریفات و امثلہ

حملیہ۔ وہ قضیہ ہے جو دو مفردوں کی طرف یا ایک مفرد اور ایک قضیہ کی طرف
کھلتا ہو۔ جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ۔

اور زَيْدٌ اَبُوهُ قَائِمٌ۔

شرطیہ = وہ قضیہ ہے جو دو قضیوں کی طرف کھلتا ہو جیسے اِنْ کَانَتْ الشَّمْسُ
كَارِعَةً فَالْيَوْمُ مُوجُودٌ۔

اجزائے قضیہ حملیہ

قضیہ حملیہ کے اجزاء تین ہیں۔ نمبر ۱۔ موضوع یعنی محکوم علیہ۔ نمبر ۲۔ محمول
یعنی محکوم بہ نمبر ۳۔ نسبت۔

اور وہ لفظ جو نسبت پر دلالت کرتا ہے۔ اس کو رابطہ کہتے ہیں۔ جیسے
زَيْدٌ هُوَ قَائِمٌ اس میں زَيْدٌ موضوع قائمٌ محمول اور هُوَ رابطہ ہے۔

تقسیمات قضیہ حملیہ

تقسیم نمبر ۱۔ نسبت کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ موجبہ۔
نمبر ۲۔ سالبہ۔

وجہ حصر۔ قضیہ حملیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ اس میں حکم ایجابی ہوگا۔ یا
سلبی۔ بصورتِ اول موجبہ اور بصورتِ ثانی سالبہ۔

تعریفات و امثله

قضیہ حملیہ موجبہ۔ وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم ایجابی ہو جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ
قضیہ حملیہ سالبہ۔ وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم سلبی ہو جیسے زَيْدٌ لَيْسَ
بِقَائِمٍ۔

تقسیم نمبر ۲۔ رابطہ کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ ثنائیہ۔

نمبر ۲۔ ثلاثیہ۔

وجہ حصر۔ قضیہ حملیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس میں رابطہ مذکور ہوگا یا محذوف۔ بصورتِ اول ثلاثیہ اور بصورتِ ثانی ثنائیہ۔

تعریفات و امثلہ

ثنائیت۔ وہ قضیہ حملیہ جس میں رابطہ محذوف ہو جیسے زیدٌ قائمٌ

ثلاثیت۔ وہ قضیہ حملیہ جس میں رابطہ مذکور ہو جیسے۔ زیدٌ ہو قائمٌ

تقسیم نمبر ۳۔ موضوع کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی چار قسمیں ہیں۔

نمبر ۱۔ شخصیہ۔ نمبر ۲۔ طبیعیہ۔ نمبر ۳۔ محصورہ۔ نمبر ۴۔ مہملہ۔

وجہ حصر۔ قضیہ حملیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس کا موضوع جزئی حقیقی ہوگا یا کلی اگر موضوع جزئی حقیقی ہو تو شخصیہ و مخصوصہ۔

اور اگر کلی ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ اس میں حکم موضوع کے افراد

پر ہوگا یا موضوع کی طبیعت پر ہوگا۔

اگر حکم موضوع کی طبیعت پر ہے تو وہ طبیعی ہے۔ اور اگر حکم موضوع کے افراد

پر ہے تو وہ پھر دو حال سے خالی نہیں۔ کہ افراد موضوع کی کمیت کو بیان کیا گیا ہے یا نہیں۔ اگر کیا گیا ہے تو وہ محصورہ ہے۔ اگر نہیں کیا گیا تو وہ مہملہ ہے۔

تعریفات و امثلہ

قضیہ شخصیہ۔ وہ قضیہ حملیہ جس کا موضوع شخصِ مُعین ہو جیسے زیدٌ عالمٌ

میں زید شخصِ مُعین ہے جو کہ اس قضیہ کا موضوع ہے۔

قضیہ طبیعیہ۔ وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم موضوع کی نفسِ طبیعت پر لگا جائے۔

جیسے اِلَّا نَسَانُ نَوْعٌ۔

قضیہ محصورہ۔ وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم موضوع کے افراد پر لگایا جائے۔ اور افراد موضوع کی کیفیت کو بیان کیا جائے جیسے کُلُّ النِّسَانِ حَيَوَانٌ۔
قضیہ منمکہ۔ وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم موضوع کے افراد پر ہو۔ لیکن افراد موضوع کی کیفیت کو بیان نہ کیا گیا ہو جیسے اِلَّا نَسَانُ رَفِیْ خُسِر۔

تقسیم محصورہ

قضیہ حملیہ محصورہ کی چار قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ موجبہ کلیہ۔ نمبر ۲۔ موجبہ جزئیہ۔ نمبر ۳۔ سالبہ کلیہ۔ نمبر ۴۔ سالبہ جزئیہ۔
وجہ ہر۔ قضیہ حملیہ محصورہ دو حال سے خالی نہیں ہوگا۔ کہ اس میں حکم ایجابی ہوگا یا سلبی۔ بصورتِ اول موجبہ اور بصورتِ ثانی سالبہ۔
پھر موجبہ دو حال سے خالی نہیں کہ اس میں حکم ایجابی موضوع کے تمام افراد پر ہوگا یا بعض پر۔ بصورتِ اول موجبہ کلیہ اور بصورتِ ثانی موجبہ جزئیہ۔
اور اسی طرح سالبہ بھی دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس میں حکم سلبی موضوع کے تمام افراد پر ہوگا یا بعض پر۔ بصورتِ اول سالبہ کلیہ۔ اور بصورتِ ثانی سالبہ جزئیہ۔

تعریفات و امثله

موجبہ کلیہ۔ وہ قضیہ محصورہ جس میں حکم ایجابی موضوع کے تمام افراد پر ہو جیسے کُلُّ النِّسَانِ حَيَوَانٌ۔
موجبہ جزئیہ۔ وہ قضیہ محصورہ جس میں حکم ایجابی موضوع کے بعض افراد پر ہو۔

جیسے بَعْضُ الْحَيَوَانِ الْإِنْسَانُ۔

سَالِبَةٌ كَلِيَّةٌ۔ وہ قضیہ محصورہ جس میں حکم سلبی، موضوع کے تمام افراد پر ہو

جیسے لَا شَيْءٌ مِنْ الْإِنْسَانِ بِحِمَارٍ۔

سَالِبَةٌ جَزْئِيَّةٌ۔ وہ قضیہ محصورہ جس میں حکم سلبی، موضوع کے بعض افراد پر

ہو جیسے بَعْضُ الْحَيَوَانِ لَيْسَ بِحِمَارٍ۔

مَحْصُورَاتِ اَلْبَعْدِ كَالسُّورِ

وہ لفظ جس کے ساتھ افراد موضوع کی کمیّت کو بیان کیا جائے۔ اُس

لفظ کو سور کہتے ہیں۔ موجبہ کلیہ کا سور لفظِ کُلّ ہے۔

اور موجبہ جزئیہ کا سور لفظِ بعض اور واحد ہے اور سالبہ کلیہ کا سور لفظِ

لَا شَيْءٌ اور لا واحد اور سالبہ جزئیہ کا سور لَيْسَ بَعْضٌ لَيْسَ

اور لَيْسَ كُلٌّ ہے

تقسیم نمبر ۴ : وجود موضوع کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی تین قسمیں ہیں ۱۔ خارجیہ

۲۔ ذہنیہ ۳۔ حقیقیہ۔

وجہِ حصر : قضیہ حملیہ تین حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس میں محمول کا ثبوت موضوع کے

لئے خارج میں ہوگا یا ذہن میں ہوگا یا دونوں سے قطع نظر مطلق نفس الامر میں ہوگا۔

بصورتِ اوّل خارجیہ بصورتِ ثانی ذہنیہ اور بصورتِ ثالث حقیقیہ۔

تعریفات و امثلہ :

خارجیہ : وہ قضیہ حملیہ ہے جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے لئے خارج میں ہوگا

جیسے الْإِنْسَانُ كَاتِبٌ۔

ذہنیہ : وہ قضیہ حملیہ ہے جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے لئے ذہن میں ہو جیسے

حقیقیہ : وہ قضیہ حملیہ ہے جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے لیے مطلق نفس الامر میں ہو قطع نظر وجود خارجی اور وجود ذہنی کے جیسے **الْأَزَلَّةُ زَوْجٌ**۔

تقسیم نمبر ۵۔ حرف سلب کے جزو قضیہ کی جزو بننے یا نہ بننے کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی تین قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ معدولہ۔ نمبر ۲۔ بسیطہ۔ نمبر ۳۔ محصلہ۔
وجہ حصر۔ قضیہ حملیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ حرف سلب اس قضیہ کی کسی جزو کی جزو بنے گا یا نہیں۔ بصورت اول معدولہ اور بصورت ثانی پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ قضیہ موجب ہوگا یا سالبہ۔

اگر موجب ہو تو اس کو محصلہ کہیں گے۔ اور اگر سالبہ ہو تو اسکو بسیطہ کہیں گے۔
تعریفات و امثله

معدولہ۔ وہ قضیہ حملیہ ہے جس میں حرف سلب قضیہ کی کسی جزو کی جزو بنے۔
محصلہ۔ وہ قضیہ حملیہ موجب جس میں حرف سلب قضیہ کی کسی جزو کی جزو نہ بنے جیسے **زَيْدٌ عَالِمٌ**۔

بسیطہ۔ وہ قضیہ حملیہ سالبہ جس میں حرف سلب قضیہ کی کسی جزو کی جزو نہ بنے جیسے **زَيْدٌ لَيْسَ بِعَالِمٍ**۔

تقسیم معدولہ۔ قضیہ حملیہ معدولہ کی تین قسمیں ہیں نمبر ۱۔ معدولۃ الموضوع نمبر ۲۔ معدولۃ المحمول نمبر ۳۔ معدولۃ الطرفین۔

وجہ حصر۔ قضیہ حملیہ معدولہ تین حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس میں حرف سلب موضوع کی جزو بنے گا یا محمول کی جزو بنے گا یا دونوں کی جزو بنے گا۔

بصورت اول معدولۃ الموضوع، بصورت ثانی معدولۃ المحمول اور بصورت

ثالث معدولۃ الطرفین۔

تعریفات و امثلہ

مَعْدُولَةُ الْمَوْضُوعِ - وہ قضیہ حملیہ معدولہ جس میں حرفِ سلب موضوع کی جز بنے جیسے **الَّا حَتَّى جَمَادٍ**۔

معدولۃ المحمول - وہ قضیہ حملیہ معدولہ جس میں حرفِ سلب محمول کی جز بنے جیسے **الْجَمَادُ لَا حَتَّى**۔

معدولۃ الطرفين - وہ قضیہ حملیہ معدولہ جس میں حرفِ سلب موضوع و محمول دونوں کی جز بنے جیسے **الَّا حَتَّى لَا عَالَمٌ**۔

سوال - بسیطہ اور موجبہ معدولۃ المحمول میں لفظ کے اعتبار سے فرق کیا ہے؟
جواب - ثلاثیہ میں تو فرق یوں ہوگا کہ اگر حرفِ سلب رابطہ سے پہلے ہوگا تو وہ بسیطہ ہے۔ جیسے **زَيْدٌ لَيْسَ هُوَ بِعَالِمٍ**۔

اور اگر حرفِ سلب رابطہ سے مؤخر ہوگا تو وہ موجبہ معدولۃ المحمول ہوگا۔ جیسے **زَيْدٌ هُوَ لَا عَالِمٌ**۔

اور ثنائیہ میں فرق نیت اور اصطلاح کے اعتبار سے ہوگا۔ یعنی یہ اصطلاح بنالی جائے کہ لفظِ غیر اور لَا موجبہ معدولۃ المحمول کے لئے ہیں۔ اور لفظِ لَيْسَ بسیطہ کے لئے ہے یا اس کے اُلٹ اصطلاح بنالی جائے۔

تقسیم نمبر ۶ - جہت کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی دو قسمیں ہیں نمبر ۱ - مُوَجَّہ -
نمبر ۲ - مُطْلَقہ -

وجہ تھمر - قضیہ حملیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اُس میں جہت مذکور ہوگی یا نہیں اگر مذکور ہو تو اُس کو مُوَجَّہ کہتے ہیں اور اگر مذکور نہ ہو تو اُس کو مُطْلَقہ کہتے ہیں۔

تعریفات و امثله

مُوجَّہ - وہ قضیہ حملیہ جس میں جہت مذکور ہو۔ جیسے کُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ بِالضَّرُورَةِ۔

مُطْلَقَہ - وہ قضیہ حملیہ جس میں جہت مذکور نہ ہو۔ جیسے کُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ

سوال - جہت کسے کہتے ہیں؟

جواب - وہ لفظ جو مادہ قضیہ پر دلالت کرے جیسے ضرورت، دوام، اطلاق اور امکان وغیرہ۔

سوال - مادہ قضیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب - وہ کیفیت نفس الامری جس کے ساتھ موضوع و محمول کے درمیان پائی جانے والی نسبت نفس الامر میں مُتَشَكِّف ہوتی ہے۔

اقسامِ مُوجَّہات

مُوجَّہات کُل پندرہ (۱۵) ہیں۔ جن میں سے آٹھ بسیطے اور سات مرکبے ہیں۔

سوال - مُوجَّہ بسیطہ کسے کہتے ہیں؟

جواب - وہ قضیہ مُوجَّہ جس کی حقیقت فقط ایجاب یا فقط سلب ہو۔

سوال - مُوجَّہ مرکبہ کسے کہتے ہیں؟

جواب - وہ قضیہ مُوجَّہ جس کی حقیقت ایجاب و سلب دونوں سے مرکب ہو۔

سوال - مرکبہ کی حقیقت جب ایجاب و سلب سے مرکب ہوتی ہے تو

پھر اس کے موجبہ اور سالبہ ہونے کا معیار کیا ہے؟

جواب - اس کی جہز اول کا اعتبار کیا جائے گا یعنی اگر مرکبہ کی جہز اول موجبہ

ہوئی تو وہ مرکبہ موجبہ کہلائے گا۔ اور اگر جزو اول سالبہ ہوئی تو وہ مرکبہ سالبہ کہلائے گا۔

بَسَائِطُ ثَمَانِيَه

نمبر ۱۔ ضروریہ مطلقہ۔ وہ قضیہ موجبہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت وضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہے۔ جب تک ذات

موضوع وجود ہے جیسے بِالضَّرُورَةِ كُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ یا بِالضَّرُورَةِ لَا شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ يَخْجَرُ۔

نمبر ۲۔ دائمہ مطلقہ۔ وہ قضیہ موجبہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت

موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ہمیشہ ہے۔ جب تک ذات موضوع موجود ہے۔ جیسے بِالذَّوَامِ كُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ۔ یا بِالذَّوَامِ لَا شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ يَخْجَرُ۔

نمبر ۳۔ مشروطہ عامہ۔ وہ قضیہ موجبہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت

موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہے۔ جب تک ذات

موضوع مُتَّصِفٌ ہے وصفِ عنوانی کے ساتھ جیسے بِالضَّرُورَةِ كُلُّ

كَاتِبٍ مُتَّحَرِّكٌ الْأَصَابِعِ مَا دَامَ كَاتِبًا۔ یا

بِالضَّرُورَةِ لَا شَيْءٌ مِنَ الْكَاتِبِ إِلَّا كَاتِبٌ الْأَصَابِعِ مَا دَامَ كَاتِبًا۔

فائدہ : وصفِ عنوانی وہ لفظ ہے جس کے ساتھ موضوع کو تعبیر کیا جائے۔

جیسے مذکورہ بالا مثال میں لفظ کاتب۔

نمبر ۴۔ عرفیہ عامہ۔ وہ قضیہ موجبہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ہمیشہ ہے جب تک ذات موضوع متصف ہے وصف عنوانی کے ساتھ۔ جیسے بِالذَّوَامِ كُلُّ كَاتِبٍ مُتَحَرِّكٌ الْأَصَابِعُ مَا دَامَ كَاتِبًا۔ یا

بِالذَّوَامِ لَا شَيْءٌ مِنَ الْكَاتِبِ إِلَّا كَاتِبٌ بِالْأَصَابِعِ مَا دَامَ كَاتِبًا۔
نمبر ۵۔ وقتیہ مطلقہ۔ وہ قضیہ موجبہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول

کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہے وقت معین میں جیسے بِالضَّرُورَةِ كُلُّ قَمَرٍ مُخَسِفٌ وَقْتُ حَيْلُولَةِ الْأَرْضِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الشَّمْسِ۔ یا بِالضَّرُورَةِ لَا شَيْءٌ مِنَ الْقَمَرِ مُخَسِفٌ وَقْتُ التَّوْبِيعِ۔

نمبر ۶۔ منتشرہ مطلقہ۔ وہ قضیہ موجبہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہے وقت غیر معین میں۔ جیسے بِالضَّرُورَةِ كُلُّ حَيَوَانٍ مُتَنَفِّسٌ وَقْتُاً مَا۔ یا بِالضَّرُورَةِ لَا شَيْءٌ مِنَ الْحَيَوَانِ بِمُتَنَفِّسٍ وَقْتُاً مَا۔

نمبر ۷۔ مطلقہ عامہ۔ وہ قضیہ موجبہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہے تین زمانوں میں سے کسی ایک زمانے میں۔ جیسے كُلُّ إِنْسَانٍ ضَاحِكٌ بِالْفِعْلِ۔ یا لَا شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ بِضَاحِكٍ بِالْفِعْلِ۔

نمبر ۸۔ ممکنہ عامہ۔ وہ قضیہ موجبہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کی جانب مخالف موضوع کے لئے ضروری نہیں ہے جیسے بِالْإِمْكَانِ الْعَامِ كُلُّ نَارٍ

حَارَّةٌ۔ يَا بِالْإِمَّاكَانِ الْعَامِ لَا شَيْءٌ مِنَ النَّارِ يَبَارِدُ۔

مُرَكَّبَاتِ سَبْعَةٍ

نمبر ۱۔ مشروطہ خاصہ۔ وہ مشروطہ عامہ ہی ہے ساتھ قید لادوام ذاتی کے۔ جیسے بِالضَّرُورَةِ كُلُّ كَاتِبٍ مُتَحَرِّكٍ الْأَصَابِعِ مَا دَامَ كَاتِبًا لَا دَائِمًا۔ یا بِالضَّرُورَةِ لَا شَيْءٌ مِنَ الْكَاتِبِ بِسَاكِنِ الْأَصَابِعِ مَا دَامَ كَاتِبًا لَا دَائِمًا۔

نمبر ۲۔ عرفیہ خاصہ۔ وہ عرفیہ عامہ ہی ہے ساتھ قید لادوام ذاتی کے۔ جیسے بِالذَّوَامِ كُلُّ كَاتِبٍ مُتَحَرِّكٍ الْأَصَابِعِ مَا دَامَ كَاتِبًا لَا دَائِمًا۔ یا بِالذَّوَامِ لَا شَيْءٌ مِنَ الْكَاتِبِ بِسَاكِنِ الْأَصَابِعِ مَا دَامَ كَاتِبًا لَا دَائِمًا۔

نمبر ۳۔ وقتیہ۔ وہ وقتیہ مطلقہ ہی ہے ساتھ قید لادوام ذاتی کے۔ جیسے بِالضَّرُورَةِ كُلُّ قَمَرٍ مُنْخَسِفٍ وَقْتُ حَيْلُولَةِ الْأَرْضِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الشَّمْسِ لَا دَائِمًا۔ یا بِالضَّرُورَةِ لَا شَيْءٌ مِنَ الْقَمَرِ بِمُنْخَسِفٍ وَقْتُ التَّرْبِيعِ لَا دَائِمًا۔

نمبر ۴۔ منتشرہ۔ وہ منتشرہ مطلقہ ہی ہے ساتھ قید لادوام ذاتی کے۔ جیسے بِالضَّرُورَةِ كُلُّ حَيَوَانٍ مُتَنَفِّسٍ وَقْتُ مَا لَا دَائِمًا۔ یا بِالضَّرُورَةِ لَا شَيْءٌ مِنَ الْحَيَوَانِ بِمُتَنَفِّسٍ وَقْتُ مَا لَا دَائِمًا۔

نمبر ۵۔ وجودیہ لادائمہ۔ وہ مطلقہ عامہ ہی ہے ساتھ قید لادوام ذاتی کے۔

کے جیسے کُلُّ الْإِنْسَانِ ضَاحِكٌ بِالْفِعْلِ لَا دَائِمًا۔
یا لَا شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ بِضَاحِكٍ بِالْفِعْلِ لَا دَائِمًا۔

نمبر ۶۔ وجودیہ لا ضروریہ۔ وہ مطلقہ عامہ ہی ہے ساتھ قید لا ضروریہ
ذاتی کے۔ جیسے کُلُّ الْإِنْسَانِ ضَاحِكٌ بِالْفِعْلِ لَا بِالْضَّرُورَةِ۔
یا لَا شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ بِضَاحِكٍ بِالْفِعْلِ لَا بِالْضَّرُورَةِ۔

نمبر ۷۔ ممکنہ خاصہ۔ وہ قضیہ موجبہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کی
جانب مخالف اور جانب موافق دونوں ہی موضوع کے لئے ضروری نہیں
ہیں۔ جیسے بِالْإِمْكَانِ الْخَاصِّ کُلُّ الْإِنْسَانِ كَاتِبٌ۔ یا
بِالْإِمْكَانِ الْخَاصِّ لَا شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ بِكَاتِبٍ۔

فائدہ۔ لا دوام سے اشارہ ایسے مطلقہ عامہ کی طرف ہوتا ہے جو کیف
میں پہلے قضیہ کے مخالف اور کم میں پہلے قضیہ کے موافق ہوتا ہے اور لا ضروریہ
سے اشارہ ایسے ممکنہ عامہ کی طرف ہوتا ہے جو کیف میں پہلے قضیہ کے مخالف
اور کم میں پہلے قضیہ کے موافق ہوتا ہے۔

نوٹ۔ کیف سے مراد ایجاب و سلب اور کم سے مراد کلیت و جزئیت ہے۔

قضیہ شرطیہ کی بحث

اجزاء قضیہ شرطیہ۔ قضیہ شرطیہ کی جزو اول کو مُقَدِّم اور جزو ثانی کو تالی کہا جاتا ہے
تقسیم شرطیہ۔ قضیہ شرطیہ کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ مُتَّصِلَہ۔ نمبر ۲۔ مُنْفَصِلَہ
وجہ حصر۔ قضیہ شرطیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ اُس میں حکم اتصال کا ہوگا یا

انفصال کا۔ بصورتِ اول مُتَّصِلہ اور بصورتِ ثانی مُنْفَصِلہ۔

تعریفات و امثله

قضیہ شرطیہ مُتَّصِلہ۔ وہ قضیہ شرطیہ جس میں ایک نسبت کے ثبوت کا دوسری نسبت کے ثبوت کی تقدیر پر۔ یا ایک نسبت کی نفی کا دوسری نسبت کے ثبوت کی تقدیر پر حکم کیا جائے۔ جیسے کَلَّمَا كَانَتْ الشَّمْسُ ظَالِمَةً كَانَ النَّهَارُ مُوجُودًا۔ يَالَيْسَ الْبَنَتُ إِذَا كَانَتْ الشَّمْسُ ظَالِمَةً كَانَ اللَّيْلُ مُوجُودًا۔

انقسامِ مُتَّصِلہ۔ متصلہ کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ لزومیہ۔ نمبر ۲۔ اتفاقیہ۔
وجہِ حصر۔ شرطیہ متصلہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اُس میں مقدم و تالی کے درمیان علاقہِ علیت یا علاقہِ تضالیف ہوگا یا نہیں۔ بصورتِ اول لزومیہ اور بصورتِ ثانی اتفاقیہ۔

فائدہ۔ علاقہِ علیت کی تین صورتیں ہیں۔

نمبر ۱۔ مقدم علت ہو تالی کے لئے جیسے اِنْ كَانَتْ الشَّمْسُ ظَالِمَةً فَالنَّهَارُ مُوجُودٌ۔ کہ اس میں مقدم یعنی طلوعِ شمس علت ہے تالی یعنی وجودِ نہار کے لئے۔

نمبر ۲۔ تالی علت ہو مقدم کے لئے جیسے اِنْ كَانَ النَّهَارُ مُوجُودًا فَالشَّمْسُ ظَالِمَةً۔ کہ اس میں تالی یعنی طلوعِ شمس علت ہے مقدم یعنی وجودِ نہار کے لئے۔

نمبر ۳۔ مقدم و تالی دونوں معلول ہوں کسی تیسری شے کے لئے جیسے

اِنْ كَانَ الْعَالَمُ مُضِيًّا فَالْنَّهَارُ مَوْجُودٌ۔ کہ اس میں اِضَاءَةُ عَالَمِ اوروں
نہار دونوں معلول ہیں طلوع شمس کے لئے۔

اور علاقہ تضایف سے مراد یہ ہے کہ مقدم وتالی میں سے ہر ایک کا تعقل
پر موقوف ہو جیسے اِنْ كَانَ زَيْدٌ اَبًا لِبَكْرِ كَانَ بَكْرٌ اِبْنًا۔

تعریفات و امثلہ

شرطیہ متصلہ لزومیہ۔ وہ قضیہ شرطیہ متصلہ ہے جس میں مقدم وتالی
درمیان علیت یا تضایف کا علاقہ پایا جائے۔

علاقہ علیت کی مثال جیسے کَلَّمَا كَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَةً كَانَ النَّهَارُ مَوْجُودًا
علاقہ تضایف کی مثال جیسے اِنْ كَانَ زَيْدٌ اَبًا لِبَكْرِ كَانَ بَكْرٌ اِبْنًا۔
شرطیہ متصلہ اتفاقیہ۔ وہ قضیہ شرطیہ متصلہ ہے جس میں مقدم وتالی کے
درمیان علیت یا تضایف کا علاقہ نہ پایا جائے۔ جیسے اِنْ كَانَ الْاِنْسَانُ
نَاطِقًا فَالْحِجَارُ نَاقِحٌ۔

شرطیہ منفصلہ۔ وہ قضیہ شرطیہ ہے جس میں مقدم وتالی کے درمیان
تنافی یا عدم تنافی کا حکم کیا جائے۔ جیسے هَذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ
يَا لَيْسَ الْبَتَّةَ هَذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ مُنْقَسِمٌ بِمُتَسَاوِيَيْنِ۔
تقسیم شرطیہ منفصلہ۔ شرطیہ منفصلہ کی تین قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ حقیقیہ۔
نمبر ۲۔ مانعۃ الجمع۔ نمبر ۳۔ مانعۃ الخلو۔

وجہ تضر۔ شرطیہ منفصلہ تین حال سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اُس میں تنافی یا عدم تنافی
کا حکم صدق و کذب دونوں میں ہوگا۔ یا فقط صدق میں ہوگا۔ یا فقط کذب
میں ہوگا۔ بصورتِ اول حقیقیہ۔ بصورتِ ثانی مانعۃ الجمع اور بصورتِ ثالث
مانعۃ الخلو۔

تعریفات و امثلہ

شرطیہ منفصلہ حقیقیہ - وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ ہے جس میں تنافی یا عدم تنافی کا حکم صدق و کذب دونوں میں ہو۔ جیسے **هَذَا الْعَدَدُ زَوْجٌ أَوْ فَرْدٌ**۔
یا **لَيْسَ الْبَتَّةَ هَذَا الْعَدَدُ زَوْجٌ أَوْ مُنْقَسِمٌ بِمُتَسَاوِيَيْنِ**۔
شرطیہ منفصلہ مانعۃ الجمع - وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ ہے جس میں تنافی یا عدم تنافی کا حکم فقط صدق میں ہو۔ جیسے **هَذَا الشَّيْءُ أَمَّا شَجَرٌ أَوْ حَجَرٌ**،
یا **لَيْسَ الْبَتَّةَ هَذَا الشَّيْءُ أَمَّا لَا شَجَرٌ أَوْ لَا حَجَرٌ**۔
شرطیہ منفصلہ مانعۃ الخلو - وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ ہے جس میں تنافی یا عدم تنافی کا حکم فقط کذب میں ہو جیسے **هَذَا الشَّيْءُ أَمَّا لَا شَجَرٌ أَوْ لَا حَجَرٌ**،
یا **لَيْسَ الْبَتَّةَ هَذَا الشَّيْءُ أَمَّا شَجَرٌ أَوْ حَجَرٌ**۔

تقسیم شرطیہ منفصلہ نمبر ۲

شرطیہ منفصلہ کی دو قسمیں ہیں - نمبر ۱ - عنادیہ - نمبر ۲ - اتفاقیہ -

وجہ تسمیہ - شرطیہ منفصلہ دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ انہیں تنافی مقدم و تالی کی ذات کے اعتبار سے ہے یا نہیں بصورتِ اول عنادیہ اور بصورتِ ثانی اتفاقیہ -

تعریفات و امثلہ

عنادیہ - وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ جس میں تنافی مقدم و تالی کی ذات کے اعتبار سے ہو یعنی وہ دونوں کسی بھی مادہ میں جمع نہ ہو سکیں جیسے **هَذَا الْعَدَدُ زَوْجٌ أَوْ فَرْدٌ**۔

اتفاقیہ - وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ جس میں تنافی مقدم و تالی کی ذات کے اعتبار

سے نہ ہو بلکہ اتفاقاً کسی مخصوص مادہ میں تنافی پائی جائے۔ جیسے اتفاق سے کوئی شخص اگر اسود ہو اور کاتب نہ ہو تو اس کے بارے میں یوں کہنا کہ هَذَا الرَّجُلُ اِمَّا اَسْوَدٌ اَوْ كَاتِبٌ۔ اور اگر کوئی شخص اسود بھی ہو اور کاتب بھی ہو تو اُس میں سواد و کاتب میں کوئی تنافی نہیں۔

تقسیم شرطیہ نمبر ۲۔ شرطیہ کی باعتبار مقدم کے تین قسمیں ہیں۔
شخصیہ، محصورہ اور مہملہ۔ اس میں طبیعہ متصور نہیں۔

وجہ صحر۔ شرطیہ دو حال سے خالی نہ ہو گا کہ اس میں حکم مقدم کی کسی تقدیر معین پر ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو اُسے شخصیہ کہتے ہیں۔ جیسے اِنْ جِئْتَنِي الْيَوْمَ فَاَكْرِمْكَ۔ اور اگر حکم تقدیر معین پر نہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ تقدیر مقدم کی کمیت کو بیان کیا گیا ہے یا نہیں۔ بصورت اول محصورہ اور بصورت ثانی مہملہ۔ جملیہ محصورہ کی طرح شرطیہ محصورہ کی بھی چار قسمیں ہیں جن کے الگ الگ سُوَر ہیں۔

شرطیات کے سُوَر۔ شرطیہ متصلہ موجبہ کلیہ کا سُوَر کُلُّا، مَهْمَا اور حَيْثُمَا یا جو بھی ان کے ہم معنی ہو۔

شرطیہ منفصلہ موجبہ کلیہ کا سُوَر لَفْظِ دَائِمًا ہے۔ اور شرطیہ متصلہ سالبہ کلیہ اور شرطیہ منفصلہ سالبہ کلیہ دونوں کا سُوَر لَيْسَ الْبَتَّةَ ہے۔

شرطیہ متصلہ موجبہ جزئیہ اور شرطیہ منفصلہ موجبہ جزئیہ دونوں کا سُوَر قَدْ يَكُونُ ہے۔
شرطیہ متصلہ سالبہ جزئیہ اور شرطیہ منفصلہ سالبہ جزئیہ دونوں کا سُوَر قَدْ لَا يَكُونُ اور موجبہ کلیہ کے سُوَر پر حرف سلب کا داخل کرنا ہے۔

نوٹ۔ قضیہ شرطیہ متصلہ مہملہ لفظ کو، اِنْ اور اِذَا کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے اِنْ کَانَتْ الشَّمْسُ طَالِعَةً کَانَ النَّهَارُ مَوْجُودًا۔ جبکہ شرطیہ منفصلہ مہملہ اِمَّا اور اَوْ کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے هَذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ۔

تقسیم شرطیہ ۳۔ طرفین کے اعتبار سے شرطیہ کی چھ قسمیں ہیں۔
۱۔ دو حملیوں سے مرکب ہو۔ جیسے کُلَّمَا کَانَ الشَّيْءُ اِنْسَانًا فَهُوَ حَيَوَانٌ

۲۔ دو مستقبلوں سے مرکب ہو۔ جیسے کُلَّمَا اِنْ کَانَ الشَّيْءُ اِنْسَانًا فَهُوَ حَيَوَانٌ فَکُلَّمَا لَوِیْکِنْ الشَّيْءُ حَيَوَانًا لَمَرِیْکِنْ اِنْسَانًا۔
۳۔ دو منفصلوں سے مرکب ہو۔ جیسے کُلَّمَا کَانَ دَائِمًا اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ هَذَا الْعَدَدُ زَوْجًا اَوْ فَرْدًا اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ مُنْقَسِمًا بِمَتَاوِیْنٍ اَوْ غَیْرِ مُنْقَسِمٍ بِهِمَا۔

۴۔ حملیہ و متصلہ سے مرکب ہو۔ جیسے اِنْ کَانَ طُلُوعُ الشَّمْسِ عَلَةً لَوْجُودِ النَّهَارِ فَکُلَّمَا کَانَتْ الشَّمْسُ طَالِعَةً فَالنَّهَارُ مَوْجُودٌ۔
۵۔ حملیہ و منفصلہ سے مرکب ہو۔ جیسے اِنْ کَانَ هَذَا عَدَدًا فَهُوَ دَائِمًا اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ زَوْجًا اَوْ فَرْدًا۔

۶۔ متصلہ و منفصلہ سے مرکب ہو۔ جیسے اِنْ کَانَ کُلَّمَا کَانَتْ الشَّمْسُ طَالِعَةً فَالنَّهَارُ مَوْجُودٌ فَدَائِمًا اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ الشَّمْسُ طَالِعَةً اَوْ لَا یَّکُوْنَ النَّهَارُ مَوْجُودًا



احکام قضیہ

قضیہ کے احکام تین ہیں۔ نمبر ۱۔ تناقض۔ نمبر ۲۔ عکس مستوی۔
نمبر ۳۔ عکس نقیض۔

تناقض کی تعریف۔ دو قضیوں کا ایجاب و سلب میں اس طرح
متلف ہونا کہ اُن دونوں میں سے ہر ایک کا صدق باعتبار ذات کے دوسرے
کا کذب کا تقاضا کرے۔ یعنی ان دونوں قضیوں میں سے اگر ایک سچا ہو تو
دوسرا ضرور جھوٹا ہوگا۔ نہ دونوں سچے ہو سکتے ہیں اور نہ ہی دونوں جھوٹے ہو سکتے
ہیں۔ جیسے ”زید عالم“ اور ”زید کیس عالم“۔

شرط تناقض۔ قضایائے مخصوصہ و شخصہ میں تناقض کے لئے آٹھ چیزیں
ہیں اتحاد کا پایا جانا شرط ہے۔ اور وہ آٹھ چیزیں اس شعر میں مذکور ہیں۔

در تناقض ہشت وحدت شرط داں : وحدت موضوع و محمول و مکاں
وحدت شرط و اضافت جز و کل : قوت و فعل است در آخر دماں
قضایائے محصورہ میں تناقض کے لئے وحدت ثمانیہ کے علاوہ کیفیت میں
اختلاف بھی شرط ہے یعنی اگر ایک قضیہ کلیہ ہو تو دوسرا جزئیہ ہوگا۔

اگر دونوں کلیہ ہوں یا دونوں جزئیہ ہوں تو ان میں تناقض نہیں ہوگا۔
اور قضایائے موجدہ میں مذکورہ بالا شرائط کے علاوہ جہت میں اختلاف
بھی شرط ہے یعنی اگر دونوں کی جہت ایک ہو تو ان میں تناقض نہیں ہوگا۔
فائدہ۔ تناقض چونکہ تقابل کی قسم ہے لہذا تقابل کی تعریف و اقسام بیان

کی جاتی ہیں۔

تعریفِ تقابل۔ دو چیزوں کا ایک جگہ ایک زمانے میں ایک جہت سے جمع نہ ہو سکتا۔

اقسامِ تقابل۔ تقابل کی چار قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ تقابلِ تضاد۔ نمبر ۲۔ تقابلِ تناقض۔ نمبر ۳۔ تقابلِ تضایف۔ نمبر ۴۔ تقابلِ عدم و ملکہ۔
وجہِ ہمسر۔ جن دو چیزوں کے درمیان تقابل ہوگا ان میں عقلی احتمالات تین ہیں کیونکہ یا تو وجودوں عدمی ہوں گی یا دونوں وجودی ہوں گی۔ یا ایک وجودی اور ایک عدمی ہوگی۔ پہلا احتمال باطل ہے کیونکہ دو عدمی چیزوں میں تقابل نہیں ہو سکتا۔

اگر دونوں وجودی ہوں تو پھر دو حال سے خالی نہیں ہوں گی کہ اُن میں سے ایک کا تعقل دوسری پر موقوف ہوگا یا نہیں۔ اگر ہوگا تو یہ تقابلِ تضایف ہے۔ جیسے صانع و مصنوع۔

اور اگر اُن میں سے ایک کا تعقل دوسری کے تعقل پر موقوف نہیں ہے تو یہ تقابلِ تضاد ہے۔ جیسے سواد و بیاض اور زمین و آسمان۔

اور اگر ایک وجودی اور ایک عدمی ہو تو پھر وہ دو حال سے خالی نہیں ہوں گی کہ اُن میں سے عدمی وجودی کا محل بن سکتی ہے یا نہیں۔ اگر بن سکتی ہے تو یہ تقابلِ عدم و ملکہ ہے۔ جیسے حرکت و سکون۔

اور اگر عدمی وجودی کا محل نہیں بن سکتی تو یہ تقابلِ تناقض ہوگا۔ جیسے وجود و عدم اور انسان و لا انسان۔

فائدہ - جن دو قضیوں کے درمیان تناقض ہوتا ہے اُن میں سے ہر ایک قضیہ کو دوسرے قضیہ کی نفیض کہا جاتا ہے -

محصولاتِ اربعہ کی نفیضیں

- (۱) موجبہ کلیہ کی نفیض سالبہ جزئیہ آتی ہے جیسے **كُلُّ الْاِنْسَانِ حَيَوَانٌ** کی نفیض **بَعْضُ الْاِنْسَانِ لَيْسَ بِحَيَوَانٍ** آتی ہے
- (۲) موجبہ جزئیہ کی نفیض سالبہ کلیہ آتی ہے - جیسے **بَعْضُ الْحَيَوَانِ اِنْسَانٌ** کی نفیض **لَا شَيْءٌ مِّنَ الْحَيَوَانِ بِاِنْسَانٍ** آتی ہے -
- (۳) سالبہ کلیہ کی نفیض موجبہ جزئیہ آتی ہے - جیسے **لَا شَيْءٌ مِّنَ الْحَيَوَانِ بِاِنْسَانٍ** کی نفیض **بَعْضُ الْحَيَوَانِ اِنْسَانٌ** آتی ہے -
- (۴) سالبہ جزئیہ کی نفیض موجبہ کلیہ آتی ہے جیسے **بَعْضُ الْاِنْسَانِ لَيْسَ بِحَيَوَانٍ** کی نفیض **كُلُّ الْاِنْسَانِ حَيَوَانٌ** آتی ہے -

عکس مستوی کی تعریف

قضیہ کی جزیرہ اول کو جزیرہ ثانی کی جگہ اور جزیرہ ثانی کو جزیرہ اول کی جگہ رکھ دینا اسطور پر کہ ایجاب و سلب اور صدق و کذب باقی رہے جیسے **كُلُّ الْاِنْسَانِ حَيَوَانٌ** کا عکس مستوی **بَعْضُ الْحَيَوَانِ اِنْسَانٌ** آتا ہے -

محصولاتِ اربعہ کا عکس مستوی

- (۱) موجبہ کلیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے - جیسے **كُلُّ الْاِنْسَانِ حَيَوَانٌ** کا عکس مستوی **بَعْضُ الْحَيَوَانِ اِنْسَانٌ** آتا ہے -
- (۲) موجبہ جزئیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ ہی آتا ہے - جیسے **بَعْضُ الْاِنْسَانِ**

حَيَوَانٌ کا عکس مستوی بَعْضُ الْحَيَوَانِ الْإِنْسَانُ آتا ہے۔

(۳) سالبہ کلیہ کا عکس مستوی سالبہ کلیہ ہی آتا ہے۔ جیسے لَا شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ بِمِثْلِ مَا عَنِ الْمَرْءِ آتا ہے۔

(۴) سالبہ جزئیہ کا عکس مستوی نہیں آتا۔ اس لئے کہ جس قضیہ میں موضوع عام

اور محمول خاص ہو اُس قضیہ میں اگر سالبہ جزئیہ کا عکس مستوی سالبہ جزئیہ

لایا جائے تو وہ سچا نہیں ہوتا بلکہ جھوٹا ہوتا ہے۔ جیسے بَعْضُ الْحَيَوَانِ

لَيْسَ بِإِنْسَانٍ سالبہ جزئیہ سچا ہے اور اس کا عکس مستوی بَعْضُ

الْإِنْسَانِ لَيْسَ بِحَيَوَانٍ۔ جھوٹا ہے۔ حالانکہ اگر اصل قضیہ سچا ہو تو

عکس مستوی کا سچا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

عکس نقیض کی تعریف

قضیہ کی جزرِ اول کی نقیض کو جزرِ ثانی کی جگہ اور جزرِ ثانی کی نقیض کو جزرِ

اول کی جگہ رکھ دینا اسطور پر کہ ایجاب و سلب اور صدق و کذب باقی رہے

جیسے كُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ کا عکس نقیض كُلُّ لَاحَيَوَانٍ لَا إِنْشَانٌ

آتا ہے۔

محسوراتِ اربعہ کا عکس نقیض

(۱) موجبہ کلیہ کا عکس نقیض موجبہ کلیہ آتا ہے جیسے كُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ

کا عکس نقیض كُلُّ لَاحَيَوَانٍ لَا إِنْشَانٌ آتا ہے۔

(۲) موجبہ جزئیہ کا عکس نقیض نہیں آتا۔ اس لئے کہ اگر موجبہ جزئیہ کا عکس نقیض

لائےں تو موجبہ جزئیہ ہی آسکتا ہے اور وہ ہر جگہ سچا نہیں ہوتا مثلاً بَعْضُ

الْحَيَوَانِ لَا إِنْسَانَ سچا ہے اس کا اگر ہم عکس نقیض لائیں اور یوں
کہیں بَعْضُ الْإِنْسَانِ لَا حَيَوَانٌ تو یہ سچا نہیں بلکہ جھوٹا ہے۔ حالانکہ
اگر اصل قضیہ سچا ہو تو عکس نقیض کا سچا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

(۳) سالبہ کلیہ کا عکس نقیض سالبہ جزئیہ آتا ہے۔ جیسے لَا شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ
يَفْرَسُ کا عکس نقیض بَعْضُ الْإِنْسَانِ لَا يَفْرَسُ آتا ہے۔
(۴) سالبہ جزئیہ کا عکس نقیض سالبہ جزئیہ آتا ہے جیسے بَعْضُ الْحَيَوَانِ لَيْسَ
بِإِنْسَانٍ کا عکس نقیض بَعْضُ الْإِنْسَانِ لَيْسَ بِحَيَوَانٍ
آتا ہے۔ اور یہ سچا ہے۔ کیونکہ گھوڑا لَا إِنْسَانٌ تو ہے لیکن لَا حَيَوَانٌ نہیں ہے۔

جدول احکام محصوراتِ اربعہ

احکام محصوراتِ اربعہ	نقیض	عکس مستوی	عکس نقیض
موجبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ
موجبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	X
سالبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ
سالبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	X	سالبہ جزئیہ

حُجَّت کی بحث

تعریفِ حُجَّت - وہ معلوماتِ تصدیقیہ جن کو ترتیب دینے سے کوئی مہول تصدیق حاصل ہو جائے۔

تقسیمِ حُجَّت - حُجَّت کی تین قسمیں ہیں - نمبر ۱ - قیاس - نمبر ۲ - استقراء - نمبر ۳ - تمثیل -

وجہِ حصر - حُجَّت نین حال سے خالی نہیں ہوگی کہ اُس میں استدلالِ کلی سے جزئی پر ہوگا یا جزئی سے کلی پر ہوگا - یا جزئی سے جزئی پر ہوگا - بصورتِ اول قیاس بصورتِ ثانی استقراء اور بصورتِ ثالث تمثیل - تعریفات و امثلہ -

قیاس - وہ حُجَّت جس میں استدلالِ کلی سے جزئی پر ہو جیسے کُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ وَكُلُّ حَيَوَانٍ حَسَّاسٌ تو نتیجہ آئے گا کُلُّ الْإِنْسَانِ حَسَّاسٌ - استقراء - وہ حُجَّت جس میں استدلالِ جزئی سے کلی پر ہو - جیسے ہم نے دیکھا کہ انسان، فرس، غنم وغیرہ چباتے وقت نیچے والے جبرے کو ہلاتے ہیں تو ہم نے یہی حکم تمام حیوانوں پر لگا دیا اور یوں کہا کُلُّ حَيَوَانٍ يَحْرُكُ فُكَّهُ إِلَّا سُفْلَ عِنْدَ الْمَضْغِ -

تمثیل - وہ حُجَّت جس میں استدلالِ جزئی سے جزئی پر ہو - جیسے شجرِ حادث ہے - کیونکہ وہ جسم ہے لہذا فلک بھی حادث ہوگا اس لئے کہ وہ بھی جسم ہے - فائدہ - قیاس سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ یقینی ہوتا ہے - اور استقراء و تمثیل

سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ ظنی ہوتا ہے۔

نوٹ۔ قیاس کی تعریف اس طرح بھی کی جاتی ہے۔
هُوَ قَوْلٌ مُّؤَلَّفٌ مِّنْ قَضَايَا مَّتٰی سَلِمَتْ لِرِزْمٍ عَنْهَا قَوْلٌ
آخِرٌ۔

قیاس اُس قوٰں کو کہتے ہیں جو چند ایسے قضایا سے مرکب ہو کہ اُن قضایا کو تسلیم کر لینے سے ایک اور قضیہ کو ماننا لازم آئے۔
تقسیمات قیاس۔ قیاس کی یہاں ہم دو تقسیمیں کریں گے۔
نمبر ۱۔ صورت کے اعتبار سے۔

نمبر ۲۔ مادہ کے اعتبار سے۔

تقسیم قیاس (باعتبار صورت) صورت کے اعتبار سے قیاس کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ اقرانی۔ نمبر ۲۔ استثنائی۔
وجہ حصر۔ قیاس دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اُس قیاس کے مقدمات میں نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل مذکور ہوگا یا نہیں۔ اگر ہو تو اُسے قیاس استثنائی کہتے ہیں۔

اور اگر اُس قیاس کے مقدمات میں نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل مذکور نہ ہو تو اُسے قیاس اقرانی کہتے ہیں۔

تعریف اولیٰ و امثلہ۔

قیاس اقرانی۔ وہ قیاس ہے جس کے مقدمات میں نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل مذکور نہ ہو جیسے كُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ وَكُلُّ حَيَوَانٍ حَسَّاسٌ

تو نتیجہ آئے گا کُلُّ الْإِنْسَانِ حَسَّاسٌ۔

قیاس استثنائی۔ وہ قیاس ہے جس کے مقدمات میں نتیجہ یا نتیجہ قیاسی بالفعل مذکور ہو جیسے کُلُّمَا كَانَ هَذَا الشَّيْءُ الْإِنْسَانًا كَانَ حَيَوَانًا لَكِنَّا الْإِنْسَانُ فَهُوَ حَيَوَانٌ يَا لَكِنَّا لَيْسَ بِحَيَوَانٍ فَهُوَ لَيْسَ بِالْإِنْسَانِ۔
فائدہ۔ نتیجہ کے موضوع کو اصغر اور نتیجہ کے محمول کو اکبر کہا جاتا ہے۔

اور قیاس جن قضایا سے مرکب ہوتا ہے ان قضایا کو مقدمات قیاس کہا جاتا ہے۔

اور قیاس کے جس مقدمہ میں اصغر پایا جائے اُس کو صغریٰ اور جس مقدمہ میں اکبر پایا جائے اُس کو کبریٰ کہا جاتا ہے۔

اور جو لفظ صغریٰ و کبریٰ دونوں میں موجود ہو اُس کو حدّ اوسط کہا جاتا ہے۔
اور حدّ اوسط کو اصغر و اکبر کے ساتھ ملانے سے جو ہیئت حاصل ہوتی ہے اُسے شکل کہتے ہیں۔

تقسیم اقترانی۔ قیاس اقترانی کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ حملی۔ نمبر ۲۔ شرطی۔
وجہ حصر۔ قیاس اقترانی دو حال سے خالی نہیں ہوگا۔ کہ وہ محض قضایائے حملیہ سے مرکب ہوگا یا نہیں۔ بصورت اول حملی اور بصورت ثانی شرطی۔

تعریفات و امثلہ

قیاس اقترانی حملی۔ وہ قیاس اقترانی ہے جو محض قضایائے حملیہ سے مرکب ہو۔ جیسے کُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ وَكُلُّ حَيَوَانٍ حَسَّاسٌ تو نتیجہ آئے گا کُلُّ الْإِنْسَانِ حَسَّاسٌ۔

قیاسِ اقترانی شرطی۔ وہ قیاسِ اقترانی ہے جو محض قضایائے حملیہ سے مرکب نہ ہو۔ عام ازیں کہ وہ محض قضایائے شرطیہ سے مرکب ہو یا حملیہ و شرطیہ دونوں سے مرکب ہو۔

اگر محض شرطیات سے مرکب ہو تو اُس کی مثال جیسے کُلَّمَا كَانَ زَيْدٌ إِنْسَانًا كَانَ حَيَوَانًا وَكُلَّمَا كَانَ حَيَوَانًا كَانَ جِسْمًا تو نتیجہ آئے گا کُلَّمَا كَانَ زَيْدٌ إِنْسَانًا كَانَ جِسْمًا۔

اگر شرطیہ و حملیہ دونوں سے مرکب ہو تو اُس کی مثال جیسے کُلَّمَا كَانَ هَذَا الشَّيْءُ إِنْسَانًا كَانَ حَيَوَانًا وَكُلُّ حَيَوَانٍ جِسْمٌ تو نتیجہ آئے گا کُلَّمَا كَانَ هَذَا الشَّيْءُ إِنْسَانًا كَانَ جِسْمًا۔

فائدہ۔ قیاسِ اقترانی شرطی کی باعتبار مقدمات کے پانچ قسمیں ہیں
۱۱ دو متصلوں سے مرکب ہو (۲) دو منفصلوں سے مرکب ہو (۳) متصّد و منفصلہ

سے مرکب ہو (۴) حملیہ و متصّد سے مرکب ہو (۵) حملیہ و منفصلہ سے مرکب ہو۔
ان میں سے قسم اول و رابع کی مثالیں ذکر کر دی گئیں باقی اختصاراً
چھوڑ دی گئیں

اشکالِ قیاسِ اقترانی۔ قیاسِ اقترانی کے نتیجہ دینے کی چار شکلیں
ہیں چاہے قیاسِ اقترانی جملی ہو یا شرطی۔

وجہِ حصر۔ حدّ اوسط چار مال سے خالی نہ ہوگا کہ وہ صغریٰ میں محمول اور کبریٰ
میں موضوع ہوگا۔ یا صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں محمول ہوگا یا صغریٰ اور کبریٰ
دونوں میں موضوع ہوگا یا صغریٰ میں موضوع اور کبریٰ میں محمول ہوگا۔ بصورت
اول شکل اول۔ بصورت ثانی شکل ثانی۔ بصورت ثالث شکل ثالث۔ اور

بصورتِ رابع شکلِ رابع -

تعریفات و امثلہ

شکلِ اوّل - وہ شکل جس میں حدّ اوسط صغریٰ میں محمول اور کبریٰ میں موضوع واقع ہو۔ جیسے کُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ وَكُلُّ حَيَوَانٍ حَسَّاسٌ
تو نتیجہ آئے گا کُلُّ الْإِنْسَانِ حَسَّاسٌ -

شکلِ ثانی - وہ شکل جس میں حدّ اوسط صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں محمول واقع ہو جیسے کُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ وَلَا شَيْءٌ عَرَمٍ الْجَمَادِ بِحَيَوَانٍ
تو نتیجہ آئے گا لَا شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ بِجَمَادٍ -

شکلِ ثالث - وہ شکل جس میں حدّ اوسط صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں موضوع واقع ہو۔ جیسے کُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ وَكُلُّ الْإِنْسَانِ نَاطِقٌ - تو نتیجہ آئے گا بَعْضُ الْحَيَوَانِ نَاطِقٌ -

شکلِ رابع - وہ شکل جس میں حدّ اوسط صغریٰ میں موضوع اور کبریٰ میں محمول واقع ہو۔ جیسے کُلُّ الْإِنْسَانِ حَيَوَانٌ وَكُلُّ نَاطِقٍ إِنْسَانٌ
تو نتیجہ آئے گا بَعْضُ الْحَيَوَانِ نَاطِقٌ -

تقسیم استثنائی - قیاس استثنائی کی دو قسمیں ہیں -
نمبر ۱ - اتصالی - نمبر ۲ - انفصالی -

وجہِ حصر - قیاس استثنائی دو حال سے خالی نہ ہوگا کہ اس کا یہلا مقدمہ شرطیہ متصلہ ہوگا یا منفصلہ -

بصورتِ اوّل اتصالی اور بصورتِ ثانی انفصالی -

تعریفات و امثلہ

قیاس استثنائی اتصالی - وہ قیاس استثنائی جس کا پہلا مقدمہ شرطیہ متصلہ ہو جیسے کَلَّمَا كَانَتْ الشَّمْسُ طَالِعَةً فَالْنَّهَارُ مُوجُودٌ لَكِنْ الشَّمْسُ طَالِعَةٌ تَوْنِيْجَةً اے گا النَّهَارُ مُوجُودٌ۔

قیاس استثنائی انفصالی - وہ قیاس استثنائی جس کا پہلا مقدمہ شرطیہ منفصلہ ہو جیسے هَذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ لَكِنَّهُ زَوْجٌ نَتِيْجَةً اِيْهَا هَذَا الْعَدَدُ لَيْسَ بِفَرْدٍ۔

اشکال اتصالی - قیاس استثنائی اتصالی کے نتیجہ دینے کی دو شکلیں ہیں۔
شکل اول - استثناء ہو عین مقدم کا تو نتیجہ آئے گا عین تالی - جیسے کَلَّمَا كَانَتْ هَذِهِ الشَّيْءُ اِنْسَانًا كَانَ حَيَوَانًا لَكِنَّهُ اِنْسَانٌ فَهُوَ حَيَوَانٌ۔
شکل ثانی - استثناء ہو نقیض تالی کا تو نتیجہ آئے گا نقیض مقدم - جیسے کَلَّمَا كَانَ هَذَا الشَّيْءُ اِنْسَانًا كَانَ حَيَوَانًا لَكِنَّهُ لَيْسَ بِحَيَوَانٍ فَهُوَ لَيْسَ بِاِنْسَانٍ۔

اشکال انفصالی - قیاس استثنائی انفصالی کی تین قسمیں ہیں -
نمبر ۱ - وہ قیاس استثنائی انفصالی جس کا پہلا مقدمہ شرطیہ منفصلہ حقیقیہ ہو۔
اس کے نتیجہ دینے کی چار شکلیں ہیں۔

شکل اول - استثناء ہو عین مقدم کا تو نتیجہ آئے گا نقیض تالی جیسے هَذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ لَكِنَّهُ زَوْجٌ فَهُوَ لَيْسَ بِفَرْدٍ۔

شکل ثانی - استثناء ہو عین تالی کا تو نتیجہ آئے گا نقیض مقدم - جیسے هَذَا الْعَدَدُ

إِمَّا زَوْجٌ أَوْ فَرْدٌ لِّكِنَّهُ فَرْدٌ فَهُوَ لَيْسَ بِزَوْجٍ -

شکل ثالث - استثناء ہو نقیض مقدم کا تو نتیجہ آئے گا عین تالی جیسے هَذَا الْعَدَدُ

إِمَّا زَوْجٌ أَوْ فَرْدٌ لِّكِنَّهُ لَيْسَ بِزَوْجٍ فَهُوَ فَرْدٌ -

شکل رابع - استثناء ہو نقیض تالی کا تو نتیجہ آئے گا عین مقدم جیسے هَذَا الْعَدَدُ

إِمَّا زَوْجٌ أَوْ فَرْدٌ لِّكِنَّهُ لَيْسَ بِفَرْدٍ فَهُوَ زَوْجٌ -

نمبر ۲ - وہ قیاس استثنائی انفصالی جس کا پہلا مقدمہ شرطیہ منفصلہ مانعہ الجمع ہو - اس کے نتیجہ دینے کی دو شکلیں ہیں -

شکل اول - استثناء ہو عین مقدم کا تو نتیجہ آئے گا نقیض تالی جیسے هَذَا الشَّيْءُ

إِمَّا شَجَرٌ أَوْ حَجَرٌ لِّكِنَّهُ شَجَرٌ فَهُوَ لَيْسَ بِحَجَرٍ -

شکل ثانی - استثناء ہو عین تالی کا تو نتیجہ آئے گا نقیض مقدم جیسے هَذَا الشَّيْءُ

إِمَّا شَجَرٌ أَوْ حَجَرٌ لِّكِنَّهُ حَجَرٌ فَهُوَ لَيْسَ بِشَجَرٍ -

نمبر ۳ - وہ قیاس استثنائی انفصالی جس کا پہلا مقدمہ شرطیہ منفصلہ مانعہ الخلو ہو - اس کے نتیجہ دینے کی دو شکلیں ہیں -

شکل اول - استثناء ہو نقیض مقدم کا تو نتیجہ آئے گا عین تالی جیسے
هَذَا الشَّيْءُ إِمَّا لَا شَجَرٌ أَوْ لَا حَجَرٌ لِّكِنَّهُ لَيْسَ بِلَا شَجَرٍ
فَهُوَ لَا حَجَرٌ -

شکل ثانی - استثناء ہو نقیض تالی کا تو نتیجہ آئے گا عین مقدم جیسے
هَذَا الشَّيْءُ إِمَّا لَا شَجَرٌ أَوْ لَا حَجَرٌ لِّكِنَّهُ لَيْسَ بِلَا حَجَرٍ فَهُوَ
لَا شَجَرٌ -

تقسیم قیاس (باعتبار مادہ)

مادہ کے اعتبار سے قیاس کی پانچ قسمیں ہیں۔ انہیں صناعاتِ خمسہ بھی کہا جاتا ہے۔

نبرا۔ بُرہان۔ نمبر ۲۔ جَدَل۔ نمبر ۳۔ خطابت۔ نمبر ۴۔ شعر۔ نمبر ۵۔ سَفْطَہ
وجہِ حصر۔ قیاس دو حال سے خالی نہیں ہوگا کہ اُس کے مقدمات مفید
صدیق ہوں گے یا مفیدِ تخیل بصورتِ ثانی شعر۔ اور بصورتِ اول پھر دو حال
سے خالی نہیں کہ وہ مقدمات مفیدِ ظن ہوں گے یا مفیدِ جزم بصورتِ اول
خطابت اور بصورتِ ثانی پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ مقدمات مفیدِ جزم
یقینی ہیں یا نہیں۔ بصورتِ اول بُرہان اور بصورتِ ثانی پھر دو حال سے خالی
ہیں کہ اُن مقدمات میں عوام کے عمومِ اعتراف اور تسلیمِ خصم کا اعتبار کیا گیا ہے
یا نہیں۔ بصورتِ اول جَدَل اور بصورتِ ثانی سَفْطَہ۔

تعریفات و امثلہ

بُرہان۔ وہ قیاس ہے جو قضایائے یقینیہ سے مرکب ہو۔ چاہے تمام قضایا بدیہیہ
ہوں یا تمام نظریہ ہوں یا بعض بدیہیہ اور بعض نظریہ ہوں جیسے الْعَالَمُ مُتَغَيِّرٌ۔
وَكُلُّ مُتَغَيِّرٍ حَادِثٌ۔ فَالْعَالَمُ حَادِثٌ۔

نُورِط۔ جو قضایا صناعاتِ خمسہ کی تعریفوں میں مذکور ہیں ان کی تعریفات و
امثلہ کتاب کے آخر میں مُوَادِ اَقْسَمَہ کے عنوان کے تحت درج کر دی گئی ہیں۔

جَدَل۔ وہ قیاس ہے جو قضایائے مشہورہ یا مسئلہ سے مرکب ہو۔ جیسے
الْقِسْمُ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ عَدْلٌ۔ وَكُلُّ عَدْلٍ حَسَنٌ۔ فَالْقِسْمُ
بَيْنَ الزَّوْجَاتِ حَسَنٌ۔

خطابت - وہ قیاس ہے جو قضایا مقبولہ یا منطونہ سے مرکب ہو جیسے زید یطوف باللیل مختفياً فی سبک البکد وکل من یطوف باللیل مختفياً فی سبک البکد فهو سارق - فزید سارق۔

(یعنی زید رات کو چھپ چھپ کر گلیوں میں گھومتا ہے اور جورات کو چھپ چھپ کر گلیوں میں گھومے وہ چور ہوتا ہے لہذا زید چور ہے)

شعر - وہ قیاس ہے جو قضایا ئے مخیدہ سے مرکب ہو۔ جیسے عجبو بی قمر من رور علیہ الغلاکۃ۔ وکل قمر مزرور علیہ الغلاکۃ منشق الغلاکۃ۔ فحبو بی منشق الغلاکۃ۔

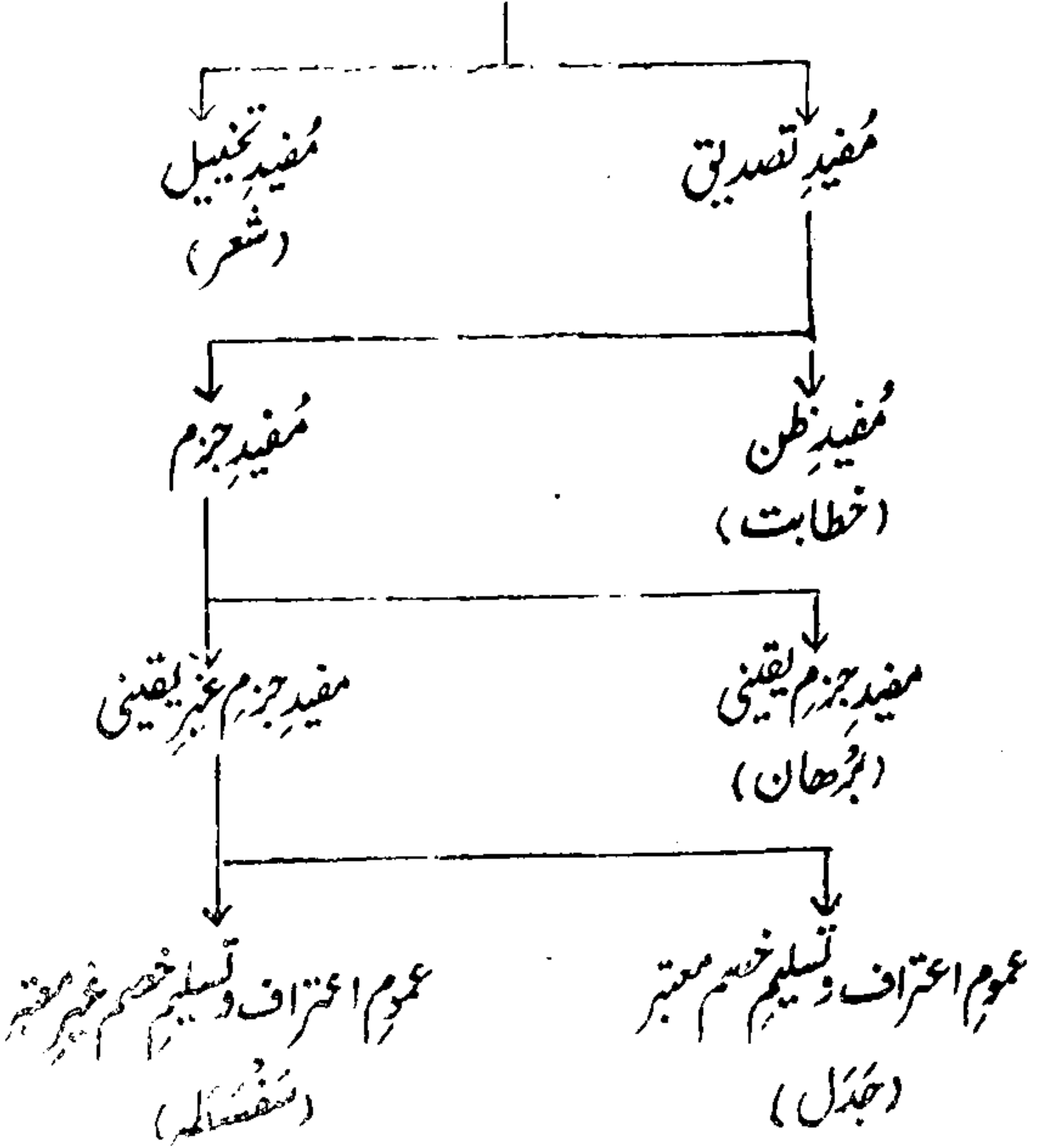
میرا محبوب چاند ہے جس پر بنیان کے بٹن باندھے گئے ہیں اور ہر وہ چاند جس پر بنیان کے بٹن باندھے گئے ہوں وہ پھٹے ہوئے بنیان والا ہوتا ہے لہذا میرا محبوب پھٹے ہوئے بنیان والا ہے۔

سفسطہ - وہ قیاس ہے جو قضایا ئے دہمیہ کا ذریعہ یا قضایا ئے کا ذریعہ مشابہ بصادقہ سے مرکب ہو۔ جیسے العقل موجود وکل موجود مشاد الیہ۔ فالعقل مشار الیہ۔

نقائدہ - قیاس برائی میں یہ شرط ہے کہ اسکے تمام مقدمات یقینیہ ہوں اور چار قسموں کا ان کی قضایا ئے سے مرکب ہونا شرط نہیں جنکا ذکر ان کی تعریفوں میں ہوا ہے کہ کوئی تفسیر ان سے اعلیٰ بھی ہو سکتا ہے قاعدہ یہ ہے کہ جو قیاس اعلیٰ و ادنیٰ مقدمات سے مرکب ہو اس میں ادنیٰ کا اعتبار ہوتا ہے۔

نقشہ صناعات خمسہ مطابق وجہ ہر

مقدمات قیاس



تقسیم برہان - برہان کی دو قسمیں ہیں نمبر ۱ - برہان - برہان
وجہ ہر - برہان دو حال سے نکالی نہیں ہوگا کہ اگر وہ برہان ہوگا کہ
لے نقطہ ذہن میں علت بنے گا یا ذہن اور خارج و خارج میں
برہان اپنی اور بصورتہ ثانی برہان اپنی۔

تعریفات و امثلہ

برہانِ لمی - وہ برہان جس میں حدِ اوسط ذہن میں بھی حکم کے لئے علت بنے اور خارج میں بھی۔ جیسے زیدٌ مُتَعَفِّنٌ الْأَخْلَاطِ - وَكُلُّ مُتَعَفِّنٍ الْأَخْلَاطِ مُحْمُومٌ تو نتیجہ آئے گا زیدٌ مُحْمُومٌ اس مثال میں مُتَعَفِّنٌ الْأَخْلَاطِ حدِ اوسط ہے جو کہ محموم کے لئے ذہن میں بھی علت ہے اور خارج

میں بھی۔

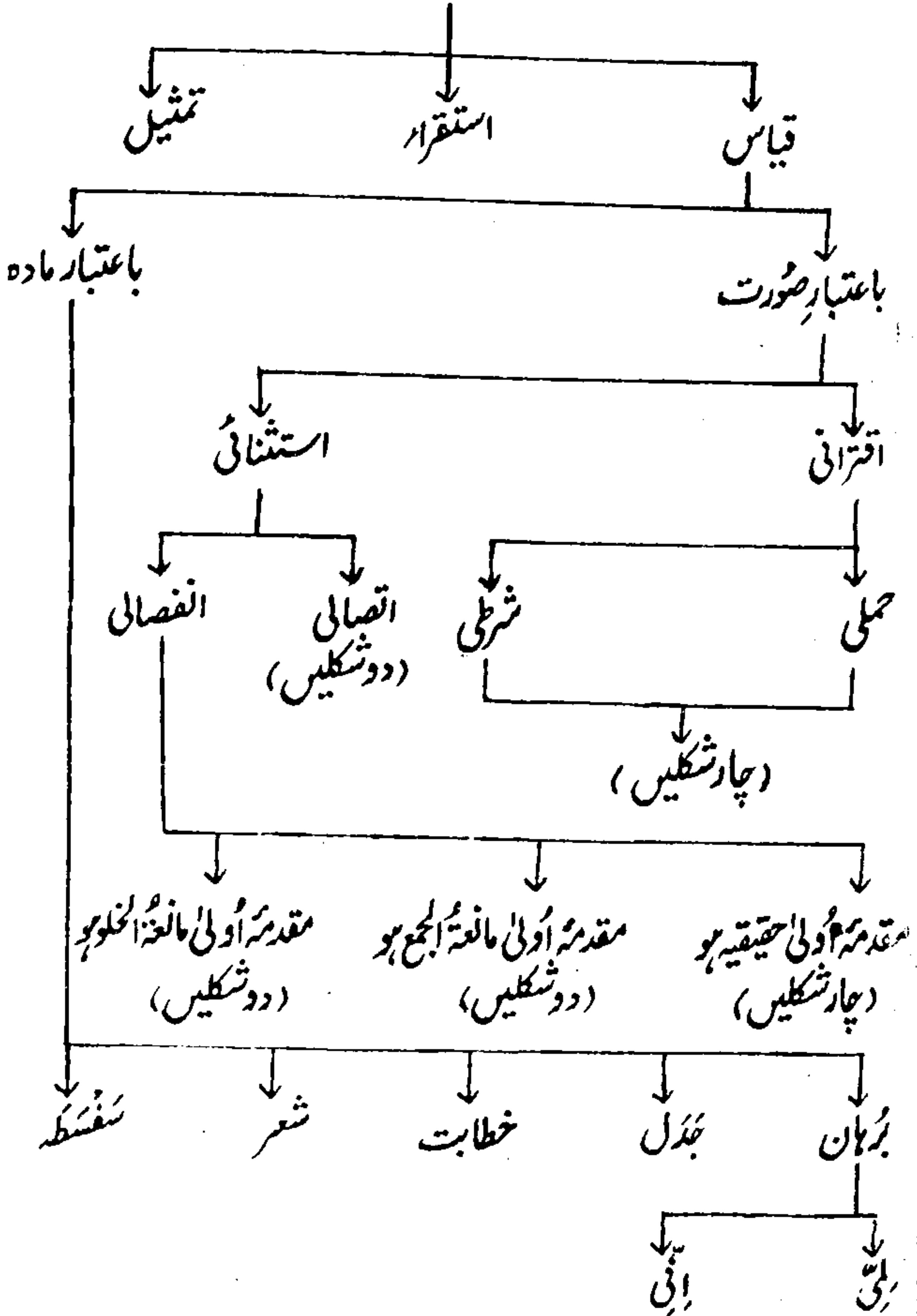
برہانِ رانی - وہ برہان جس میں حدِ اوسط حکم کے لئے فقط ذہن میں علت بنے اور خارج میں وہ علت نہ بنے۔ جیسے زیدٌ مُحْمُومٌ - وَكُلُّ مُحْمُومٍ مُتَعَفِّنٌ الْأَخْلَاطِ تو نتیجہ آئے گا زیدٌ مُتَعَفِّنٌ الْأَخْلَاطِ۔

اس مثال میں حدِ اوسط یعنی محموم ذہن میں تو مُتَعَفِّنٌ الْأَخْلَاطِ کے لئے علت ہے لیکن خارج میں علت نہیں۔ بلکہ معلول ہے مُتَعَفِّنٌ الْأَخْلَاطِ کا۔ اس لئے کہ مُتَعَفِّنٌ الْأَخْلَاطِ ہونے کی وجہ سے زید محموم ہوا۔ یعنی زید کو بخار ہوا۔ نہ کہ بخار ہونے کی وجہ سے زید مُتَعَفِّنٌ الْأَخْلَاطِ ہوا۔

فائدہ: برہانِ لمی وانی کو یوں بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے کہ اگر سبب و علت کے وجود سے سبب و معلول پر استدلال کیا جائے تو یہ برہانِ لمی ہے۔ جیسے تعفنِ اخلاط کے وجود سے بخار پر استدلال۔ اور اگر سبب و معلول کے وجود سے سبب و علت پر استدلال کیا جائے تو یہ برہانِ رانی ہے۔ جیسے بخار کے وجود سے تعفنِ اخلاط پر استدلال

نقشه اقسام حجّت

حجّت



موادِ اَقِيسَہ

جن قضایا سے قیاس مرکب ہوتا ہے انہیں موادِ اَقِيسَہ (قیاسوں کے مادے) کہا جاتا ہے۔ ان کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ قضایائے یقینیہ۔ نمبر ۲۔ قضایائے غیر یقینیہ۔

قضایائے یقینیہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) بدہیات (۲) نظریات جن کی انتہا بدہیات پر ہوتی ہے۔

تقسیم بدہیات۔ قضایائے بدہیہ کی چھ قسمیں ہیں۔ نمبر ۱۔ ادلیات۔ نمبر ۲۔ فطریات۔ نمبر ۳۔ مشاہدات۔ نمبر ۴۔ تجربات۔ نمبر ۵۔ حدسیات۔ نمبر ۶۔ متواترات۔

وجہِ حصر۔ قضایائے بدہیہ دو حال سے خالی نہیں کہ ان میں تصدیق محض تصورِ طرفین اور تصورِ نسبت سے حاصل ہو جاتی ہے یا نہیں اگر ہو جاتی ہے تو ادلیات اگر نہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ ان میں تصدیق حواسِ ظاہرہ یا باطنہ پر موقوف ہے یا حواس کے علاوہ کسی اور واسطے پر اگر حواس پر موقوف ہے تو وہ مشاہدات۔ اور اگر حواس کے علاوہ کسی اور واسطے پر موقوف ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ واسطہ ایسا ہے جو ذہن سے کبھی بھی جدا نہیں ہوتا یا ایسا نہیں ہے اگر ایسا ہے تو فطریات اگر ایسا نہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ اس میں حدس کا استعمال ہوا ہے یا نہیں اگر ہوا ہے تو حدسیات نہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں۔ ان قضایا میں تصدیق کثرتِ تجربات

کی وجہ سے حاصل ہو رہی ہے یا ایسی جماعت کے خبر دینے سے جس جماعت کا
بھوٹ پر جمع ہونا عقلاً محال ہو بصورتِ ثانی متواترات اور بصورتِ اول تجربات۔

تعریفات و امثلہ

أَوَّلِيَّات۔ وہ قضایائے بدیہیہ ہیں جن میں تصدیق محض تصورِ طریق اور تصورِ
نسبت سے حاصل ہو کسی اور واسطے کی ضرورت نہ ہو۔ جیسے **الْكُلُّ أَكْثَرُ**
مِنَ الْجُزْءِ۔

فَطَرِيَّات۔ وہ قضایائے بدیہیہ ہیں جن میں تصدیق ایسے واسطے سے حاصل
ہو جو ذہن سے کبھی بھی غائب نہیں ہوتا ان کو قضایا قیاساتھا معها بھی کہا
جاتا ہے جیسے **الْأَرْبَعَةُ زَوْجٌ الْوَاحِدُ نِصْفُ الْاِثْنَيْنِ**۔

حَدْسِيَّات۔ وہ قضایائے بدیہیہ ہیں جن میں تصدیق حدس کے واسطے
سے حاصل ہوتی ہے جیسے **نُورُ الْقَمَرِ مُسْتَفَادٌ مِّنْ نُورِ الشَّمْسِ**۔

فائدہ۔ حدس کا معنی ہے **سُرْعَةُ انْتِقَالِ الذِّهْنِ مِنَ الْمُبَادِي**

إِلَى الْمَطَالِبِ یعنی ذہن کا فوراً مبادی سے مطالب کی طرف منتقل ہو جانا۔

مُنْشَأَتَات۔ وہ قضایائے بدیہیہ ہیں جن میں تصدیق حواسِ ظاہرہ یا حواسِ باطنیہ

کی واسطے سے حاصل ہو اس کی دو قسمیں ہیں نمبر ۱۔ **حَسِّيَّات** یعنی وہ قضایا

بدیہیہ جن میں تصدیق حواسِ ظاہرہ کے واسطے سے حاصل ہوتی ہے۔

اَلْاَوَّلَى حَقَائِدُ نمبر ۲۔ **وَحَدْسِيَّات** یعنی وہ قضایا بدیہیہ جن میں تصدیق

حواسِ باطنیہ کے واسطے سے حاصل ہو جیسے **اَلْمَا عَطَشَاتٌ**۔

فائدہ۔ حواسِ ظاہرہ پانچ ہیں۔ **فرا**۔ **سما**۔ **سمع** یعنی سنانے کی قوت

نمبر ۲ - باصرہ یعنی دیکھنے کی قوت - نمبر ۳ - ذائقہ - یعنی چکھنے کی قوت -
نمبر ۴ - شائئہ - یعنی سونگھنے کی قوت - نمبر ۵ - لامسہ - یعنی پہونے کی قوت -
حواس باطنہ بھی پانچ ہیں -

نمبر ۱ - حس مشترک یعنی وہ قوت جو صورِ جزئیہ کا ادراک کرتی ہے -
نمبر ۲ - خیال یعنی وہ قوت جو حس مشترک سے حاصل شدہ صور کے لئے خزانہ
ہوتی ہے -

نمبر ۳ - دہم یعنی وہ قوت جو معانی جزئیہ کا ادراک کرتی ہے -
نمبر ۴ - حافظہ یعنی وہ قوت جو دہم سے حاصل شدہ معانی کے لئے خزانہ ہوتی ہے -
نمبر ۵ - متصرف یعنی وہ قوت جو صورِ جزئیہ اور معانی جزئیہ میں تحلیل و ترکیب کا
تصرف کرتی ہے -

تجربیات - وہ قضایائے بدیہیہ ہیں جن میں تصدیق بار بار کے تجربات کے بعد
حاصل ہو جیسے اَلَسَّقْمُونِیَا مُسْهَلٌ لِلصَّغَرَاءِ -

مشوآت - وہ قضایائے بدیہیہ ہیں جن میں تصدیق ایسی جماعت کے
خبر دینے سے حاصل ہو جس کا جھوٹ پر جمع ہونا عقلاً محال ہو جیسے مَکَّةٌ بَلَدٌ تَوَاتُرٌ

قضایائے غیر یقینیہ

مشوآت - وہ قضایا جن میں کسی قوم کی آراء باہم متفق ہوں جیسے

اَلْعَدْلُ حَسَنٌ -

مسلمات - وہ قضایا جو خصم (مقابل) کے نزدیک تسلیم شدہ ہوں

مقبولات - وہ قضایا جو ایسے افراد سے ماخوذ ہو جن کے بارے میں حسن

ظن پایا جاتا ہے مثلاً اولیاء اللہ اور حکماء سے ماخوذ ہوں یا درہے کہ جو قضا یا انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ماخوذ ہوئے ہوں وہ قطعی اور یقینی ہوتے ہیں ان سے مرکب ہونے والا قیاس خطابی نہیں بلکہ برہانی ہوتا ہے۔

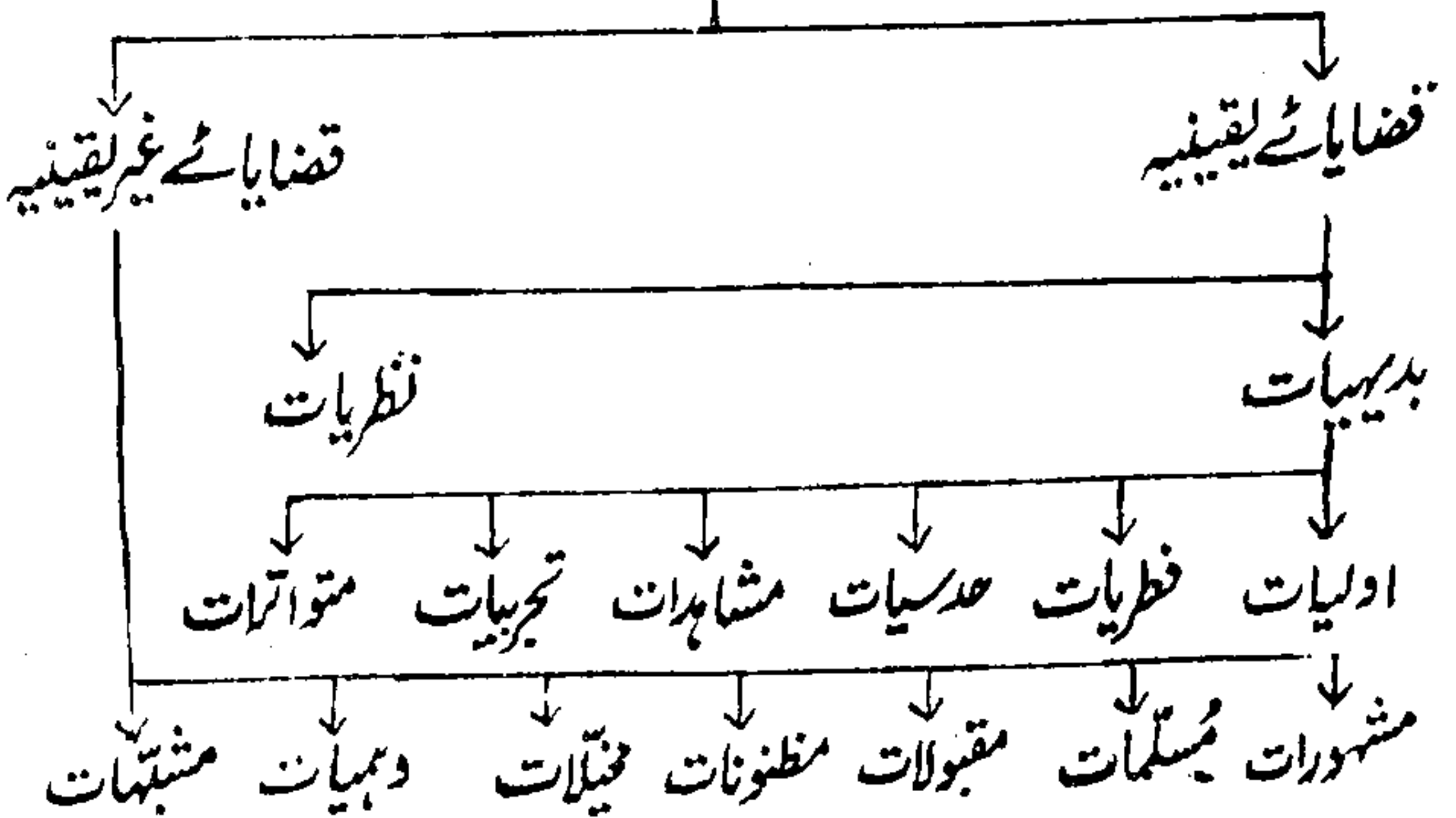
مَنْظُونَات - وہ قضا یا جن میں حکم ظن غالب کی بنیاد پر لگایا جاتا ہے۔

مُحْتَیَلَات - وہ قضا یا جو ذہن میں رغبت یا نفرت پیدا کرتے ہیں جیسے
الْحُمْرُ يَا قُوْتِيَّةُ سَيَّالَةٌ

وہمیات - وہ قضا یا ٹے کا ذریعہ جن میں نفس و ہم کے تابع ہو کر غیر محسوس پر وہی حکم لگا دیتا ہے جو محسوس پر لگایا جاتا ہے جیسے کُلُّ مَوْجُوْدٍ مُّشَارٌ اِلَيْهِ۔

مُشَبَّهَات - وہ قضا یا ٹے کا ذریعہ جو لفظاً یا معنایاً قضا یا کے مشابہ ہوتے ہیں جیسے کوئی شخص گدھے کی تصویر کے بارے میں کہے ہَذَا اِحْمَارٌ وَكُلُّ اِحْمَارٍ نَاهِقٌ۔

نقشہ موادِ اقیسہ



اجزاءِ علوم

وہ امور جن سے علوم میں بحث کی جاتی ہے انہیں اجزاءِ علوم کہا جاتا ہے اور وہ تین ہیں ۱۔ موضوع ۲۔ مبادی ۳۔ مسائل۔

وہ امور جن سے کسی علم میں بحث کی جاتی ہے وہ دو حال سے خالی نہ ہوں گے کہ ان کو دلائل سے ثابت کرنا مطلوب ہے یا نہیں بصورتِ اول مسائل اور بصورتِ ثانی پھر دو حال سے خالی نہیں کہ ان کے عوارض ذاتیہ سے علم میں بحث کی جاتی ہے یا نہیں بصورتِ اول موضوع اور بصورتِ ثانی مبادی۔

تعریفات و امثلہ

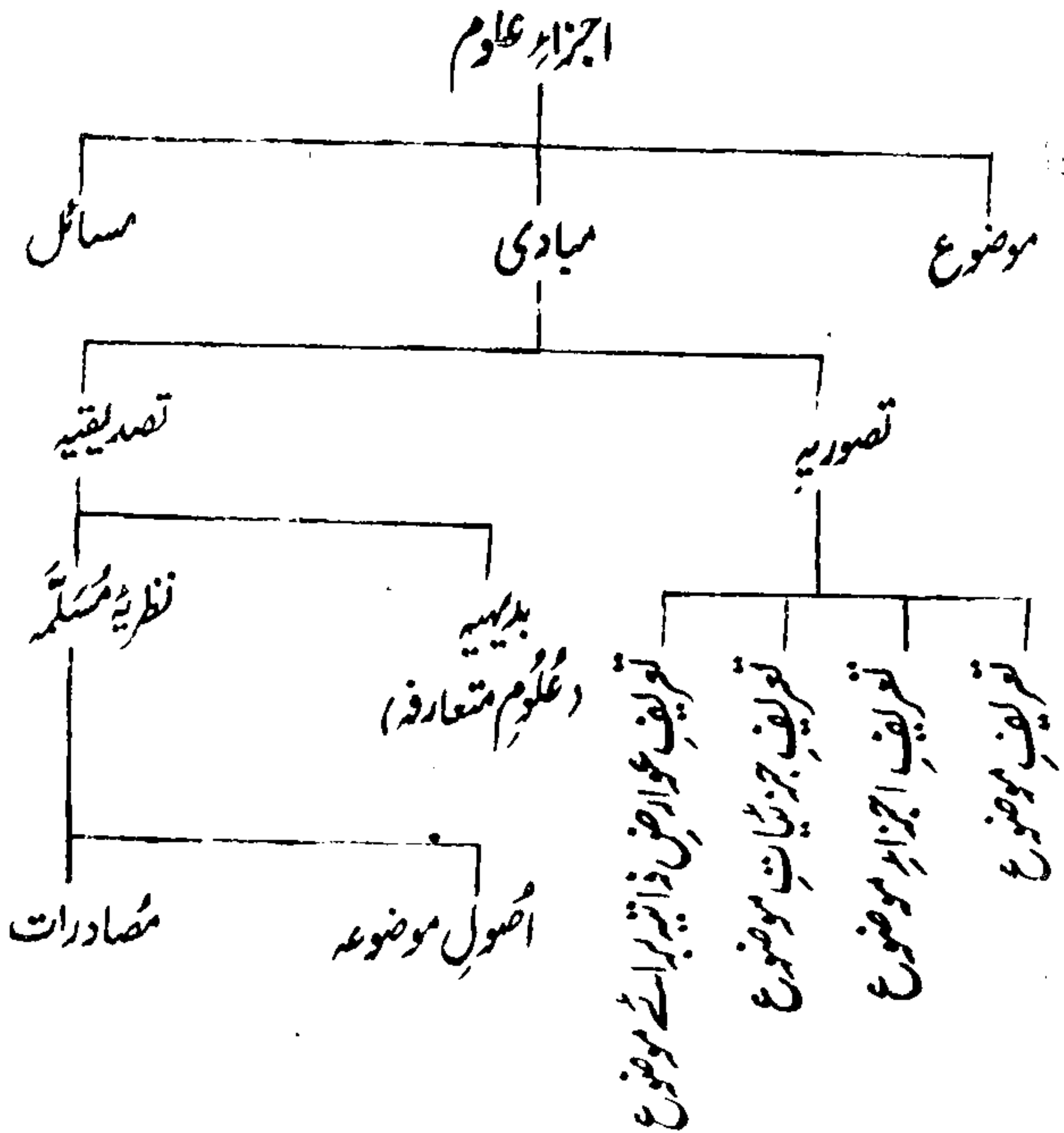
موضوع۔ وہ شئی جس کے عوارض ذاتیہ سے علم میں بحث کی جائے وہی اُس علم کا موضوع ہوتی ہے جیسے علمِ نجوم میں کلمہ و کلام، علمِ طب میں بدنِ انسانی اور علمِ منطق میں معرف و حجت کے عوارض ذاتیہ سے بحث کی جاتی ہے لہذا کلمہ و کلام علمِ نجوم، بدنِ انسانی علمِ طب اور معرف و حجت علمِ منطق کا موضوع ہیں۔ مبادی۔ وہ امور جن پر مسائل علم موقوف ہوں۔ مبادی کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ تصوریہ ۲۔ تصدیقیہ۔

تصوریہ سے مراد موضوع، اُس کے اجزاء، اُس کی جزئیات اور اُس کے عوارض ذاتیہ کی تعریفیں ہیں۔ مبادی تصدیقیہ کی دو قسمیں ہیں ۱۔ بدیہیہ انہیں علومِ متعارفہ کہا جاتا ہے۔ ۲۔ نظریہ مسئلہ پھر ان میں تسلیم اگر حسن ظن کی بنیاد

ہوے تو انہیں اصول موضوعہ کہا جاتا ہے اور اگر ان میں تسلیم مع انکار ہے تو انہیں مصادرات کہا جاتا ہے۔

مسائل۔ وہ قضایا جن کو علم میں دلائل سے ثابت کرنا مطلوب ہوتا ہے۔

نقشہ اجزاء علوم



حافظ عبدالستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ ضریہ لاہور

۱ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۰ھ / ۵ جنوری ۱۹۹۰ء

۱۲۵۰ اصطلاحات منطقہ کی نہایت آسان تعریفیں اور مثالیں

تلخیص المنطق

حافظ محمد عبدالستار سعیدی

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ ضرویہ لاہور

○ انتہائی آسان اور مختصر ترین انداز میں اصطلاحات منطقہ کو جدول کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ جدول تین کالموں پر مشتمل ہے پہلے کالم میں مقسم، دوسرے میں اقسام کے نام اور تیسرے میں تعریفات و امثلاً کو بیان کیا گیا ہے

قیمت ۹ روپے

○ اگر آپ چند منٹوں میں پورے فن صرف، فن نچو اور فن منطق پر نظر ڈالنا چاہتے ہیں تو مصنف کا مرتب کردہ نقشہ صرف نقشہ نچو اور نقشہ منطق ملاحظہ فرمائیں ہر نقشہ کی قیمت ۸ روپے

[Click For More Books](#)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اہل سنت و جماعت کی چند اہم دینی، ملی اور سیاسی شخصیات کا اجمالی تعارف

تاریخ ساز شخصیات

ناشر

مرکزی دفتر تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان
جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون کوہاری دواڑہ لاہور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>